

- ۱۔ سلام
- ۲۔ آپ ﷺ آئے ظلم و ستم کا دورہ ختم ہوا
- ۳۔ اللہ نے اظہار کی اپنے جو تیار کی کری
- ۴۔ اول کریم آخر کریم
- ۵۔ اسم احمد ﷺ کا یہ
- ۶۔ اے فخر رسول ﷺ المددے
- ۷۔ اٹھا پردہ دکھا جلوہ
- ۸۔ ان سورج چاند ستاروں
- ۹۔ اے جذبہ جوش و کرم
- ۱۰۔ اہلاً و سہلاً مرحبا آمد حضور ﷺ پاک کی
- ۱۱۔ آپ ﷺ آرام فرما ہیں
- ۱۲۔ اب عمر تو ساری گزر
- ۱۳۔ ایک ہی شب میں طے کر گئے
- ۱۴۔ اے شمع حرم اے نور ہدی
- ۱۵۔ اہلاً و سہلاً مرحبا احمد ﷺ محمد ﷺ مجتبیٰ
- ۱۶۔ آج ساری دنیا میں ہے
- ۱۷۔ آج کی شب محفل جوگی
- ۱۸۔ پڑھ کے بسم اللہ۔ لکھ وارد رو در حضور ﷺ نوں
- ۱۹۔ بدرگاہ محمد ﷺ صد سلا مے
- ۲۰۔ با خدا سا قیانا خدا سا قیا
- ۲۱۔ بڑی مدت تھا سر مارا
- ۲۲۔ بھانویں چنگی آں
- ۲۳۔ تخت شاہی پہ
- ۲۴۔ تو گھڑی کی گھڑی آج
- ۲۵۔ تیری پرواز ہے کتنی
- ۲۶۔ تیری پرواز اے جبریلؑ
- ۲۷۔ تیرا سینہ بھی مدینے
- ۲۸۔ تباہ حالاں واکار ساز
- ۲۹۔ تاریک اندھیرے دور ہوئے
- ۳۰۔ جا کر صبا سوائے حرم
- ۳۱۔ حریم دل میں آ جاؤ

- ۳۲۔ حجر حجر شجر نگر نگر
- ۳۳۔ حاضر ناظر محمد ﷺ پر لاکھوں سلام
- ۳۴۔ حیران تھا حبیب ﷺ کو جبریلؑ دیکھ کر
- ۳۵۔ حضرت محمد ﷺ مصطفیٰ عرب و عجم کے بادشاہ
- ۳۶۔ خدا جانے کیسا مقام
- ۳۷۔ خیر الوری صل علی
- ۳۸۔ دنیا میں ہیں گزرے جو بنیان الہی
- ۳۹۔ خداوند کعبہ دی برکات و یکھاں
- ۴۰۔ ذرا آنکھ بند کر
- ۴۱۔ زمین مٹی بھی عجب سرزمین ہے
- ۴۲۔ زمیں نور زمین نور
- ۴۳۔ زہے قسمت کہ بطحائے ہوا فضل و کرم جاری
- ۴۴۔ ساری کونین سے ذیشان محمد ﷺ عربی
- ۴۵۔ سرور دو جہاں خاتم مرسلان ﷺ
- ۴۶۔ سفینہ بنام محمد ﷺ سپردم
- ۴۷۔ سید و سرور محمد ﷺ
- ۴۸۔ سیاہ شب کو بلا کے کہہ دو
- ۴۹۔ سب خان جھکے خانان جھکے
- ۵۰۔ سارے نبیوں کی واضح دلیل آپ ﷺ ہیں
- ۵۱۔ سو سلام آپ ﷺ پر شافع مذنبین
- ۵۲۔ شمس الضحیٰ بدر الدجی
- ۵۳۔ شاہ عرب و عجم ظل ناز و نعم
- ۵۴۔ شمس الضحیٰ بدر الدجی خیر الوری نور خدا
- ۵۵۔ صبا مدینے میں جا کے میرا سلام
- ۵۶۔ صاحب اکرام سیدا سرورا
- ۵۷۔ صبا جا کہ کہنا نبی الوری ﷺ سے
- ۵۸۔ صد شکر کے نسبت ہوئی مکی مدنی ﷺ سے
- ۵۹۔ عشق نبی ﷺ نہ ہو تو
- ۶۰۔ عنایت اور نوازش مہربانی
- ۶۱۔ عشق نہ ہو تو آدمی
- ۶۲۔ کچھ تو نتیجہ نکلا

- ۶۳۔ کیسی ہے یہ شب کیسا سماع
- ۶۴۔ کردو مجھے خدارا
- ۶۵۔ کوئی پارسا ہوں یا اولیاء
- ۶۶۔ کھا گیا جھکو تیرا سوز نہانی صلی اللہ علیہ وسلم
- ۶۷۔ کیڑا پیارا منظر ہووے گا
- ۶۸۔ کوئی جا کر عرض کر دے صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو
- ۶۹۔ کتنا پایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بالامقام (نعت و سلام)
- ۷۰۔ کرم کریا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
- ۷۱۔ گناہ گارم سیاہ کارم
- ۷۲۔ کدی آویں ہاسینے لایں ہا
- ۷۳۔ قائم دائم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ لاکھوں سلام
- ۷۴۔ لیس کمثلہ شی کوئی دیکھا
- ۷۵۔ لاکھوں سلام خواجہ بدر وحین والے صلی اللہ علیہ وسلم
- ۷۶۔ گدائے مکتز فقیر کہتر
- ۷۷۔ عجب طرفہ عشق ہے دلیری کی
- ۷۸۔ رحمت کا دریا بہہ رہا ہے بیت اللہ کے سائے تلے
- ۷۹۔ لگا تار وہ بانٹتے پھرتے ہیں سلطانِ مدینہ شاہِ حر صلی اللہ علیہ وسلم
- ۸۰۔ معراج کی شب سچ دھج سے
- ۸۱۔ مقدس رات کراماں دی عنایت
- ۸۲۔ مہاراج نے کرم کمال کیا
- ۸۳۔ میرا اے کاش بطحا میں جو ہو جائے
- ۸۴۔ میرے نور نظر آ جا
- ۸۵۔ میں تو آیا ہوں سائل
- ۸۶۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکیندے گزر گئی
- ۸۷۔ من گُل فخر فاخر
- ۸۸۔ میں تنزی داویڑہ
- ۸۹۔ میں کیا بتاؤں ماجرا
- ۹۰۔ میں بھکاری تو شہنشاہ
- ۹۱۔ منہ مدینے کی طرف
- ۹۲۔ میں بھی ستیم ہوں
- ۹۳۔ معلوم ہے تجھ کو

- ۹۴۔ جھکو عطا ہو مولا کریم
- ۹۵۔ مخزن انوار محمد ﷺ
- ۹۶۔ محمد ﷺ روئے منور کی مانند
- ۹۳۔ میں قربان دُرِ تہمتِ محمد ﷺ آ رہا ہے
- ۹۴۔ مزدلفہ میں فقیروں نے ڈیرے لگا دیے ہیں
- ۹۵۔ مکی ﷺ مدنی ﷺ قرشی ﷺ عربی ﷺ
- ۹۶۔ میری آنکھوں سے دیکھے تو آئے نظر
- ۹۵۔ میرے دل میں زہے قسمت کہ ماہِ لقا بیٹھا ہے
- ۹۶۔ معراج کی شب سبحان اللہ
- ۹۷۔ ملے جنت کا نظارہ
- ۹۸۔ نگاہ ہے یا رسول اللہ ﷺ
- ۹۹۔ نور آج کی شب معراج کی شب
- ۱۰۰۔ اندام یا رسول اللہ ﷺ
- ۱۰۱۔ نعت احمدی ﷺ سے بڑا کوئی بھی اعزاز نہیں
- ۱۰۲۔ وہ دیکھو گنبدِ خضریٰ
- ۱۰۳۔ والشمس کے چہرے والے نے
- ۱۰۴۔ وہ اسم اللہ کی
- ۱۰۵۔ دیکھو سیونی ماہی میرا
- ۱۰۶۔ وہ سماں یاد ہے جبریلؑ
- ۱۰۷۔ والشمس کے چہرہ انور پر
- ۱۰۸۔ ہے کعبے کا کعبہ
- ۱۰۹۔ ہم لوگ تو زندہ
- ۱۱۰۔ ہاتھ دعا کو سارے اٹھا لو
- ۱۱۱۔ ہے لا مطلوب الا ہو
- ۱۱۲۔ یہ کس کے نام کی خوشبو ہے
- ۱۱۳۔ یہ آپ ﷺ کا کرم ہے
- ۱۱۴۔ یا محمد ﷺ مصطفیٰ میری مدد فرمائیے
- ۱۱۵۔ یا رحمۃ اللعالمین اے نازنین
- ۱۱۶۔ یاسید شاہ امیرِ محمد ﷺ صدار
- ۱۱۷۔ اب زمیں پر بھی مجھے دھوکا ہوا
- ۱۱۸۔ اے وحدت کے داعی

- ۱۱۹۔ عجب وصل خدا تعالیٰ
- ۱۲۰۔ فرقان حکیم کی آیات ہے
- ۱۲۱۔ تیرا نام میں جپتا رہوں
- ۱۲۲۔ رنگین ہو گیا ہوں
- ۱۲۳۔ یہ تختہ زمین سے وہ عرشہ عظیم تک
- ۱۲۴۔ اجلی زمیں ہوا جلے شہر ہوں
- ۱۲۵۔ وہ ہستی کیسی ہے جس کی آمد
- ۱۲۶۔ جب بارہ ربیع الاول کو وہ شمس منیر ظہور ہوا
- ۱۲۷۔ تیرے ﷺ تک جو نہیں پہنچے
- ۱۲۸۔ روئے انور کے جلوے ہوں کیسے بیاں
- ۱۲۹۔ وہ سخن الذی اسری
- ۱۳۰۔ ہے کتنا اونچا مقام تیرا
- ۱۳۱۔ کوئے جاناں میں مجھے دید شہہ بطحا ﷺ ملے
- ۱۳۲۔ کیسی آب و تاب کمال سے
- ۱۳۳۔ میرا مرشد میرے سامنے ایں
- ۱۳۴۔ زمین والو سلام تم پر
- ۱۳۵۔ وہ حد سے نظریں گزر گئیں
- ۱۳۶۔ حد ہوتی ہے ساری بلندیوں کی
- ۱۳۷۔ جبریل ہیں روح القدس
- ۱۳۸۔ شاہِ مدینہ ﷺ آج خبر لو
- ۱۳۹۔ تیری معراج کو سمجھے
- ۱۴۰۔ خم دیکھے زلف حبیب ﷺ کے
- ۱۴۱۔ گو میں ہوں گنہ گار امیدوں
- ۱۴۲۔ بنا ایسا میرا بٹرا
- ۱۴۳۔ آج کی رات نور کرم ہر جگہ
- ۱۴۴۔ جس کا وجود تھا روز ازل سے
- ۱۴۵۔ معراج میں الضحیٰ ارفع سے ارفع
- ۱۴۶۔ نبی دو جہاں احمد ﷺ
- ۱۴۷۔ بھگت بنوں اور ٹھمری
- ۱۴۸۔ میرے شیخ معظم ہو نظر کرم
- ۱۴۹۔ کرتار ہا محبوب کو خوش
- ۱۵۰۔ قدردان ہوتا شب قدر آئی
- ۱۵۱۔ حکمت کی توفیق سے شاہ

۱۲۵۔ کئی صدیاں صدیاں گزر گئیں

۱۵۶۔ معراج کی شب ہے رنگ عجب

۱۵۷۔ شب بارات بدل اپنی

۱۵۸۔ یہ کیا مشکل ہے بدل دیں

۱۵۹۔ جب ملے وہ قدر والا

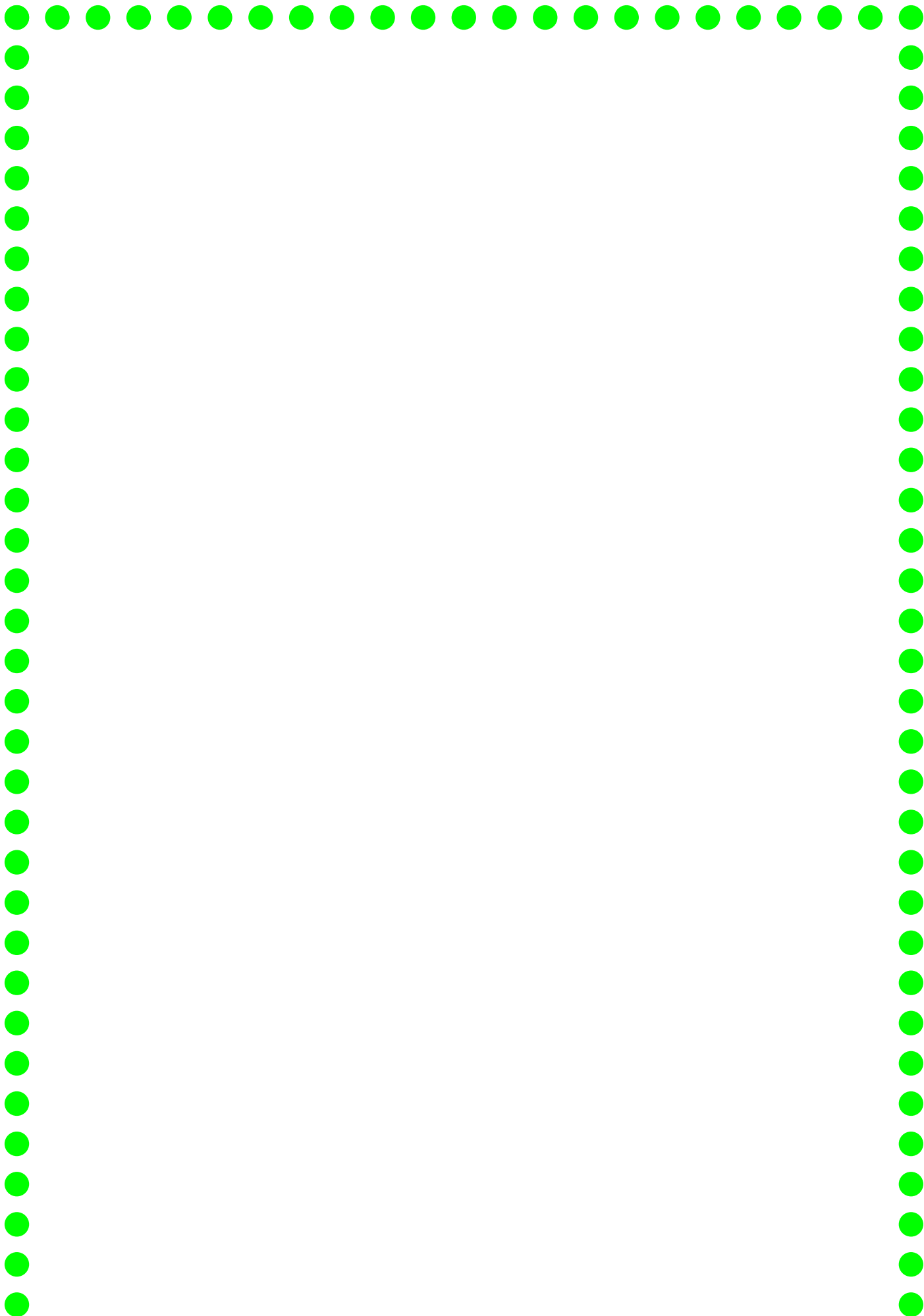
۱۶۰۔ تو گھڑی کی گھڑی آج

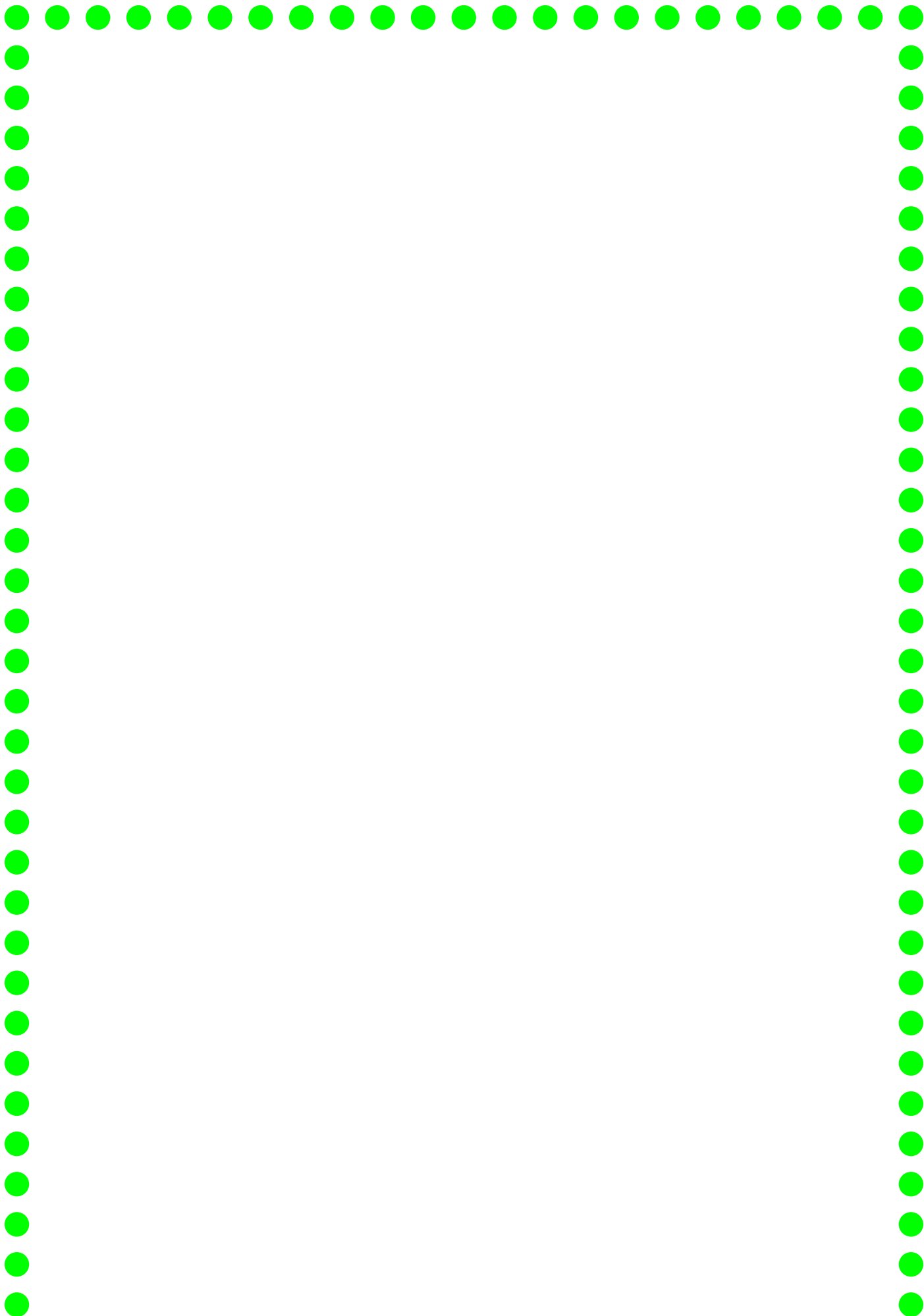
۱۶۱۔ شب بارات عاصی نوں

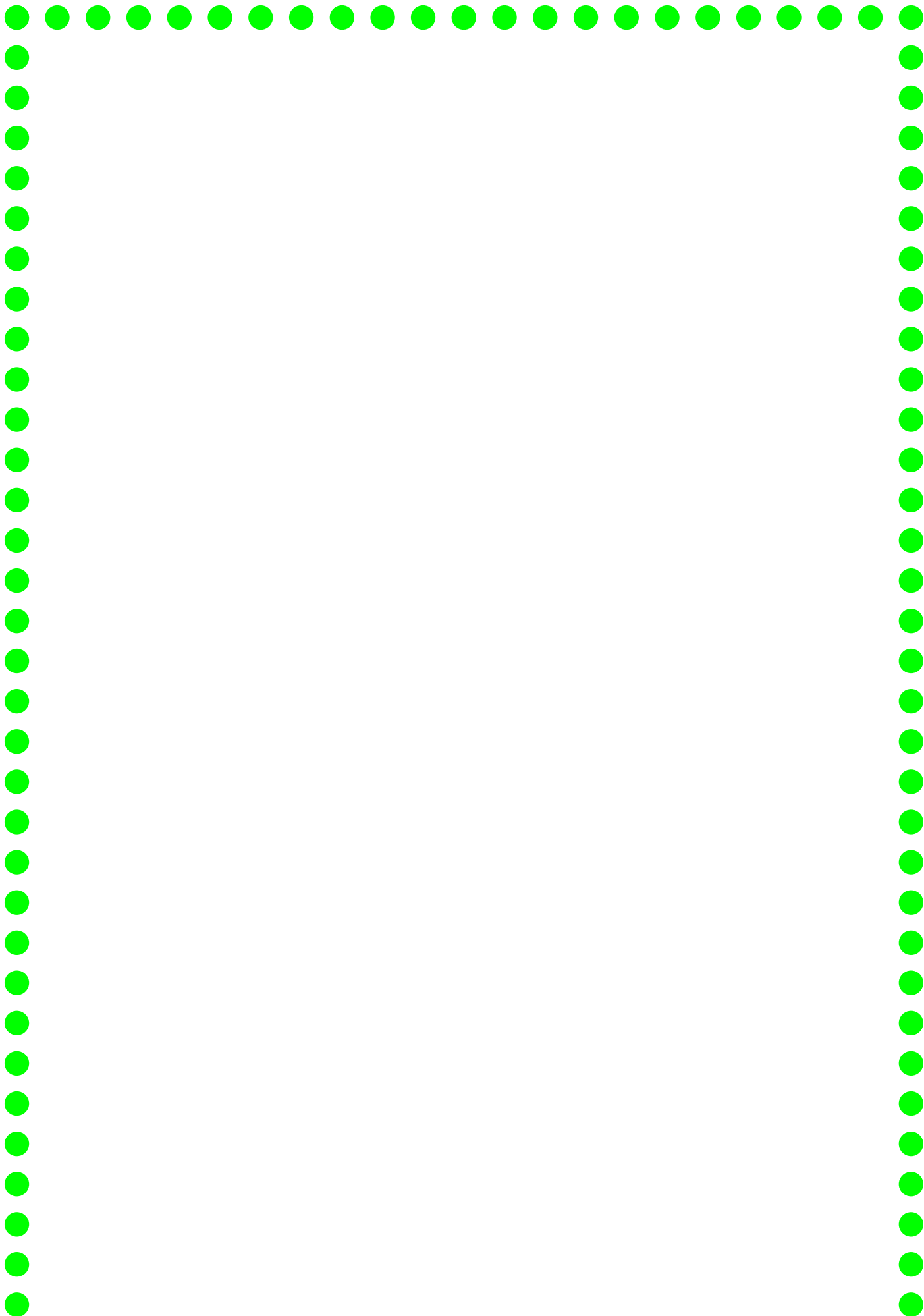
۱۶۲۔ کہتے ہیں آج کی رات

۱۶۳۔ نئی دروازہ ماہی دا

۱۶۴۔







یا محمد ﷺ ہزاروں سلام آپ پر
آپ ﷺ کی آل پر آپ کی ذات پر
یا محمد ﷺ ہزاروں سلام آپ پر
آپ شمس الضحیٰ آپ بدر الدجی
آپ خیر الوری ساری لولاک پر
یا محمد ﷺ ہزاروں سلام آپ پر
آپ صل علی آپ نور خدا
آپ ماہِ لقاساری آفاق پر
یا محمد ﷺ ہزاروں سلام آپ پر
چاند ٹکڑے کیا شمس لوٹا دیا
کرم کتنا کیا عرب کی خاک پر
یا محمد ﷺ ہزاروں سلام آپ پر
شاہِ عرب و عجم دست بستہ ہیں ہم
ہووے نظر کرم حال غمناک پر
یا محمد ﷺ ہزاروں سلام آپ پر
جد حسنینؑ للہ کرم کیجیے
اس نصیرؑ بے مایہ کم اوقات پر
یا محمد ﷺ ہزاروں سلام آپ پر

آپ آئے ظلم و ستم کا دورہ ختم ہوا
طاغوتی طاقتوں کا وہ شہرہ ختم ہوا
آپ آئے رحمتوں کے خزانے لٹا دیئے
مظلوم جو تھے وقت کے سلطان بنا دیئے
سرخ و سفید کا فرق یکسر مٹا دیا
جتنے تھے براہ زن انہیں راہبر بنا دیا
بکھرے ہوئے تھے ایک لڑی میں پرو دیئے
ادنیٰ سیاہ کا ربھی آقا نے دھو دیئے
اک اک کو دنیا ساری کا آقا بنا دیا
منگتوں کو نظر کرم سے مولا بنا دیا
خیرات عشق مصطفیٰ ﷺ لے عطا کرو
بگڑی سنور جائے میری آقا نگاہ کرو
یا سید مدیہ ﷺ جو تیرا کرم رہے
دامِ نصیر کا بھی پھر قائم بھرم رہے

اللہ نے اظہار کی اپنے جو تیار کر ی
احمد علیہ السلام بنائے آپ ہی اور آپ ہی یاری کر ی
میم تھا اک آئینہ بس اپنے سامنے کر لیا
اسم احمد علیہ السلام کی منادی دنیا میں جاری کر ی
میم کے گھونگھٹ میں دیکھو پردہ پوشی کی عجب
تھا احد لگتا تھا احمد علیہ السلام کیسی شاہ کاری کر ی
طالب و مطلوب کے مابین اک آتش اٹھی
نام رکھا عشق اسکا دنیا میں جاری کر ی
مکے کی گلیاں بھی پوچھیں اے فرشتو کیا ہوا
جبریل جیسوں نے کیوں مڑ مڑ کے بہاری کر ی
جبریل کہتا پھرتا ہے یہ معجزہ ہے عشق کا
خاکیوں کی نوریوں پر حق نے سرداری کر ی
تیرے جیسے کم تر یں سے نعت لکھوائیں نصیرؒ
خواجہ بٹالہ علیہ السلام نے ہے یہ کیسی دلداری کر ی

اول کریم آخر کریم ہیں میری عزت کے امین
اول الہ العالمین یا رحمتہ العالمین
خالق ہے وہ عاصم ہے یہ رازق ہے وہ قاسم ہے یہ
وہ مالک یوم حشر یہ شافع روزمیں
وہ ہے احد احمد ہے یہ حامد ہے وہ محمود یہ
مولا ہے رحمٰن الرحیم احمد علیہ السلام شفیع المذنبین
کائنات کا خالق خدا کائنات کے باعث حضور
جنتی خدا کی ہے کائنات ہے آپ کے زیر نگیں
باطن ہے وہ ظاہر ہے یہ قائم ہے وہ دائم ہے یہ
تیری رضا میری رضا فرمان رب العالمین
واحد خدا ہے بے مثل مالک بھی ہے خالق بھی ہے
فخر النبی ﷺ ختم الرسل کا بھی کوئی ثانی نہیں
خاموش ہو جا اے نصیرؐ راز کو ظاہر نہ کر
اسریٰ و قوسینا سے آگے کوئی کہانی نہیں

اسم احمد ﷺ کا یہ دنیا میں یونہی شور نہیں
میرے احمد ﷺ کے سوا دنیا میں کچھ اور نہیں
میں نے مانا کہ میں کمزور بہت ہوں لیکن
تیری محبوب وفاداری میں کمزور نہیں
تیرے نعلین کی خاطر میرا چمڑا حاضر
سب کچھ ہے تمہارا میرا کچھ اور نہیں
دل کی دھڑکن بھی پکارے میری احمد ﷺ
دل کی آواز پہ واللہ میرا کچھ زور نہیں
دل بیتاب نے تڑپایا ہے سیماب کی مانند
مجھے احمد ﷺ کے سوا چین کسی طور نہیں
یہ میری جان تڑپتی ہے ہجر میں جاناں
آ بھی جاتیرے سوا دل میں کوئی اور نہیں
بحرانِ وار میں احمد ﷺ کے ہوا غرق نصیر
بے نیازوں کے حضور اب بھی کوئی غور نہیں

اے فخرِ رسولانِ المددے، درحالِ پریشاں المددے
طوفانِ زکشتی کشمکشے، شدہ دستوگریبان المددے
درباریہ ویراں سرگرداں، اے ہادیِ برحقِ مدرساں
اے راہبرِ کاملِ راہِ نما، اے چشمِ رسولانِ المددے
از سرِ بالا گردابِ شدہ، ایں کشتیِ من غرقابِ شدہ
مسدودِ ہمہ اسبابِ شدہ، اے رحمتِ دوراں المددے
از ہجرتِ سیدہ شعلہ زناں، از فرقتِ تو من نعرہ زناں
ہر صبح و مسامنِ گریہ کناں، بادیہ حیراں المددے
ہر موئے بگویدِ نبی ﷺ، ہے اسمِ محمد ﷺ و الجمعی
اے ہاشمی قرشیِ مطلبی، تسکینِ غریباں المددے
من بیکس و عاجزِ حالِ تباہ، در وقتِ نزعِ امدادِ نما
اے پاکِ محمد ﷺ صل علی، اے نیرِ عرفاں المددے
ایں نصیرِ فقیرِ خرابِ شدہ، از ہجرتِ تو مثلِ کبابِ شدہ
جوئے خوں اشکس سیلابِ شدہ، اے جانِ جہاناں ﷺ المددے

اٹھا پردہ دکھا جلوہ اے نور جلوہ مولا
تیرے جلوے نے دنیا میں کئے شمس و قمر پیدا
تیرے صدقے ذکر جاری تیرے صدقے عقل بالا
تیرے صدقے فکر کامل تیرے صدقے بپا سودا
تیری آنکھوں کو مازاغ البصر کہہ دوں تو کیا شک ہے
تیری مستی بھری آنکھیں فرشتے ورد صل اللہ
رہائی پائی آدم نے محمد ﷺ نام لے لے کر
کہ طوفاں سے بچا تھا نوح محمد ﷺ نام کا صدقہ
نہ عیسیٰ کو وہ دم ملتی نہ موسیٰ کو ید بیضا
نہ یوسف کو حسن ملتا نہ کعبہ بنتا بیت اللہ
نصیر الدین کے سیاہ دل میں ہوئے جلوہ فگن احمد ﷺ
مدرثر اور منزل محمد ﷺ وہ سلطان بدر طحہ علیہ السلام

ان سورج چاند ستاروں میں اس نور کی ہے تابانی
وہ نور جو مشعل کی مانند دل عاشق میں ہے نورانی
لولاک کا لہا کا تاج پہن یہ نور جو بطحہ میں اتر ا
جبریل غلامی کرتا ہے رضوان کرے ہے درباری
اس نور کے صدقے میں آدم مسجود ملائک ہو بیٹھا
اس نور نے حبشی قرشی کو ہمہ گیر عطا کی یکسانی
ہوئی معاف خطائے آدم بھی اس نور منور کے صدقے
ہر ایک نبی کے نور میں ہے قندیل کے نور کی تابانی
قندیل میں بھی جبریل میں بھی آدم میں کبھی سدرہ میں
صدیق میں فاروق میں بھی کبھی حیدر میں ہے کبھی عثمانی
ہو بلال، اولیس قرنی ہو، سلمان ابی ذر غفاری
اس نور کے صدقے کربل میں شبیر نے دی ہے قربانی
اس نور کی جگمگ جگمگ سے سب عرب میں روشنی روشنی ہے
مسکین گداگر کمتر کو اس نور نے بخشی سلطانی
یہ نور چراغاں کرتا ہے ہر ایک ولی کے مسکن میں
ہو ہندوئی یا غوث جلی یا قمر سیال سلیمانی
کبھی میم کے پردے میں آکر یہ روپ قلندر دھارتا ہے
یہ ہی نور نصیرؒ پہ چمکے ہے کبھی بن کر نور رحمانیؒ

اے جذبہ جوش و کرم محمد ﷺ کا نام لے
مٹ جائے سب کا سب ستم محمد ﷺ کا نام لے
ہیں محترم سے محترم امی نبی ﷺ کریم
ہر ذی وقار محترم محمد ﷺ کا نام لے
میں کیوں نہ جاؤں سید بطحا ﷺ تیرے حضور
خود کعبہ حرم محمد ﷺ کا نام لے
ساری فضاء ہے زیر لب صل علی کا ورد
باد صبا کا زیرو بم محمد ﷺ کا نام لے
ہجر نبی نے پھونک دیا قلب و جگر میرا
ہر سانس ہر نفس کا رم محمد ﷺ کا نام لے
داعی ہوئے جو ختم نبوت کے مصطفیٰ ﷺ
کعبے کا ہر صنم صنم محمد ﷺ کا نام لے
ہجر نبی میں ضبط کا یا را نہیں نصیرؒ
رورو کے چشمنم محمد ﷺ کا نام لے

اهلا وسهلا مرحبا آمد حضور پاک کی
سرور محمد ﷺ مصطفیٰ ﷺ صاحب لولاک کی
بیکسوں کو بیکسی میں اک سہارا مل گیا
ڈوبتی کشتی کو میکسراک کنارہ مل گیا
سرکشوں کہ توڑ ڈالے سارے طاغوتی گماں
دنیا ساری پہ چھا گیا الفقر و فخری کا سماں
آنہیں سکتا کبھی جبریل جیسوں کے ذہن میں
انتابرسا نور امشب آمنہ کے صحن میں
شہر مکہ کے سارے انساں جاگ اٹھے بر ملا
کس کی آمد ہے کہ جس نے رات کو دن کر دیا
نور کو تقسیم کرنا عین بے عقلی نہ ہو
میم کے برقعے میں وہ نور لم یزلی نہ ہو
دل کے مشکوٰۃ منور میں ملے مصباح نور
شکر اللہ میرے دل میں جلوہ آراہیں حضور
عشق ماہی میں زندگی کا کچھ مزہ آیا سوا
آمنہ کا گھر سلامت مل گیا ہم کو خدا
سینے کے در کھول کر آنکھیں بچھا کر راہ میں
سب جہاں قربان کردوں مکی مدنی کی چاہ میں
میرے خواجہ کے میم پر سب تاج شاہوں کے ثار
ہر نصیر ہر زمانہ تیرے قدموں کا غبار

آپ ﷺ آرام فرما ہیں اے جبرائیل جن کے دادا ہیں حضرت جناب خلیل

جن کے آبا جناب ذبیح اسمعیل جن پہ قربان سارے حسین و جمیل

یہ ہیں سلطان محبوب رب جلیل آپ ﷺ آرام فرما ہیں اے جبرائیل

ہولے ہولے چلو ہولے ہولے چلو

آپ شاہ شہاں خاتم مرسلان سرورد و جہاں نازش بے کساں

شاہ شق القمر خوش نظر خوش سیر صاحب ذلحشم سید بحر و بر

جن کی کوئی مثال اور نہ کوئی مثل آپ ﷺ آرام فرما ہیں اے جبرائیل

ہولے ہولے چلو ہولے ہولے چلو

وہ حرم سے اٹھا اقصیٰ میں آگیا تفرقہ وقت اور فاصلے کا مٹا

وہ امام انبیاء کا نبی مصطفیٰ ﷺ کیسا منظر سجا آج کی رات ہے

منتظر جس کے ہیں کوثر و سلسبیل آپ ﷺ آرام فرما ہیں اے جبرائیل

ہولے ہولے چلو ہولے ہولے چلو

آج سارے کھلے راز افلاک کے عرش ہے زیر پا شاہ لولاک کے

کتنے رنگین جلوے ہیں پوشاک کے دیکھو نعلین بھی سید پاک کے

سدرۃ المنتہی بھی ہے جن کا کفیل آپ ﷺ آرام فرما ہیں اے جبرائیل

ہولے ہولے چلو ہولے ہولے چلو

رب اکبر کہے مرحبا مرحبا تو مقام دنیٰ سے بھی اور آگے آ

مل گئے مصطفیٰ ﷺ مل گیا بس خدا لاشریک لہ وصل کیسے ہوا

ہیں تعجب میں سارے کثیر و قلیل آپ ﷺ آرام فرما ہیں اے جبرائیل

ہولے ہولے چلو ہولے ہولے چلو

حرم وحدت کے پردے میں کیا ہو گیا برملا وصل رب علی ہو گیا

مصطفیٰ ﷺ میں خدا رونما ہو گیا ہر طرف مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ ہو گیا

اے نصیرؑ اس پہ کوئی نہیں ہے دلیل آپ ﷺ آرام فرما ہیں اے جبرائیل

اب عمر تو ساری گزر گئی اب وقت آیا ہے جاں بلی

لاچار ہوا تو عرض کیا ہو معاف مجھے یہ بے ادبی

آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمیؑ

گولا کھ جتن تو میں نے کیے پر گئی نہ میری سیاہ قلبی

جب دیکھا حرص و حوس تھا جب دیکھی دیکھی جاہ طلبی

آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمیؑ

بر دعوت حق لبیک نہیں میرے نفس کا کافر نیک نہیں

میرا ظاہر باطن ایک نہیں یہ مذہب ہے یا کہ لاندہی

آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمیؑ

تو شریک تو ہے لا شریک نہیں تحقیق تو ہے تصدیق نہیں

ایمان کی حالت ٹھیک نہیں تبدیل کرو حال قلبی

آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمیؑ

کوئی قرشی ہو یا حبشی ہو کوئی زنگی ہو یا حلبی

ہر ایک پہ تیرا کرم ہوا کر میری بھی تقدیر بھلی

آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمیؑ

سلمانؓ کے خواجہ کرم کرو عثمانؓ کے مولا کرم کرو

اے زہراؓ کے بابا کرم کرو تجھے واسطہ حسن حسین علیؑ

آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمیؑ

نصیرؓ کی اب تکمیل کرو تقدیر کا رخ تبدیل کرو

سیاہ قلب کو اب تبدیل کرو میرے دل میں رہے تیری جوت جلی

آقا اب تو کرم کی نظر کرو یا سید ہاشمیؑ

ایک ہی شب میں طے کر گئے مصطفیٰ ﷺ دیکھو اسری بھی معراج اعراج بھی
مقتدی ہو گئے آ کے سب انبیاء عیسیٰ موسیٰ خلیلؑ اور خضرؑ خواج بھی
لے کے پوشاک و پاپوش در یتیم پہنچا عرش علی پر جو میرا کریم
فخر کرتا رہے سدرۃ المنتهی وجد کرتا ہے عرش علی آج بھی
قاب قوسین و اودائی درجہ ملا صیغہ جاری ملاقات کا ہو گیا
جیسے اس شب ملے مصطفیٰ ﷺ اور خدا ملتا رہتا ہے ایسے خدا آج بھی
شکر کرتے ہیں سارے فلک آج تک ذکر کرتے ہیں سارے ملک آج تک
ورد صل علی سیدی مرشدی کرتا رہتا ہے رب علی آج بھی
وحدہ عبیدہ کعبہ قوسین میں سر بسر مل گئے آج کی رین میں
تو ہے سلطان ذیشان عرب و عجم ہند کے باسیوں کا مہاراج بھی
جو تجھے غیر سمجھیں وہ خود غیر ہیں تیرے نعلین شاہ فلک سیر ہیں
سر پہ نعلین رکھ کر کہے جبرائیلؑ تجھ پہ قربان سب شاہی و تاج بھی
فلک اپنی مجھے ہو تو کیوں ہو نصیر میرے دامن محمد ﷺ سرانج منیر
میں تو پہلے بھی لچپال کی لاج تھا اور لچپال کی لاج ہوں آج بھی

۲۶ محرم الحرام ۱۹۹۷-۶-۳ بروز منگل

اے شمعِ حرم اے نورِ ہدیٰ اے ماہِ عجم اے شاہِ بطحا ﷺ

اک نظرِ کرم ہو بہرِ خدا صلاۃِ علیکم صل اللہ

عجمی عربی حبشی قرشی کریں وردِ تیرا عرشی فرشی

کرے وردِ ترا خود آپ خدا صلاۃِ علیکم صل اللہ

ہے کل نبیوں کا خاتم تو ہے سید ولدِ آدم تو

اے باعثِ کل لولاک کا لما صلاۃِ علیکم صل اللہ

خود آپ نے مجھ کو عشق دیا نورِ مطلق پر مجھے شیدا کیا

میں جیسا بھی ہوں تو آپ نبھا صلاۃِ علیکم صل اللہ

میری نظر تو قابلِ دید نہیں تیری رحمت سے تو بعید نہیں

جیسا کیسا بھی ہوں لچپال شاہا، صلاۃِ علیکم صل اللہ

آپ ﷺ آئے نہ تو میں کدھر جاؤں گا بیتاب تڑپ کر مر جاؤں

لبِ تشنہ کو آبِ حیات پلا صلاۃِ علیکم صل اللہ

میرے جسم پہ ہے تحریرِ تیری اور ہر بنِ موصویرِ تیری

کرے گور میں تسبیحِ نصیرؐ سدا صلاۃِ علیکم صل اللہ

اهلاً وسهلاً مرحبا احمد محمد مجتبیٰ ﷺ

اے مرکز تقویم عالم سرور ہر دوسرا

سید السادات خواجہ فخر کونین جہاں
شمس الضحیٰ بدر الدجی اخیر الوری صل علی

ہے آمنہ کے گھر سے لیکر عرش تک جلووں کی رو

شمس و قمر بھی دیکھتے ہیں وہ نور کامل کی ضیاء

فخر آدم حسن یوسف عیسیٰ دم موسیٰ لقا

یہ خلیل اللہ کا شہزادہ محمد مصطفیٰ ﷺ

اے نور بزم ہاشمی محبوب رب ذوالمنن

آگے آگے جبرائیلؑ اور دائیں بائیں انبیاء

ہے یہ ادنیٰ خادم در شاہ نصیر الدینؒ کا

بن کے سگ پھرے در معراج یہی ہے میرا

آج ساری دنیا میں ہے گہما گہمی نور کی
آج ساری اڑ گئی کالک شب دیجور کی
آج دلہن کی طرح آراستہ ہے آسمان
دلکشی میں ہے زمین بھی شکل رشک حور کی
آمنہ کے گھر میں برسا نور اتنا آج رات
کھل گئی ساری حقیقت آج کوہ طور کی
ایسے لگتا ہے کہ امشب عین رب آیا اتر
حرم میں آمد محمد مصطفیٰ ﷺ مشہور کی
میم کے پردے میں ظاہر ہونے کا تھا اہتمام
جب کہا فناخت من روجی تو سو جھی دور کی
کتنا درجہ بڑھ گیا خاکی بشر کے جسم کا
دیکھ زاہد کیسی ہے قندیل بقعہ نور کی
عرش اعظم سے فزوں تر شہر مکہ ہو گیا
چال کتنی انوکھی ہے عشق کے دستور کی
بارگاہ مصطفیٰ ﷺ کا دیکھ کر جاہ و جلال
دم انا الحق کا بھرے ہمت نہیں منصور کی
ڈالی لایا ہوں حضور مصطفیٰ ﷺ میں اے نصیر

عین رحمت سے میرے آقا نے گر منظور کی

آج کی شب محفل جو لگی تو سارا جہاں سجایا گیا

اور مظہر نور رب علی کے چہرے سے پردہ ہٹایا گیا

آج عرش کے رہنے والوں کو آدابِ زمیں بتلائے گئے

احترام محمد ﷺ عربی کا جبریل کو آج بتایا گیا

محبوب کی آمد کے صدقے ایران کی آگ بجھائی گئی

سب لات و ہبل گرے منہ کے بل کسرا کا قصر بھی گرایا گیا

جو عشق تھا خدا کو محمد سے ﷺ اس عشق کریم کے صدقے میں

سلمانؓ اولیسؓ ابی زرؓ کو اور حبشیؓ کو عشق لگایا گیا

کونین ترے نعلین پہ ہے قربان محمد صل اللہ

سب دنیا کے کونے کونے میں توحید کا نادر بجایا گیا

وہ خاک کے جس پر بیٹھے رہے سگ پاک محمد عربیؓ کے

زہے قسمت ایسی خاک سے ہی تھا نصیرؓ کا جسم بنایا گیا

پڑھ کے بسم اللہ لے کے نام اللہ حمد خدائے قدیر دی اے
شمس و قمر تے نجوم بنائے زینت کیتی چا عرش منیر دی اے
جس نے الف نون میم دی شکل دے کے دی شکل سوہنی خواجہ پیر دی اے
لکھاں وار سجود نیاز انہوں جیدے قبصے جان نصیر دی اے

لکھ وار درود حضور نون جیہڑا نور پاک خدا والا
جیدی خاطر کل جہان بنیا ہے سلطان لولاک لما والا
سرور نبیا دا لال آمنہؑ دا ابتدا والا انتہا والا
کوئی کسے والا کوئی کسے والا نصیرؑ ہے صل علی والا

بدرگاہ محمد ﷺ صد سلا مے
بصد آداب از طرف غلامے
حضور سید عالمی مقامے
بہ پیش آر منر عشق ناتمامے
صبا آہستہ در کوئے محمد ﷺ
کہ ایں جا از عرش نازک مقامے
نگاہے یا محمد ﷺ یک نگاہے
عطا کن فی سبیل اللہ جامے
ہزاراں جانثاراں کفن بردوش
زہے سوئے غریباں یک خرامے
نمیرد آنکہ گوید یا محمد ﷺ
حیات جاوداں یا بدمدامے
یکے قطرہ ز بحر عشق و مستی
خدا را سا قیا کاس الکرامے

من تچم مثال مار پیچاں صبا کوئے محمد دہ پیامے

عطا کن از طفیل فیض کامل

نصیر گنگ را زور کلامے

با خدا ساقیا نا خدا ساقیا

لا پلا ساقیا جام لا ساقیا

آتش بے پناہ میرے سینے میں ہو جینا مرنے میں ہو مرنا جینے میں ہو

مے صراحی میں ہوا بگینے میں ہو میکدہ تم میں ہو تم مدینے میں ہو

میری ہستی کو کر دے فنا ساقیا اب تو چہرے سے پردہ اٹھا ساقیا

با خدا ساقیا نا خدا ساقیا

لا پلا ساقیا جام لا ساقیا

تیری راہوں میں اپنے قدم توڑ دوں تیرے قدموں میں سر رکھ کے دم توڑ دوں

تجھ کو پا کر میں سارے صنم توڑ دوں میں طلسمات دیو حرم توڑ دوں

تیرے حسن ملیح مکمل پہ ہوں میں فدا ساقیا میں فدا ساقیا

با خدا ساقیا نا خدا ساقیا

لا پلا ساقیا جام لا ساقیا

تجھ پہ قربان دین اور ایمان بھی تجھ پہ صدقے مراد دل بھی اور جان بھی

روئے انور تیرا مثل قرآن بھی تجھ پہ صل علی بھیجے یزدان بھی

مجھ کو ضو میں تو کر دے فنا ساقیا میری نظروں سے نظریں ملا ساقیا

با خدا ساقیا نا خدا ساقیا

لا پلا ساقیا جام لا ساقیا

تیرے شہ پر کے زیر تصرف رہوں تیرے قدموں کے بوسے کا مصرف رہوں

میں نصیرؒ اب بنوں خاک کوئے صنم ورد اسم محمد ﷺ کا عارف رہوں

ایسا جام محبت پلا ساقیا ہر طرف دیکھوں تیرا القا ساقیا

با خدا ساقیا نا خدا ساقیا

لا پلا ساقیا جام لا ساقیا

بڑی مدت تھا سر مارا نہ سمجھا شانِ الا اللہ
نگاہ مست ساقی نے کیا مجھ کو فنا فی اللہ
مقامات و لطائف خود بخود طے ہو گئے سارے
تیری نظروں میں گم ہو کر ملی شان بقا با اللہ
ہے دلبر تیری نظروں میں بلا کا عشق پوشیدہ
میرا دل بھی لگا پڑھنے رسول اللہ رسول اللہ
قدم جو چومتا ہے کوچہ جاناں میں جا جا کر
اسی کو یار کہتے ہیں حبیب اللہ ولی اللہ
وہ جامِ عشق جو تو نے پلایا رومی جامی کو
اسی کا ایک قطرہ دے مجھے بھی فی سبیل اللہ
میرے دل میں ابھی اٹھنے نہیں پاتا کوئی جذبہ
ادھر سمجھے اصل اسکی میرا جاناں سمیع اللہ
عجب درجہ ملا ہم کو فنا ہو کر نصیرؒ اس میں
مرے ہم تو لقب پایا رضی اللہ عنہ

بھانویں چنگی آں بھانویں مندی آں تیری باندی تے ہاں سلطان عرب
کر کرم تے کج لے عیب میرے رل جاوے نہ گلیاں وچ میری چھب
شاہاتوں جے نہ آیوں تے جاساں کدھر تیرے باجھ میں شاہا جاساں اجڑ
آ قدم رنجافر ما میرے گھر سب دور ہوون میرے درد و کرب
ڈاہدی جگرتے ہن پئی سوڑ آیا مینوں وقت کھاوون دوڑ آیا
ساری زندگی شاہا کر چوڑ آیا منگاں سچناں دے تسکین قلب
چودھار طوفان نے گھیرا اے، تیرے باجھ ماہی میرا کیہڑا اے
مڑ مڑ کے مینڈا تیتھے جھیرا اے کراں نازک وقت امداد طلب
چڑھ آئی میرے سرکانگ شاہا مینوں کھاوون دوڑے نانگ شاہا
پھراں گلیاں وچ جھلیاں وانگ شاہا کراں ترلے تے منتاں جان بلب
مکی مدنی سید سرور کل کرو معاف راہ پئی اپنا بھل
جے توں معاف نہ کیتا میں جاساں رل لٹ جاسی جوانی داسارا ڈھب
ہن واہگ نصیر دی تیرے ہتھ میں تے روہڑ بیٹھاسب گل تے کتھ
میری ڈھاری تے آجا سوہنیاء ﷺ و ت توں ہیں آب حیات میں تشنہ لب

تخت شاہی پہ بیٹھا عالی قدر صنم ہے
سلطان عالی جاہ ہے بے حد ہی محترم ہے
جن و انس جھکے ہیں پریاں بھی وجد میں ہیں
ملکوت گار ہے ہیں سلطان ذی حشم ہے
میرا حال پر خرابی یہ شرف باریابی
یہ فضل بے حسابی کوئی کمتریں پہ کم ہے
وہ نگہ ناز دیکھو، زلف دراز دیکھو
وہ بے نیاز دیکھو جیسے والی حرم ہے
سلطان نازنیناں وہ ماہِ مہ جبیناں
وہ سرور حسیناں محبوب ذی سلم ہے
وہ منتہا سے اٹھا بیت الحرم آیا
کملی پہن کے بیٹھا، میرا وہی صنم ہے
تو سگان کمتریں میں نام غلام لکھ لے
تو گر قبول کر لے بے حد یہ تیرا کرم ہے
یہ نصیرؒ کوئے جاناں میرا دین میرا ایماں
سہ یہ ہے میری عقیدت یہی میرا دھرم ہے

تو گھڑی کی گھڑی آج کی رات کو میری کٹیا کو رنگین عطا کرتا جا
ہووے تیری نظر میرے پیش نظر میری تاریکیوں میں جلا کرتا جا
رکھ لے پردے میں عاجز گنہگار کے آج سجدے نصیب ہوں دریا رکے
گنج رحمت لٹیں رب غفار کے آج بندے کو بندہ خدا کرتا جا
آج ساقی تیرا جام چلتا رہے مست گرتا رہے اور سنبھلتا رہے
برق گرتی رہے دل مچلتا رہے اور تجلی میں مجھ کو فنا کرتا جا
آج ہستی میں دوئی کی بوتک نہ ہو اور فراق و وصل جستجو تک نہ ہو
خوبرو کو خبر خوبرو تک نہ ہو آج یوں مجھ کو وقف نگاہ کرتا جا
آج کچھ بھی نہیں چاہیے دلربا تیری نورانی برق نظر کے سوا
آج رحمت کی اٹھی ہے کالی گھٹا میری میت پہ بھی نگاہ کرتا جا
میرے دل کو یہ غیبی خبر آگئی تیری صورت پیاری نظر آگئی
تو نظر آیا تو شب قدر آگئی میرا سینہ در مصطفیٰ ﷺ کرتا جا
وقت کی کشمکش سے چھڑا آج تو سر مخفی سے پردہ اٹھا آج تو
اپنا نورانی چہرہ دکھا آج تو میرے سینے کے بندھن کشا کرتا جا
تیری ہستی نصیرؔ اب کہاں کھوگئی تیری سیاہی نصیرؔ اب کدھر کوگئی
یہ مشیت سے آواز ہے آرہی یہ کرم کی گھڑی ہے لقا کرتا جا

تیری پرواز ہے کتنی تیرا کتنا ہے مقام

اک جست میں پہنچا وہاں یہ صریر الارقام

تیری ذات ملی ذات سے قوسین سے بڑھ کر

نہ کوئی شک شبہ ہے نہ ہے اس میں ابہام

بشریت ملکیت یہ تو سب رہ گئے پیچھے

ساری لولاک کے بے شک میرے آقا ہیں انام

تو ملا ذات سے سورج سے کرن ملتی ہے جیسے

نہ ہے اول نہ ہے آخر نہ ہے میدانہ ہے انجام

حیران ہے جبریل بھی وحدت کا عرش بھی

نعلین محمد ﷺ کا بڑا ہے احترام

میں تیری ذات کا جلوہ تو میری ذات مظہر

تجھ پہ قربان ہے کونین بہر وقت بہر گام

سروحدت نہ بیاں کراے نصیرؒ بے حقیقت

شب اسری کی حقیقت پہ نہیں کوئی کلام

تیری پرواز اے جبریل سدرہ منتهیٰ تک ہے
عروج مصطفیٰ ﷺ کی ابتدا لامنتہیٰ تک ہے
عروج جسم عروج جاں عروج روح عروج دل
عروج ان کا فقط نعلین احمد ﷺ مجتبیٰ تک ہے
خدا فرمائے محبوباً ﷺ ہے سب دنیا تیری خاطر
میری تو غایت اولیٰ فقط تیری رضا تک ہے
ہزاروں فاصلے حائل تری سے لے دنیٰ تک ہیں
مگر ان کی حقیقت بس تیرے بندے قبا تک ہے
خدا بھی ناز کرتا ہے شب معراج احمد ﷺ پر
کہ سجن الذی اسریٰ تیری بانگی ادا تک ہے
چلا چل بے محابہ چوم لے چوکھٹ مدینہ کی
یہی جا ہے کہ جس کا تعلق بس خدا تک ہے
نصیر الدینؒ قدم چومے ہے بطحا کے گدا گر کے
رسائی اسکی بے شک ماوراء عرش علی تک ہے

تیرا سینہ بھی مدینے کی طرح لگنے لگے گا
تجھے جب عشق حبیب دوسرا لگنے لگے گا
بدلے گا شب و روز کوئی مرد قلندر
تیرا ہر سانس محمد ﷺ کی صدا لگنے لگا
یہ لگے گا کہ تو پھرتا ہے مدینے کی گلی میں
کہ دریا در صل علی لگنے لگا
لگیں شیر بر بھی تجھے سگھائے مدینہ
اور ہر شیر بر سگ ماہ لقا لگنے لگا
جل جل کے محبت میں جو ہو جائے گا کندن
احمد ﷺ کی محبت کا پتہ چلنے لگے گا
تو سگھائے مدینہ کے قدم چومے گا جسم
لوگوں کو زمانے کا شاہ لگنے لگا
زہے قسمت جو قدم رکھ دیں تیری قبر پہ آ کر
مر کر بھی تو زندہ و بقا لگنے لگا
ہر اک بال پکارے تیرا احمد احمد ﷺ
سب جسم تیرا چشم براہ لگنے لگا
جو بنیں تاج نصیر اپنا وہ نعلین محمد ﷺ
کتر ہے تو کیا ہے عالی جاہ لگنے لگا

تباہ حالاں دا کارساز آ گیا اے
غریباں دا بندہ نواز آ گیا اے
او غمگیناں دا غمگسار آ گیا اے
پریشانناں دا چاراساز آ گیا اے
تے محمود سارے پئے قربان ہوون
ایازاں دا سرورایاز آ گیا اے
گدا گروی دنیا دے شاہ ہو گئے نیں
کریم آ گیا اے فیاض آ گیا اے
محمد ﷺ سب اجڑے وسان آ گیا اے
تے مسکیناں دا شاہباز آ گیا اے
میں تر بھک کے اٹھیا تے آواز آئی
مبارک ہو میر حجاز آ گیا اے
نصیر آ گیا سارے نبیاں دارہر
تے سروچ زمانے دا ساز آ گیا اے

تاریک اندھیرے دور ہوئے نورانی فجر کی آمد ہے
والیل کا جھرمٹ چہرے پر سلطان بدوعلیہ السلام کی آمد ہے
یہ گھر ہے آمنہ طاہرہ کا ملکوت کا جھرمٹ جھرمٹ ہے
جس خاطر سب کو نین بنی اس نوری بشر کی آمد ہے
کسریٰ کے قصر بھی کانپ گئے ایران کی آتش سرد ہوئی
تھی خلیلؑ نے جس کی دعا مانگی عیسیٰ کی خبر کی آمد ہے
سب نوری ملک لاہوت اترے جبریل بمعہ ملکوت اترے
سارا عالم بقعہ نور ہوا اس شمس و قمر کی آمد ہے
مسکین یتیم فقیروں کو لاچار غریب اسیروں کو
جوشا ہوں کے تخت عطا کر دے اس عالیقدر کی آمد ہے
کائنات کی ساری رونق ہیں دو میم محمد علیہ السلام عربی کے
سوناز ہے جس پر آبا کو لاثانی پسر کی آمد ہے
چھپ جاتو گداؤں کے جھرمٹ میں دامن کو نصیرؑ تو پھیلا دے
آئے ہیں محمد علیہ السلام بانٹنے کو رحمت کے ابر کی آمد ہے

جا کر صبا سوائے حرم ہو دست بستہ سر خم

پہنچا سلام عاجز م پیش حضور محترم

با صد ادب در مصطفیٰ ﷺ، جا چوم نعلین پا

ان لت یارتح الصبا یوما لی ارض الحرم
بلغ سلام روضۃ فیہا النبی المحترم

تجھ سے یہ سورج مانند ہے قربان تجھ پر چاند ہے

تو حق کا مظہر نور ہے کہ تو جلوہ سر طور ہے

مجھ پر بھی ہو نظر کرم رحمت کا دریادے بہا

من وجہ شمس الضحیٰ من خدہ بدر الدجی
من ذاتہ نور الہدای من کفہ بہرا لہمم

میں گنہ گار و حزیں تو ہے شفیع المذنبین

محبوب رب العالمین ہیں مقتدی سب مرسلین

نازک گھڑی سر پر کھڑی تیرے سوا کوئی نہیں

تم یا شفیع المذنبین هل انت خیر المرسلین
ادرک لنا یوم الحزیں فضل وجود واکرم

اس عشق کی سرکار نے ہجر کی تلوار نے

اس رخ نے نے اس رخسار نیاس زلف کی یلغار نے

کیا خوش نصیب وہ لوگ ہیں جن کی زبان پہ ہے یہ سخن

اکبادنا مجروحۃ من سیف ہجر المصطفیٰ
طوبی لاھل بلدۃ فیہا نبی المحتشم

قرآن تیرا برہان ہے سلطان کل ادیان ہے

جملہ کتب کی جان ہے حسن کا سلطان ہے

فرمان رب دوسرا فیضان احمد مجتبیٰ ﷺ

قرآنہ برہاننا فسخا لادیان مضت از جاءنا احقامہ کل الصحف ماہ الرم

میں ہی نہیں ہو مستند سارے گدا ہیں ارجمند

سب صف بہ صف حاجات مند اس زلف کہ خم میں ہیں بند

سب زباں ہر زماں اک ہی دعا ہے مکررا

لست براج مفرداً بل اقربائی کل ہم فی الحشر اشفع یا شفیع بالصاد والنون القلم

اے بادشاہ بحر و براب کھول دے باب اثر

سلطان جن و بشر اپنے نصیرؑ کی لے خبر

اے شان رحمت عالمین دے صدقہ زین العابدینؑ

یا رحمت اللعالمین ادرک لیزین العابدینؑ
محبوس اید الظالمین فی الموکب ولمزدھم

حرم دل میں آ جاؤ حبیبی یا رسول اللہ ﷺ
بھری محفل میں آ جاؤ حبیبی یا رسول اللہ ﷺ
دہائی یا رسول اللہ ﷺ دہائی یا رسول اللہ ﷺ
مٹا جاؤ یہ میری کم نصیبی یا رسول اللہ ﷺ
سر راہ دیکھتا ہوں میں درتے کھول کر دل کے
کہ ہر مومن کہ دل کہ ہو قربی یا رسول اللہ ﷺ
قیامت کو غریبوں کہ گروہ میں مصطفیٰ ﷺ ہوں گے
بجہ اللہ کہ کام آئی غریبی یا رسول اللہ ﷺ
سہارے ٹوٹے اب سارے ہے کشتی بھیج مجھ ہارے
مریض غم کہ تم ہی ہو طیبی یا رسول اللہ ﷺ
پری پیکر نگارے سرو قد لالہ رخسارے
اے قرشی ہاشمی شاہ عجیبی یا رسول اللہ ﷺ
قیامت تک نہ کیوں چمکے سیاہ رنگ کا وہ حبشی بھی
بنظر کرم جس کی طرف دیدی یا رسول اللہ ﷺ
عمل کچھ بھی نہیں نسبت کا صدقہ ہی عطا کر دو
نصیری ہوں عزیزئی ہوں فریدی یا رسول اللہ ﷺ
ہو بے حد وقت نازک تو نصیر ان کو پکارا کر
فقہم قم یا حبیبی یا حبیبی یا رسول اللہ ﷺ

حجر حجر شجر شجر نگر نگر گلی گلی
قدم قدم نفس نفس چمن چمن کلی کلی

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

عجم عجم عرب عرب سخن سخن ادب ادب
ہو انس و جن ملک کہ رب ہے ورد بہ لب نبی نبی ﷺ

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

وجود کائنات میں حدودش جہات میں
قلوب واردات میں فیض نور احمدی ﷺ

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

ہر ایک ذرے پر بھی ہر ایک قطرے پر بھی
ہر ایک پتے پر بھی ہے تصرف محمدی ﷺ

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

نسیم صبح گاہ میں ہر ایک کی نگاہ میں
ہر ایک رسم و راہ میں خفی خفی جلی جلی

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

صد آفریں ہے پیار پر، ہے جانثار یار پر
صد ہے اوج دار پر نبی نبی نبی نبی ﷺ

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

نصیر کے ضمیر میں نصیر کے ضمیر میں
رچی بسی فقیر میں محبت محمدی ﷺ

ہے تابش محمدی ﷺ، ہے نوازش محمدی ﷺ

حاضر ناظر محمد علیؑ پہ لاکھوں سلام

طاہر باہر محمد علیؑ پہ لاکھوں سلام

ابی القاسم محمد علیؑ پہ لاکھوں سلام

ابوطاہر محمد علیؑ پہ لاکھوں سلام

قائم دائم محمد علیؑ پہ لاکھوں سلام

نورِ داوڑ محمد علیؑ پہ لاکھوں سلام

ظلِ اختر محمد علیؑ پہ لاکھوں سلام

شاہِ خاور محمد علیؑ پہ لاکھوں سلام

سارے کرتے ہیں دارے حجر اور شجر

ورد وافر محمد علیؑ پہ لاکھوں سلام

جد امجد جنابِ حسینؑ و حسنؑ

نورِ حیدرؑ محمد علیؑ پہ لاکھوں سلام

ہیں محمد علیؑ شہنشاہِ اعظم نصیرؑ

حافظ ناصر محمد علیؑ پہ لاکھوں سلام

حیران تھا حبیب کو جبریلؑ دیکھ کر عرش منیر ہے کہ یا ہے آمنہؑ کر
سب نور آیا اتر مکہ کہ شہر پر حوران خلد گاتی ہیں سب ملکہ سر بسر

یا صاحب الجمال ویا سید البشر ﷺ

من وجھک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن ثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

شاہان ذی وقار اور شاہان با اثر خاقان عالی شان اور ذیشان تاجور

عیسیٰ و موسیٰ و ہارونؑ ذوق قدر قربان سر بسر ہوئے زلف حبیب پر

یا صاحب الجمال ویا سید البشر ﷺ

من وجھک المنیر لقد نور القمر

لا یمکن ثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

شمس الدجی حبیب کے روئے منیر پر کشف الدجی کے چہرے پر جمتی نہیں نظر

اتنے عروج کا دیکھا نہیں بشر لاکھوں سلام سید در یتیم پر

حضرت محمد ﷺ مصطفیٰ عرب و عجم کے بادشاہ

پیش نظر آراستہ آجا خدا کے واسطے

شمس الضحیٰ محبوب رب تیرے لیے ہوں جاں بلب

قربان تجھ پہ ام و اب آجا خدا کے واسطے

امت پڑی ہیجان میں کشتی گھری طوفان میں

آیا خلل ایمان میں آجا خدا کے واسطے

کردے کردے یہ تمنا میری پوری کردے

میں محمد ﷺ کے غلاموں کا غلام ہو جاؤں

لکھ دے لکھ دے تو میرا نام سگوں میں اپنے

کہ میں بدنام بھی پھر صاحب نام ہو جاؤں

خدا جانے کیسا مقام آ گیا ہے

کہ محبوب رب انا م آ گیا ہے

یہ دل جھک گیا ہے اور پر خم ہیں آنکھیں

محمد ﷺ کا بیت اسلام آ گیا ہے

کلام الہی کو پڑھتے رہے ہم

بجہ اللہ صاحب کلام آ گیا ہے

در جبریل ہو یا ہوا باب رحمت

نزول درود و سلام آ گیا ہے

کرم ہواے بطحا کے والی کرم ہو

غلام غلاماں غلام آ گیا ہے

غلامی تیرے نام لکھ دی گئی ہے

یہ ہاتھ مبارک کہے اے نصیرؐ

کہ اس بار تیرا بھی نام آ گیا ہے

خیر الوری صل علی شمس الضحیٰ بدر الدجی
کملی کا آنگن آبسا شمس الضحیٰ بدر الدجی
مجھے ہے یہ شان سکندری مجھے ہے یہ فخر قلندری
محبوب تیرا نقش پا شمس الضحیٰ بدر الدجی
اٹھتے رہے گرداب بھی آتے رہے سیلاب بھی
تیری ذات عالی جناب بھی دیتی رہی ہر دم پناہ
بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنّت جمیع وخصالہ صلوعلیہ وآلہ
کمال تیرا عروج پر جمال تیرا ہے بے مثال
ہو سلام تیری آل پر تیری ہر ادا ہے خدا نما

دنیا میں ہیں گزرے جو نبیان الہی
سلطانی احمد ﷺ کی وہ دیتے ہیں گوہی
سیرت میں بھی صورت میں ہے شمس منور
ہووے نہ فرشتوں سے بیاں عالی نگاہی
تری ذات ترا وصف تری بات ترارنگ
ترے خلق کا سب ورد کریں شام و پگاہی
اک جست میں افلاک بمعہ سدرہ کیے طے
درجات بلند کتنے ہیں محبوب الہی
پرواز محمد ﷺ سے ہے جبریلؑ بھی ششدر
ہے حریم ذات اکبر میں فقط تیری رسائی
کو نین میں لولاک لما تیر القب ہے
مسلم ہے تیری ذات پہ سب دنیا کی شاہی
کھو بیٹھے حواس اپنے زمینی وزمانی
ہرن بھاگے سمندر کو تو صحرا رہے ماہی
ظل دامان محمد ﷺ کے کرم پر ہے بھروسہ
گناہوں نے میرے ورنہ بپا کی ہے تباہی
رحمت سے محمد ﷺ کی میں مایوس نہیں ہوں
کہ قمرؒ خواجہ کہ در کی مجھے حاصل ہے پناہی
ہے قمر منورؒ چونکہ محبوب محمد ﷺ
دھویں گے نصیرؒ آج تیرے دل کی سیاہی

خداوند کعبہ دی برکات و یکھاں
کدے جبل رحمت تے عرفات و یکھاں
میرے جیسے اس سخت پتھر دے اتے
تیرے فیض رحمت دی برسات و یکھاں
نہ جھولی نہ دامن نہ چچ ہے گدا دا
تے پھروی عطادی میں سوغات و یکھاں
کدے و یکھاں بطحا کدے کعبہ و یکھاں
کدے اپنے جے دی اوقات و یکھاں

سید و سرور محمد ﷺ صاحب سر نہاں
مالک ارض و سما شاہکار رب دو جہاں
خالق کونین کا شاہکار احمد ﷺ مجتبیٰ
سید الابرار شاہ جن و انس و قدسیاں

ذرا آنکھ بند کر کے ہم دیکھتے ہیں
سر طور سینا صنم دیکھتے ہیں
میری آنکھ سے دیکھ گرد پکھنا ہے
کہ پردوں سے آگے بھی ہم دیکھتے ہیں
خدا یاد آئے خدا کی قسم ہے
تجھے میرے صنم جبکہ ہم دیکھتے ہیں
عجب طرح کے لوگ ہوتے ہیں عاشق
ستم میں ناداں کرم دیکھتے ہیں
تجھے کون دیکھے نصیر الدینؒ کہ
قلندرؒ کی نظر کرم دیکھتے ہیں

نزول کلام پاک مدینہ منورہ کی پاک سرزمین منا پر بوقت ۸ بجے ۸ ذوالحجہ بروز بدھ

زمین منیٰ بھی عجب سرزمین ہے

یہاں نقش پائے محمد ﷺ امیں ہے

خلیل و ذبیح کی وہ روداد الفت

فلک کو ابھی تک تو بھولی نہیں ہے

وہ سلطان عالم پناہ دیکھتے ہیں

جھکی ساری ملت کی اس جا جہیں ہے

اے خاک منیٰ مجھ کو اتنا بتا دے

کہ کس جا پہ آقا نے رکھی جہیں ہے

میرے ام و ابا تیرے ذروں پہ قرباں

زمین منیٰ مثل عرش بریں ہے

کیا بات ہے رحمت دو جہاں کی

نصیرؒ اور اس جا یہ ممکن نہیں ہے

زمین نو زمن نور عجم نور عرب نور
قلم نور علم نور شرق نور غرب نور
ثریٰ نور سماء نور صبا نور لویٰ نور
حجر نور شجر نور شمس نور قمر نور
ادھر نور اُدھر نور یہ کیسا ہے عجب نور
درخشاں سرِ سیمائے نبیان خداوند
خدا پاک سبب ہے محمد ﷺ ہیں سبب نور
سب نور اجاگر ہے بحق شاہِ بطحاء ﷺ
کہ اسی نور کہ فیضان سے مومن کا قلب نور
تاباں ہے یہی نور بہر سینہ عشاق
یہی نور تھا موسیٰ نے جو دیکھا تھا سرِ طور
شب میلاد کو نصیرؒ ایسا نزول نور کل کا تھا
شب اسریٰ و شب قدر اسی سے ہے یہ سب نور

۱۰ ذی الحجہ ۱۹۹۳-۶-۲

زہے قسمت کہ بطحا سے ہوا فضل و کرم جاری

بڑی مدت کہ بعد آخر آئی مسکین کی باری

سیاہ رنگ تھا سیاہ رُو تھا تھی سیاہ دل میں سیاہ کاری

زہے شمس الضحیٰ ﷺ آئے تو چمکادی میری ڈھاری

سمجھ میں کچھ نہیں آیا کہ تو آیا کہ ہو آیا

فقیروں نے بھی رقص اندر منائی عید دل داری

وہ طیبہ کا مہاراجہ وہ سب نبیوں کا شاہ خواجہ

الم نشرح کہ دل والا ہے رف رف جس کی اسواری

جدھر جائے کرم کر دے فضل بخشے رحم لائے

ہزاروں عیدیں ہیں قربان ایسا کیف ہے طاری

محمد رحمۃ العالمین ﷺ کا صدقہ ہے سارا

شفیع المذنبین کی بخششیں ہیں جاری و ساری

گدا گر بن کہ پھرتا ہے نصیر الدینؒ مدینے میں

مبارک عید الضحیٰ ہو ملی بندے کو سرداری

ساری کونین سے ذیشان محمد عربی ﷺ
عین حق صورت یزدان محمد عربی ﷺ
کوئے بطحا گداؤں پہ نچھاور کردوں
سو سو تخت سلیمان محمد ﷺ عربی
تیرے کوچے میں گدا مانگتے پھرتے دیکھے
کئی کئی یوسف کنعان محمد ﷺ عربی
اے باعث تسکین پریشانی عشاق
قرۃ العین میری جان محمد ﷺ عربی
جبریل روح القدس تیرے در کا ہے خادم
رضوان بھی در بان محمد ﷺ عربی
کونین کی ہر چیز خدا خود پکارے
تیرے نعلین پہ قربان محمد ﷺ عربی
گر کشتی کو طوفان نے گھیرا ہے تو کیا ہے
ہیں خود آپ نگہبان محمد ﷺ عربی
رہے سامنے تو وقت نزع اور حشر میں
ہو قبر میں تیرا عرفان محمد ﷺ عربی
تیرے کوچے کے غلاموں کا غلام ایک نصیر ہے
تیرے سگ ہیں میرے سلطان محمد ﷺ عربی

سروردو جہاں خاتم مرسلاں تجھ پہ قربان سب عرشیاں فرشیاں
شاہ خیر البشر ماہ شق القمر سب جھکے تیرے درنوریاں قدسیاں
سیدی مرشدی آقائی مولائی یانہ یانہ یانہ یانہ یانہ یانہ صلی اللہ علیہ وسلم
آیت رحمتی ہاشمی ابطحی رحمت دو جہاں ہے تیرا آستان
عشق والے نبی حسن والے نبی سب سے اعلیٰ نبی میرے بانگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ماہ امی لقب شاہ عرب و عجم تجھ پہ قربان جاں اے میرے جانِ جاں
تیری آمد نے دل کو ضیاء بخش دی تیری آمد نے روح کو جلا بخش دی
تو نے آکے ہر اک کی خطا بخش دی تیری تعریف مجھ سے ہو کیسے بیاں
وہ عرب میں ہو پیدا ہوا عین رب وہ حلیمہ پہ رحمت ہوئی بے سبب
بادب بادب بادب بادب بادب آ رہے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاہِ کارواں
اے گنہ گارو سینے کے در کھول دو اپنے دل کھول دو اور جگر کھول دو
مرحبا مرحبا اپنے گھر کھول دو خوش نصیبو مٹی آج تاریکیاں
اے نصیر آج حبشی بھی قرشی ہوئے اے نصیر آج فرشی بھی عرشی ہوئے
آج دنیا میں شمس منیر آگیا جگمگا اٹھا دنیا کا یہ خاکداں

سفینہ بنام محمد ﷺ سپردم

سپردم بنام محمد ﷺ سفینہ

مرے دل سے آواز آتی ہے پیہم

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ

اگر مجھکو بطحا میں لے جائے قسمت

میں آؤں گا واپس وہاں سے کبھی نہ

گدائے محمد ﷺ کی ہیبت عجب ہے

اگر شیر دیکھیں تو آئے پسینہ

ہر آئینہ میں جلوہ گر ہیں محمد ﷺ

میرا دل ہوا آئینہ در آئینہ

درخشاں ہوا سر بسر میرا سینہ

میرے دل میں آئے ہیں شاہِ مدینہ

بہت عالی درجہ نصیرؒ ہم نے پایا

بنے جب غلام سگانِ مدینہ

سید و سرور محمد ﷺ بہتر و برتر محمد ﷺ

شاہ بحر و بر محمد ﷺ میرے قلب و جگر محمد ﷺ

بھیک دید و غریب کو کھولو میرے نصیب کو

بدلو وقت عجیب کو بھی کر کے کرم محمد ﷺ

مولا کون ہے اور ہمارا کر دے شاہا کرم خدا را

چمکے میرا بھی ستارہ سگ بنالیں اگر محمد ﷺ

ہجر تیرا ستائے احمد ﷺ جگر کو میرے کھائے وہ احمد ﷺ

میری کٹیا میں آئے محمد ﷺ ہوں زندہ بار دگر محمد ﷺ

کس کی بگڑی نہیں بنائی کس کی قسمت نہیں جگائی

میرا کام شاہا گدائی جھولی میری بھی بھر محمد ﷺ

سارا گھر میں دان کر دوں جان و دل قربان کر دوں

اکھیاں فرش سامان کر دوں آئیں نظر اگر محمد ﷺ

احمد ﷺ عربی کریم مولا میرے در یتیم مولا

دیکھ آنکھوں کی نصیر سے تو نور ہے یا بشر محمد ﷺ

سیاہ شب کو بلا کے کہہ دو کہ وقت تیرا ختم ہوا ہے
مزارِ جِ بدلایا ہے آسماں کا حضور تشریف لارہے ہیں
ہٹا بھی لے اب سیاہ چہرہ کہ رحمتوں کا زمانہ آیا
زمین پہ نقشہ ہے آسماں کا حضور تشریف لارہے ہیں
چمن میں غنچے چٹک چٹک کر گلاب بن کر ہیں کھلتے جاتے
کہ چہرہ چمکا ہے باغباں کا حضور تشریف لارہے ہیں
اتھاہ سیاہی سیاہ شب کی کا نور بن کر ہے اڑتی جاتی
ہے پلہ بھاری بے خانماں کا حضور تشریف لارہے ہیں
حریم قدسی جھکا ہوا ہے دیکھو بیت الحرم کی جانب
عروج کتنا ہے آمنہؑ کا حضور تشریف لارہے ہیں
یہ دل کی دھڑکن بتا رہی ہے طلوع شمس الضحیٰ ہوا ہے
حبیب آتا ہے دو جہاں کا حضور تشریف لارہے ہیں
ہیں درد و غم سب نصیرؑ بھاگے غریب اٹھے فقیر جاگے
خدا محافظ ہے آشیاں کا حضور تشریف لارہے ہیں

۸ ربیع الاول مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۶

سب خان جھکے خانان جھکے سلطان جھکے خاقان جھکے

اس درِ یتیم کی آمد پر سب جن و ملک انسان جھکے

کوہِ طور بھی جس پر رشک کرے وہ گھر ہے آمنہ طاہرہ کا

دونوں عالم بقعہ نور ہوئے سب شمس و قمر آسمان جھکے

احسن حبیبی احسن صلوٰۃ علیکم صل اللہ

کیا شان محمد عربی ﷺ ہے خود جسکی طرف رحمن جھکے

اے یتیموں فقیروں کے مولا مسکینوں اسیروں کے آقا

کیا بات تمہارے فقر کی ہے جہاں عالی قدر سلطان جھکے

مجھے تخت سکندر سے بہتر ہے نعلین حضور انور کے

میری آنکھیں جھکیں میرا قلب جھکا میرا جسم جھکے میری جان جھکے

جھک جاؤ ادب سے جھک جاؤ لولاک لما کی آمد ہے

جریل پروں سے جھاڑو کرے سب حوروں پری غلامان جھکے

جاگے بھاگ نصیراً حق کے چوے قدم حسان اطہر کے

بوسہ دینے کو میم محمد ﷺ کو جس وقت لب میرے جھکے

سارے نبیوں کی واضح دلیل آپ ﷺ ہیں
حسبنا اللہ نعم الوکیل آپ ﷺ ہیں
نور سے تیرے شمس و قمر مشتری
رب اکبر کا حسن جمیل آپ ﷺ ہیں
آپ سے نور بانٹا گیا ہر طرف
حسنِ یوسفؑ مسیحؑ خلیل آپ ﷺ ہیں
صدقہ مصطفیٰ ﷺ روزی بخشے خدا
سب کی روزی کے جاناں کفیل آپ ﷺ ہیں
جامِ اللہ کرم کا عطا کیجئے
ساقی کوثر و سلسبیل آپ ﷺ ہیں
سید دو جہاں فخر کل کائنات
شاہِ روح الامین جبرائیلؑ آپ ﷺ ہیں
اک کرم کی نظر مانگتا ہے نصیرؑ
رب اکبر کی نوری قندیل آپ ﷺ ہیں

سو سلام آپ ﷺ پر شافع مذنبیں، سو سلام آپ ﷺ پر رحمت العالمیں

سو سلام آپ ﷺ پر سید المرسلین، صلوٰۃ علیہم اجمعین

اے سلطان بطحا ﷺ سلام علیک، اے محبوب مولا سلام علیک

اے درگاہ احمد ﷺ سلام علیک، حضور محمد ﷺ سلام علیک

سو سلام آپ ﷺ پر خاتم الانبیاء

سو سلام آپ ﷺ پر شاہباز الامین

سو سلام آپ ﷺ پر سید المرسلین، صلوٰۃ علیہم اجمعین

شاہ شمس الضحیٰ ماہ بدر الدجی آقا خیر الوری سید لافتی

شاہ کونین توجہ حسنین تو، قاب قوسین تو تا مقام دنی

حرم وحدت سے اٹھی صدا بر ملا

ہو سلام آپ ﷺ پر میرے ماہ میں

جتنے انساں ہیں دنیا میں اتنے سلام، جتنے حیواں ہیں دنیا میں اتنے سلام

جتنے ذرے ہیں دنیا میں اتنے سلام، جتنے پتے ہیں دنیا میں اتنے سلام

خود خدا بھیجے پیہم سلام آپ ﷺ پر

قرۃ العین شاہکار دنیا و دیں

سو سلام آپ ﷺ پر سید المرسلین، صلوٰۃ علیہم اجمعین

وہ صدیقؑ فاروقؑ عثمانؑ علیؑ، سیدہ فاطمہؑ تیرے دل کی کلی

صدقہ حسنینؑ اطہر وہ شیر جلی، شاہ غوث الوریؑ خواجہ ہندالویؑ

ہو قبول عاجزانہ سلام نصیرؑ

بکھڑو حبیب خدا جمیع

سوسلام آپ ﷺ پر سید المرسلین، صلوٰۃ علیہ وسلم میں

شمس الضحیٰ بدر الدجی اللہ میری کٹین میں آ

والیل زلفوں کی گھٹا یسین عارض سے ہٹا

ویران کھنڈ ربن گیا میرا خزاں دیدہ چمن

یا ایہا المزل و مدثر طہ پیا

یہ گریہ و آہ و بقا اور میری عرض ناتمام

کوئی پہنچا دے مدینے در حضور مصطفیٰ ﷺ

ہر طرف چھائی ہوئی ہے بے بسی در ماندگی

ما یوسیوں کی سیاہ شب میں آؤ کشف الدجی

آپ ﷺ ہیں بحر سخا اور آپ ﷺ ہیں شہر عطا

تاردو کشتی میری بہر خدا اے ناخدا

میں غلام ابن غلام حاضر ہوا شاہِ انا م ﷺ

جام ہے یہ تشنہ کام بھر دو احمد مجتبیٰ ﷺ

نزع کی حالت میں بھی ہو نصیر کے ورد زباں

صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ

شاہِ عرب و عجم ظلِ ناز و نعم ، فخرِ جود و سخا شرفِ جاہِ ہشتم

صدرِ عرفان تم نورِ ایمان تم ، علم و ایقان تم عشقِ یزدان تم

مجھ پہ کرد و کرم میرا رکھ لو بھرم

وحیِ قرآن تم پیرِ سلمانِ تم ، میزبان ہے خدا اور مہمانِ تم

تو فقرِ حیدریؑ تو نظرِ بوذریؑ ، ہے سروری تیری تیرا پبل و علم

مجھ پہ کرد و کرم میرا رکھ لو بھرم

سینِ طحہؑ منزلِ ﷺ ہوتم ، مفصلِ خدا اور محملِ ہوتم

وہ پردے میں ہے کارِ محملِ ہوتم ، خدا را ادھر بھی ہو نظرِ کرم

مجھ پہ کرد و کرم میرا رکھ لو بھرم

شاہِ زمانہ ہے مشہودِ آپ ، ساجدِ ملک اور معبودِ آپ

حامدِ خدا اور محمودِ آپ ، کون کرے تعریفِ تیری رقم

مجھ پہ کرد و کرم میرا رکھ لو بھرم

کشتیِ گرداب میں حالِ غرقاب میں ، ہو نظرِ کرم اک میرے باب میں

تو تقسیمِ ازل ہے خدا کی قسم ، اے کوثر کے ساقی پلا جامِ جم

مجھ پہ کرد و کرم میرا رکھ لو بھرم

جینے کا میرا قرینہ گیا ، مدینے کے والی سفینہ گیا

کون ہے نا خدا میرا تیرے سوا ، المددِ سیدی شاہِ بیتِ الحرم

مجھ پہ کرد و کرم میرا رکھ لو بھرم

یہ تابہِ سخن میری جرات کہاں ، تیری رحمت کہاں میری ذلت کہاں

یہ نعتِ نبی میری ہمت کہاں ، کہ زمیں بوس ہوں شاہا مارے شرم

مجھ پہ کرد و کرم میرا رکھ لو بھرم

نصیرِ زمین و زمیں آپ ﷺ ہیں ، عشق و محبت لگن آپ ﷺ ہیں

ساری دنیا کی بانگی پھبن آپ ہیں ، میرے ضامن محمد ﷺ ہیں شاہِ حرم

مجھ پہ کرد و کرم میرا رکھ لو بھرم

شمس الضحیٰ بدرالدجی خیرالوریٰ نور خدا
صل علی صل علی صل علی صل علی
خاتم نبی شاہ انبیاء احمد محمد مصطفیٰ ﷺ
صلو علیہ و آلہ صل علی صل علی
اے مرکز دنیا و دیں فخر زماں فخر زمیں
پڑھتا ہے تجھ پر خود خدا، صل علی صل علی
تیرا عشق مجھ کو کھا گیا تیر ہجر سینہ جلا گیا
میرے سینے پر ہے لکھا ہوا، صل علی صل علی
کبھی آ بھی جا کبھی آ بھی جا، احلا و سہلا مرحبا
پڑھوں دیکھ کر میں بھی برملا، صل علی صل علی
یہی زندگی کا قرینہ ہو تیرا نقش میرا سینہ ہو
میرا سینہ مثل مدینہ ہو، اٹھے بال بال سے یہ صدا، صل علی صل علی
جا اے نسیم صبح گاہ در شاہ سے تھوڑی سی لا
زلفین اطہر کی ہوا، میری قبر سے بھی اٹھے صدا، صل علی صل علی
رہوں وجد کیف و سرور میں رہوں غرق میم کے نور میں
کرے ورد صبح و مساکھڑا، صل علی صل علی
آیا سگ جو کوئے رسول سے گرد اٹھی پاؤں کی دھول سے
ہوئی یکجا وہ اصول سے بنا بت غلام نصیر کا

صبا مدینے میں جا کے میرا سلام دینا تو عا جزانہ، بڑے عجز سے بیان کرنا یوں حال میرا مودبانہ
در تیرے حضورِ انور فیض پائے ہے کل زمانہ، سن لو میری بھی آہ وزاری کہ میں بھکاری کو خیر پانا

حسینؑ ابن علیؑ کے بابا جناب عالی حسنؑ کے نانعلیؑ

سکون ہاتھوں سے جارہا ہے صدقہ زہرہ کا جلدی آنا

صبا سجد و نیاز کر کے قدم تو رکھنا وہاں پہ ڈر کے، دل سے آہ سوزاں بھر کے
سر درِ اقدس پہ دھر کے، وضو اشک تر سے کر کے، میرا درد و الم سنانا

حسینؑ ابن علیؑ کے بابا جناب عالی حسنؑ کے نانعلیؑ

سکون ہاتھوں سے جارہا ہے صدقہ زہرہ کا جلدی آنا

بے بسی نے آکے گھیرا، بے کسی نے لگایا ڈیرا، دل کو کھائے ہے ہجرتیرا
ہر طرف ہے گھپ اندھیرا، نبیض چھوٹ گئیں ہیں میری سانس رکنے لگا ہے میرا

حسینؑ ابن علیؑ کے بابا جناب عالی حسنؑ کے نانعلیؑ

سکون ہاتھوں سے جارہا ہے صدقہ زہرہ کا جلدی آنا

کل زمانے کا ہے زمانہ بے کسوں کہ شاہِ عرب ہیں

جس کا کوئی سبب نہ ہو اس کا شاہِ عرب سبب ہیں

میر و سلطان فقیر و خواجہ گدا تیرے شاہ سب کے سب ہیں

کجا فقیر نصیر بندہ کجا محمدؐ ہیں جانِ جاناں

حسینؑ ابن علیؑ کے بابا جناب عالی حسنؑ کے نانعلیؑ

سکون ہاتھوں سے جارہا ہے صدقہ زہرہ کا جلدی آنا

تم نہ آئے شاہِ زمانہ، مٹ جائے گا یہ سب فسانہ

نصیرؔ عاجز فقیر و بے کس اسکے سب افراد خانہ

رفیق سارے شفیق سارے ملتمس ہیں سب عاجزانہ

سلام ربی علی نبی ﷺ عاجزانہ مودبانہ

حسینؑ ابن علیؑ کے بابا جناب عالی حسنؑ کے نانا علیؑ

سکون ہاتھوں سے جا رہا ہے صدقہ زہرہ کا جلدی آنا

صاحباً ، اکراماً ، سیداً ، سروراً
ہادیاً ، رہبراً ، مرسلہ ، مرشدہ
آقائی ، مولائی ، سیدی ، سروری
مبتداء ، منتہی ، خاتم الانبیاء
تو کرم ہی کرم میں گناہ ہی گناہ
میں خطا ہی خطا تو عطا ہی عطا
میں کثیف و نحیف و ضعیف و سیاہ
تو سخی بے پناہ شاہِ جود و سخا
میں حقیر و فقیر و ظہیر و گدا
تو غنی در غنی سرور انبیاء
قعر پستی و ذلت میرا مستقر
ترا ادنیٰ سفر عرش سے ماورا
تو سمندر میں قطرہ میں تجھ میں ملا
میں فنا تو بقا تو میرا میں ترا

صبا جا کہ کہنا نبی الوریٰ ﷺ سے
وہ شمس الضحیٰ سے وہ بدرالجی سے
عجز سے ادب سے تواضع سے کہنا
تو آہستہ رو ہو کہ دھیمی ادا سے
کبھی تو نواز و کبھی تو نوازو
میری کٹیا کو اپنی بانگی ادا سے
ہجر نے میرے سینے کو چیر ڈالا
ہے ہر سانس وابستہ تیری نوا سے
نگاہ گناہ کا رقابل نہیں ہے
ہے بندہ نوازی جو دیکھوں نگاہ سے
گناہوں کو دیکھوں کہ رحمت کو دیکھوں
ہیں نظریں ملی جا میری عالیجاہ سے
ہے جبریلؑ بھی جسکا ادنیٰ سانو کر
میرا واسطہ ہے اس عالم پناہ سے
گناہ گار کہ سر پہ ظل محمد ﷺ
عطا مجھ کو ہے دین اور دنیا کے شاہ سے
نصیرؑ اب کشتی ڈبو کے ہے بیٹھا
اس امید پر ڈوبی تاریں نگاہ سے

صد شکر کہ نسبت ہوئی مکی مدنی سے
سلطانِ مدینہ شاہِ بطحٰی ﷺ کہ دھنی سے
جا آ نکھیں لڑی کتنی بڑی جا پہ ہماری
عربی سے قرشی سے گل نازک بدنی سے
شق القمری سے ماہِ امی لقمی سے
اس ختمِ رسل سیدِ سر و چمنی سے
کیا شانِ محمد ﷺ ہے خدا سے کوئی پوچھے
یا بلال حبشی سے یا اولیسؑ قرنی سے
صدیقؑ سے پوچھے کوئی فاروقؑ سے پوچھے
حیدرؑ سے کوئی پوچھے کوئی عثمان غنیؑ سے
سبحان الذی اسریٰ میرے محبوب کا درجہ
اور موسیٰؑ نہیں نکلے ابھی ربِ ارنی سے
مطلوبِ خداوند کا کیا وصف بیاں ہو
کسی عرشی کسی فرشی یا زمینی زمنی سے
آہستہ سے صلاۃ علیک تو کہے جا
بہتر ہے کہیں تیری یہ شیریں سخنی سے
کہاں ہندی نصیرؑ اور کہاں شانِ محمد ﷺ
بے ادب نہ ہو جانہ دریدہ دُنی سے

عشق نبی ﷺ نہ ہو تو بے کار ہے حیاتی
خیرات مصطفیٰ ﷺ کی دنیا پھرے ہے کھاتی
کیوں رات ساری سوئے دیوانہ مصطفیٰ ﷺ کا
ہجر نبی ﷺ کی آتش ہر لحظہ ہے جلاتی
اٹھ اٹھ کے دیکھتا ہوں وہ آرہے ہیں جاناں
بیتیں ہجر کی گھڑیاں دل کی گھڑی بتاتی
اس طرح جگمگایا شمس الضحیٰ ﷺ کا چہرہ
سورج کی دھوپ بھی ہے سامنے آ کے لجاتی
دھڑکن ہے دل کی کہتی مجھ قریب آیا
تشریف لا رہے ہیں سلطان کائناتی
مسکینوں بے کسوں کو سو سو مبارکیں ہوں
سب سرکشوں کی طاقت پھرتی ہے منہ چھپاتی
دنیا بنی ہے ساری صدقے میں مصطفیٰ ﷺ کے
جاناں اگر نہ آتے کائنات بھی نہ آتی
میرے لیے تو کافی ہے ذکر مصطفیٰ ﷺ کا
اور یاد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتی ہو یا صفاتی
قربان نصیر جیسی کردوں ہزار جانیں
اٹھے حضور کی گراک چشم التفاتی

عنایت اور نوازش مہربانی اور کرم ہوگا

اگر امشب میرے گھر میں تیرا شرف قدم ہوگا

بچھا دوں اپنی آنکھیں اور پلکوں سے کروں جھاڑو

اگر امشب بھی نہ آئے بڑا فاجعہ ستم ہوگا

غم جاناں نہیں اٹھتا نہ آئے تم تو کیا ہوگا

مریض غم ہجر میں راہی ملکِ عدم ہوگا

تیرا نقش قدم ہوگا سرعاشقِ قلم ہوگا

بڑا تیرا کرم ہوگا ستم پر جو ستم ہوگا

رہی ایسے ہی بیتابی تو اک دن دیکھ لینا تم

وجود من ختم ہوگا یا تم ہو گے یا غم ہوگا

درخشاں کہکشاں دیکھو تو دل کہتا ہے یہ میرا

یہیں سے گزرا محبوبا تیرا طبل و علم ہوگا

میرے گھر تم چلے آؤ جو امشب اے کرم پرور

نصیرؔ بے نوا کا گھر بھی پھر بیت الحرم ہوگا

عشق نہ ہو تو آدمی سگ سے بھی کمترین ہے
عشق حضور گر ملے فرشتوں سے بہترین ہے
پوچھو نہ مجھ سے مصطفیٰ ﷺ کے حسن کی جلوہ ریزیاں
حق بھی ہے جس پہ فریفتا ایسا عظیم حسین ہے
ہم کو یہ ناز ہے بڑا آقا لباس بشر میں ہیں
بندے کو شان بخش دی نور خدا کا امین ہے
دل میں تمنا ہے کہ میں در پہ تیرے پڑا رہوں
جھک نہ سکے جو کہ تیرے دروہ بھی کوئی جبین ہے
آیا جو عشق مصطفیٰ ﷺ سینے کے تاق کھل گئے
دیکھو تو سینے میں میرے لکھا قرآن مبین ہے
کافی ہے فخر یہ مجھے تیرے سگوں کا غلام ہے
نسبت خاص پہ ناز ہے دل میں بڑی تسکین ہے
عشق نبی ﷺ میں تو ڈوب رہے خدا کرے
یہ ہی نصیر کا ہے فقر یہ ہی دین مبین ہے

کچھ تو نتیجہ نکلا ہے میرے نالہ شب گیر کا
کھینچنے لگا نقشہ میرے دل پر تیری تصویر کا
دیکھ لیتا تیرا در غالب کبھی لکھتا نہ یہ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا
وارد ہوئی ہے دل پہ حالت کہ میں مدینے بیٹھا ہوں
اور دیکھتا جاتا ہوں جلوہ آئینہ طستہیر کا
کتنا خوش قسمت ہوں وہ اپنا سگ سمجھیں مجھے
ورنہ کیا ہو سکتا ہے درجہ سگ قطمیر کا
جب کبھی وہ بیٹھنے دیں پائے اقدس میں مجھے
میں سمجھتا ہوں کہ مالک ہو گیا جاگیر کا
جن و انس و ملک سارے جھک جائیں صدمرحبا
آتا ہے محبوب پیارا خالق تقدیر کا
آج وہ تشریف لائیں میرے گھر میں اے نصیرؔ
معجزہ ہے معجزہ مولا علیؑ کے پیر کا

کیسی ہے یہ شب کیسا سماع ہے کیسے سچے ہیں عرش منارے
نور کی بارش جلووں کا دریا مثل سمندر نور کے دھارے
اب تک عرش سے آتے رہے ہیں وہ ہی جبریل اور نوری فرشتے
آج زمیں سے عرش پہ جائیں فخر نبیاں پیر ہمارے
سارے فرشتو آنکھیں بچھا دو شمس و قمر سیار سجادو
ہر شے لٹا دو مولا پکارے آتے ہیں اب محبوب ہمارے
میرے نبیا میرے صفیا میرے حبیب نور جلایا
ملنے کا کر کوئی جلدی ذریعہ دو جگ تیرے قدم پہ وارے
اقصیٰ سے بالاسدرہ سے برتر قاب قوسین سے تھوڑا سا بڑھ کر
آجادی پرل جائیں یکسر ہم ہیں آپ کے آپ ہمارے
بندے نصیرؔ پہ کرم کما دے اپنی نظر کا جام پلا دے
اپنے سگوں کا غلام بنا لے گور میں بھی تیرا اسم پکارے

کردو مجھے خدا را آباد یا محمد ﷺ

امداد یا محمد ﷺ امداد یا محمد ﷺ

برباد یوں نے گھیرا ہے ہر طرف اندھیرا

اک آسرا ہے تیرا فریاد یا محمد ﷺ

مجھ ننگ دو جہاں کو میرے نفس نے مارا

قیدی نفس کا کردو آزاد یا محمد ﷺ

میری خاک بھی اڑا کر طیبہ کے کرحوالے

مٹی نہ میری ہووے برباد یا محمد ﷺ

گزرے میری حیاتی ورد محمدی ﷺ میں

ہو نزع میں بھی یہی اوراد یا محمد ﷺ

تو نے نصیر پر جواتنا کرم کیا ہے

دیں گی دعائیں میری اولاد یا محمد ﷺ

کوئی پارسا ہوں یا اولیاء کوئی اصفیا ہوں یا انبیاء
کوئی سدرہ تک بھی نہ جاسکا تو دنی سے آگے نکل گیا
نہ یہ خواب نہ انتقال ہے یہ تو آمنہ کلال ہے
تیرا جسم پاک تو اک طرف نعلین بھی نہ ہوئے جدا
وہ تو وحدہ لا شریک ہے او ادنی کیسے وصل ہوا
سروحدہ شان عبدہ خود آپ تھا یا کہ دوسرا
کس کو ملا ہے یہ مرتبہ خودناز آپ کرے خدا
سبحان پڑھتا رہے خدا صلو علیہ نبینا
وہاں جلوے سارے خدا کے تھے اور نقشہ وہ تھا احمدی صلی اللہ علیہ وسلم
جیسے بجلی سے نہ بلب جدا مظہر خدا کے ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
رو نما ہوا عشق اس طرح کہ خرد نے ہاتھ اٹھالیے
کشف الدجے بجمالہ دیکھو سارے پردے اٹھا گیا
یہ نصیر کسب عقل نہیں دیکھ حد سے آگے نکل نہیں
لفظوں کی حد سے ہیں ماوراء درجات احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کھا گیا جھکو تیرا سوز نہانی احمد علیہ السلام
ہو گیا خشک میری آنکھوں کا پانی احمد علیہ السلام
روز و شب تکتا ہوں آؤ گے کبھی میرے گھر
لٹ جائے نہ کہیں میری جوانی احمد علیہ السلام
ہے خداوند دو عالم بے مثل و بے مثال
کوئی دنیا میں نہیں تیرا بھی ثانی احمد علیہ السلام
ہیں میرے جسم کے ہر بال کے دروازے کھلے
کاش آجائے کبھی میرا وہ جانی احمد علیہ السلام
مثل سودائی ہوں صحرا میں بھٹکتا پھرتا
کہیں مل جائے مجھے تیری نشانی احمد علیہ السلام
ایک ہی رات میں آئے گئے تاعرشہ وحدت
بیٹھی دیتی رہیں دعائیں ام ہانی احمد علیہ السلام
نصیر آ کے نکیرین بھی منہ چوم لیں تیرا
نام تیرا جو سنیں میری زبانی احمد علیہ السلام

کیڈا پیارا منظر ہووے گا جدوں شاہد تے مشہود ملے
جدوں پردے ہٹا کہ انحد دے محدود تے لامحدود ملے
جدوں دو قوساں مل جان دیاں نے دو قالب وی اک جان ہوون
کی جا پہ کون سی اس ویلے جدوں حامد تے محمود ملے
حد ہو گئی عروج دی اج راتیں نعلین وی سدرہ تے جا پہنچے
جبریل وی تک دارہ گیا اے کیویں ساجد تے مسجود ملے
دھن عشقا تیرے کارنامے کتھے پہنچیا آمنہ دا جابا
جتھے پر جبریل دے جلدے نیں او تھے عابد تے معبود ملے
جیویں بحر تے قطرہ مل جاوے جیویں لہر تے دریا مل جاوے
جیویں جھونکا فضا وچ مل جاوے ایویں مقصد تے مقصود ملے
کیہ راز و نیاز دی گل ہوئی کیہ وصل وصال دی گل ہوئی
کیویں عبد صمد اmlاپ ہو یا کیویں واجد تے موجود ملے
پہلے اقصیٰ تے سدرہ تے عرش علے اوہ مقام دنی تے اوادنی
چھڈ زاہدا سمجھے تیری بلا کیویں سعد تے او مسعود ملے
نعلین حضور ﷺ دے مل جاوے مینوں ایہو معراج بٹھیری اے
اے نصیرؔ او مر کے وی نہیں مردا جیہڑا بود دے سنگ نابود ملے

۲۳ رمضان الکریم ۱۹۹۵ بروز جمعۃ المبارک
کوئی جا کر عرض کر دے صاحب لولاک کو
بخش دو اپنا لقا اس سینہ سد چاک کو
وقت کی رفتار رک جاتھوڑا سارا آج تو
دیکھ لینے دے صنم اس دیدہ غمناک کو
کیوں نہ دیکھوں قدر کی نظروں سے پیاری شب قدر
شرف بخشا آج کی شب میری کمتر خاک کو
میری ہستی غرق کر دو آج بحر نور میں
عشق سے رنگین کر دو کہنہ ادراک کو
رہنے دے زاہد یہ قصہ جنت الفردوس کا
مجھ کو سلجھا لینے دے اس گیسوئے پیچاک کو
غمکدے میں آج کی شب بندہ پرور کرم کر
پھر دکھا یار پیارا دیدہ غمناک کو
چاند امشب چمکے ایسا تیرے سینے سے نصیرؔ
چاندنی میں غرق کر دے سب کی سب آفاق کو

کتنا پایا محمد ﷺ نے بالا مقام
بھیجے احمد ﷺ پہ خود رب اعلیٰ سلام

بھیجو بھیجو محمد ﷺ پہ سارے سلام
از ازل تا ابد بارے بارے سلام

جن و انس پری عرش تارے سلام
وارے میم محمد ﷺ پہ سارے سلام

سید ولد آدم پہ صد ہا سلام
ماہ امی لقب شاہ والا سلام

جتنے قطرے ہیں اور قطروں کا ہے وجود
جتنے ذرے ہیں اور ذروں کا ہے صعود

جتنے جھونکے ہیں اور جھونکوں کا ہے نمود
جتنی لہریں ہیں اور لہروں کا ہے شہود

بے شمار ان گنت حد سے بالا سلام
ہدیۂ تحفۂ پیش آقا سلام

وہ خالق کرے پیدا مخلوق کو
حکم فرمائے سالک کو مسلوک کو

سارے بھیجو درد میرے محبوب کو
انبیاء اولیاء میر و مفلوک کو

ہے محمد ﷺ کی خاطر یہ سب اہتمام
ہے سلام علیک علیک سلام

سارے حجر و شجر سب کے سب بحر و بر
کو نیلیں پتے پھل پھول سارے ثمر

سارے سیارگان اور شمس و قمر
سانس دنیا میں لیں جتنے بھی جانور

ان سے عربوں گنا عربی آقا سلام
جد حسنین محبوب مولا سلام

رات دن ہجر احمد ﷺ میں روتا رہوں
تیرے جلووں کو من میں سموتا رہوں

موتی اشکوں کے لڑیاں پروتا رہوں
عطر و عنبر سے منہ کو میں دھوتا رہوں

پھر بھی ڈرتا ہوں کیسے کہوں میں سلام
میں گنہگار و عاصی تو خیر الا نام

میں ہوں عصیاں میں ڈوبا ہوا اسلئے
ہوں گناہ در گناہ پر خطا اس لئے

میں ہوں دانستہ بٹھکا ہوا اس لئے
میں ہوں سرتاپا کالا سیاہ اس لئے

ڈھونڈتی پھرتی ہیں یہ تیری رحمتیں

ہو گنہ گار کردیویں ماہِ تمام

میری ہمت نہیں صدقے جاں کر سکوں

وہ زبان ہی نہیں کے بیاں کر سکوں

جلے دل کے چھالے عیاں کر سکوں

تیری الفت کا شاہ گماں کر سکوں

سگ کمتر سگان محمد ﷺ نصیر

ہے غلام قلندر غلامِ غلام

کرم کریا رسول اللہ ﷺ کرم کر بحال خستہ دم للہ کرم کر

تیرے در پر فقیر آیا سوالی بہ چشم خود دکھا روئے کی جالی

تیری ذات کری بی لایزالی کرم کریا رسول اللہ ﷺ کرم کر

کرم کریا رسول اللہ ﷺ کرم کر بحال خستہ دم للہ کرم کر

کرم سے پار کر میرا سفینہ میں سگ بن کر پھروں کوئے مدینہ

میں واپس لوٹ کر آؤں کبھی نہ وہیں پر قصہ میرا سب ختم کر

کرم کریا رسول اللہ ﷺ کرم کر بحال خستہ دم للہ کرم کر

میری ہستی کے ہر پہلو پہ چھا جا میرے پیکر میں جاں بن کر سما جا

اے کل دنیا کے خواجہ دل میں آ جا مجھے اپنی تجلی میں تو ضم کر

کرم کریا رسول اللہ ﷺ کرم کر بحال خستہ دم للہ کرم کر

میں عالم رقص میں در تیرا چوموں میں سگ بن کر تیری گلیوں میں گھوموں

ہو وقت نزع گنبد کی طرف منہ پکاروں یا رسول اللہ ﷺ کرم کر

کرم کریا رسول اللہ ﷺ کرم کر بحال خستہ دم للہ کرم کر

نصیر عصیاں کا رے گنہگارے فقیرے بے نوائے حال زارے

ہے اک اک بال اسکا یہ پکارے ہمارے یا رسول اللہ ﷺ کرم کر

گناہ گارم سیاہ کارم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

زاعمالم شرمسارم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

ایں کارے من خطا کردن گنہ کردن گنہ کردن

عطائے تو طلب گارم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

من گم کردہ راہے راہ دلیل راہ تو باشی

بذات خود گرانبارم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

بیک جو قیمتی ارزدنہ اعمال سیاہ من

امید لطف تو دارم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

بیاجاناں بسوئے من کرچشمانم برقص اندر

کہ آید سوئے من یارم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

زہجر تو چناں سوزم کہ دودے نہ بروں آید

بالائے سوز پنہانم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

منم درکلبہ محزوں ز آتش ہجر چوں مجنوں

نگاہ محملت دارم کرم کن یا رسول اللہ ﷺ

کدی آویں ہاسینے لاویں ہا تتری کونا ترساویں ہا
والیل زلفاں ہٹاویں ہا والشمس مکھڑا ڈکھاویں ہا
تینڈی آس رکھسوں میں تاحشر میکیوں کافی ہے تینڈی اک نظر
یاسید خیر البشر ﷺ یاسید خیر البشر ﷺ

مینڈے چھیک سینے تھی گیا تینڈا ہجر سانس کوں پی گیا
سونوں ول ڈساں کر کی گیا مینڈا ہاں گیا مینڈا جی گیا
تیکوں ڈیکھساں سوہنا وچ قبر ختم الرسل شق القمر
یاسید خیر البشر ﷺ یاسید خیر البشر ﷺ

سوہنا آویں ہاسرڈیواں ہا گھرڈیواں ہازرڈیواں ہا
بھانویں ڈھاری مینڈی غریب تھی سوہنا راضی تیں کرڈیواں ہا
ڈیواں ہاپتر قربان کر تینڈے شاہاک نعلین پر
یاسید خیر البشر ﷺ یاسید خیر البشر ﷺ

روہی تھل ہاں تیکوں بھال دی اک اک پل تیکوں بھال دی
ول ول آئیم سانول نظر یاسید خیر البشر ﷺ
یاسید خیر البشر ﷺ یاسید خیر البشر ﷺ

تیکوں بنرایا ربنارکھاں تینڈی زلفاں یار سجارکھاں
تینکوں حبشی وانگ ٹکارکھاں کیوں غیراں سوہنا ڈکھارکھاں
ول ڈیکھدی تیکوں جاواں مر تیکوں ڈیکھدی اٹھسم حشر

یا سید خیر البشر ﷺ یا سید خیر البشر ﷺ

سوہنا چن مدینے دے سانولا میں ول مہاراں چاولا

تیکوں ہاڑا پیر شیر دا مندڑے کوں سینے چاہ لگا

جند جان کرڈیواں نذر ول پھروی آوے نہ صبر

یا سید خیر البشر ﷺ یا سید خیر البشر ﷺ

ایہہ نصیر مندڑا لکھ سہی ڈاہڈا مارا گلیاں داکھ سہی

نا اہل نالائق سہی تینڈی پیاردی جدوں اکھ پئی

گندی مٹی وی تھی جاسی زر آباد کر آکے مینڈا گھر

یا سید خیر البشر ﷺ یا سید خیر البشر ﷺ

قائم دائم محمد ﷺ پہ لاکھوں سلام

ابوالقاسم محمد ﷺ پہ لاکھوں سلام

طاہر باہر محمد ﷺ پہ لاکھوں سلام

حاضر ناظر محمد ﷺ پہ لاکھوں سلام

ایک انگلی سے چاند و ٹکڑے کیا

ایک اشارے سے سورج کھڑا کر دیا

جان جانم محمد ﷺ پہ لاکھوں سلام

ہر جگہ ہر طرف ہیں محمد ﷺ موجود

شب اسری کے دولہا پہ لاکھوں سلام

عالی شانم محمد ﷺ پہ لاکھوں سلام

یہ محمد ﷺ عربی کا اعجاز ہے

میرے دل کی مسلسل یہ آواز ہے

سید دو جہانم پہ لاکھوں سلام

فخر عرب و عجم ظل ناز و نعم

شاہ جود و سخا نہ صدق و صفا

میم نام محمد ﷺ پہ لاکھوں سلام

نصیر کتر سہی تجھ پہ مرتا تو ہے

عصیاں کار سہی ورد کرتا تو ہے

فخر دو عالم محمد ﷺ پہ لاکھوں سلام

ابوالقاسم محمد ﷺ پہ لاکھوں سلام

لیس کمثلہ شی کوئی دیکھا نہ مثل تو اے جان جاں
جاں فدائے نقشِ نعلینتِ کم بہ ادائے تو اے جان جاں
تک چلت پھر تھر طرف جگت ہوئی ختم سکت موہے دے درست
جیہاں تر پت اکھیاں ترست بہ حسنِ لقائے تو اے جان جاں
العشق نار یخرق یخرق قلوب بہ عشقہ
تیرے عشق میں یہ دل جلا اے بلال حبشی کے جان جاں
فقد العقول بوہی اے وجیہہ کل لامثہ
خدمتِ یا محمد مصطفیٰ ﷺ شاہد و مبشر اے جان جاں
کا لہرک سینے تیر لگا دکھیاں کا سکھ چین گیا
ہے پجارن کا نصب العین پیاسجدہ برپائے تو اے جان جاں
بل بل جاؤں صدقے جاؤں اکھیاں بچھاؤں سینے لگاؤں
دل میں تکیا لگا کے بٹھاؤں اک بار کہیں آئے تو اے جان جاں
نصیر کی آہیں چلیں در پر کہ طواف کریں روضہ اطہر
ہل جائے نہ چرخ کا چنبر پیکر نہ جل جائے اے جان جاں

لاکھوں سلام خواجہ بدر و حنین والے

لاکھوں درود خواجہ حسن حسین والے

خیر النساء کے بابا علیہ السلام شير خدا کے جاناں
بدر واحد کے فاتح سارے اے ذولنورین والے

گئے حرم کبریا میں اودانی سے بھی آگے

لاکھوں سلام احمد علیہ السلام قاب قوسین والے

تیرے بوریے پہ شاہا تخت شاہی ثارے

قربان تیرے در پر سارے کونین والے

حامد محمود احمد علیہ السلام شاہد شہود احمد علیہ السلام

ہر جامو جو د احمد علیہ السلام عرفان عین والے

تم پر سلام اربوں تم پر سلام لاکھوں

گر تو قبول کر لے میرے نور العین والے

پھیلا نصیر دامن دینے پہ آگئے ہیں

جھولی ہی تیری تنگ ہے وہ سخی ہیں دینے والے

سرزمین مکہ و مدینہ منورہ میں لکھی گئی نعت مبارکہ

کلام پاک سرزمین مکہ المکرمہ شریف ۲۴ جولائی ۱۹۸۴

گدائے کمتر فقیر کہتر ہوا ہے حاضر حضور انور

اٹھا دو پردہ دکھا دو جلوہ بحق حسن حسینؑ حیدرؑ

نہ تم بلاتے تو کیسے آتا دیدار عالی حضور پاتا

یہ سب ہے تیرا کرم اے داتا گدائے کمتر ہے تیرے در پر

عجب ہے شان کریم تیری زمین عرش عظیم تیری

تمام میر و فقیر و سلطان پہ غالب آئے سگان کمتر

تو برتری ہے میں کمتری ہوں میں بدتری ہوں تو بہتریں ہے

تو نازنینوں کا نازنیں ہے یہ بندہ ادنیٰ غلام کمتر

کرم کو دیکھوں عمل کو دیکھوں میں اپنی کالی شکل کو دیکھوں

میں شاہا تیرے فضل کو دیکھوں برے کو بخشا ہے جھولی بھر کر

اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا ہجوم اتنا تجلیوں کا

نصیرؑ ہم کو غم نہیں ہے ہو جائے بیشک تو را کھ جل کر

نزول کلام پاک بر سر زمین مقدس و مکرم بیت اللہ شریف

(۱)

عجب طرفہ عشق ہے دلبری کی
طواف شہ شرط ہے عنایت گری کی
ارے دنیا میں دیکھتا پھرتا ہے کیا
نظر آئے یاں صاف صورت پری کی
گھرا پنا بنایا محمد ﷺ کے گھر میں
الف میم یک جا یہ جلوہ گری کی
یہ اول بھی آخر بھی پیغمبری کی
یہاں سے ہوئی ابتداء سروری کی

(۲)

رحمت کا دریا بہہ رہا ہے بیت اللہ کے سائے تلے
دید محمد ﷺ مصطفیٰ بیت اللہ کے سائے تلے
اس غلاف اسودی میں گنبد خضریٰ نہاں
مسجد نبوی ﷺ اور بیت اللہ کے سائے تلے
سیاہ رنگ سیاہ باطن سیاہ دل بندہ فقیر
ہے درخشاں مثل ماہ بیت اللہ کے سائے تلے

لگاتار وہ بانٹتے پھرتے ہیں سلطان مدینہ شاہ حرم ﷺ
جمجاہ امیری ظل فقیری فیض رحیمی شان کرم
یوں بحر سخاوت بہتا رہے سلطان مدینہ ﷺ کی چوکھٹ پر
کوئی مانگے نہ مانگے بھرتے جائیں دامن گدا بانا زونعم
سب عزت فخر خود آرائی سب خسروی شاہی دارائی
قربان تیرے نعلین پہ ہے اے شمس نیر عرب و عجم
جب والئی بیت حرم آئے وہ رحمت عالم سیدنا ﷺ
الٹائے گئے کسریٰ قصر ٹھکرائے گئے کعبے کے صنم
فیضان محمد ﷺ عربی نے کیسے کیسے مرد کئے پیدا
صدیقؑ فاروقؑ عثمانؑ علیؑ کس کس کیتعرف کروں میں رقم
وہ صداقت میں یہ شجاعت میں وہ نور حیا سلطان فقر
وہ صدقے میں گنبد خضریٰ کے ساری دنیا پہ برسے ابر کرم
ہے نصیرؑ تجھے کس شے کی کمی رحمت کی پھرن برسے ہے چلے
تو ڈوب جا عشق محمد ﷺ میں سب چھوڑ کے دنیا کے رنج و علم

معراج کی شب سچ دھج سے جب افلاق بہے محبوب ہری ﷺ

جبریلؑ نے چرن چھو کے کہا من و جہک نور با البدری

ملکوت کے جہر مٹ میں جب تھا شری اوم احد کہلاتا تھا

جب دھرت سنگا سن کر پا کی تب دھوم بھئی انا بشری

جب شان احد میں تھا جلوہ نما نہ تھے فکر و نظر نہ تھے ذکر و ثنا

ہر سمت ہوا تب شور بپا جب میم کی بندیا ماتھے دھری

مہاراج نے سیس پہ تاج دھرا ہر سمت محمد ﷺ ناد بجا

پی پی کی پیپہارٹ لاوت کو کو کا گیان کرے قمری

مازاغ نظر یسن ادا مکھ چندن چندن بدر لقا

احسنت حبیب رب علی اے امی لقب شق القمری

سدھ بدھ نہ نصیر گوا پی رہے کشکول بیر گن ہاتھ لیے

جو گنیا بنے اور کہتا پھرے اس خواجہ بطحہ ﷺ کی ٹھمری

مقدس رات کرماں دی عنایت خوش نصیباں نوں

محمد ﷺ مصطفیٰ آئے مبارک ہو حبیبیاں نوں

شکست فاش کھا کے طاقتاں دے برج الٹے نیں

مبارک ہو اسیراں نوں فقیراں تے غریباں نوں

ایہہ ہادی کل زمانے دا تے رہبر سارے نبیاں دا

لقب امی تے ہے پردرس دینداں اے طیبیاں نوں

گلاں نوں گلشن آرائی دے سارے طرز سمجھائے

تے دسیا عشق بے کل دا طریقہ عندلیباں نوں

تے گھروچ آمنہ دے شمس نورانی اتر آیا

سوہنا صاحب قرآن آیا وقت پہ گئے ادیبیاں نوں

اندھیری رات دے وچ روشنی ہی روشنی ہو گئی

حبیبیاں قرب شاہی پایا لگ گئی رقیباں نوں

غلامی وچ محمد ﷺ دی بڑا مینوں سواد آیا

نصیر از خود مبارک دیواں میں اپنے نصیباں نوں

مہاراج نے کرم کمال کیا محبوب کی چھب سبحان اللہ
اسرائی سے دنیٰ تک کی نور کی رومعراج کی شب سبحان اللہ
کیا راز و نیاز کی بات کری مہاراج کرشنن اور ہری
اسے جانتا ہے کونین کارب یا فخر عرب سبحان اللہ
جبریلؑ کی سمجھ میں آنے سکا وہ سدرہ سے آگے جانہ سکا
سرخنی سے پردہ اٹھانہ سکا ہے کتنا قرب سبحان اللہ
جبریلؑ براق اقصیٰ سدرہ ہوا آگے جو سب ہوا در پردہ
یہاں میم کا پردہ اٹھا گیا ہے کتنی طلب سبحان اللہ
تیری ذات ہے باعث ارض و سماء سب شمس و قمر لولاک لما
ہر شے کا مسبب پاک خدا احمد علیہ السلام ہیں سبب سبحان اللہ
میں کیسے کہوں کیا فرق رہا تو سین سے بڑھ کر وصل ملا
اودانی پہ یکجا ہوئے طالب مطلوب طلب سبحان اللہ
ہے نصیرؑ کی اپنی معراج یہی عرفان محمد علیہ السلام عربی کا
آپہنچے جب کبھی میں نے کی امداد طلب سبحان اللہ

میراے کاش بطحا میں جو ہو جائے گزر خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم

تیرا گنبد ہونظروں میں تو میں جاؤں گزر خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم

بلا لیں گر مجھے در پر میرے شق القمر خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم نبی خیر البشر خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم

تیرا مجنوں پکارے یوں کبھی آ جا میرے خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم

میں مانگوں بھیک بطحا میں مدینے در بدر خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم

پھٹے کپڑے کھلے کیسو گریاں چاک رقصیدہ

طلسمات جہاں توڑوں میں رکھ کر در پہ سر خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم

تیری نسبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرب الہی ہے

خدا کا بندہ ہے وہی جو ہے تیرا بشر خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو ہے خاتم رسل ہادی سبل سلطان کل احمد صلی اللہ علیہ وسلم

تو ہے ردت الیہ الشمس والنشق القمر خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم

نصیر اپنی حقیقت میں غلام کوئے چا چڑ ہے

اسی رستے ملا اس کو تیرے در پر گزر خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم

میرے نور نظر آجا تیرا دیدار مانگت ہوں
پیا شق القمر خواجہ علیؒ تیرا دیدار مانگت ہوں
شہا سینہ ہوا چھلنی صبر چھینہ گیا میرا
اے سلطان شب اسریؒ تیرا دیدار مانگت ہوں
سفینہ ڈوبنے کو ہے مدد یا سید اعظمؒ
بحق گنبد خضریٰ تیرا دیدار مانگت ہوں
تیری کالی کملیا دیکھنے کو جی ترستا ہے
گدا ہوں تیرے حبشی کا تیرا دیدار مانگت ہوں
تیرے دیدار اطہر کے میری آنکھیں نہیں قابل
سہارا تیری رحمت کا تیرا دیدار مانگت ہوں
محمد نامہ علیؒ پیارا مجھ کو کتنا پیارا لگتا ہے
محمد علیؒ پاک صل اللہ تیرا دیدار مانگت ہوں
تیرے در پر میرا سر ہو نظر ہو تیرے گنبد پر
ہو وقت آخری میرا تیرا دیدار مانگت ہوں
غلامی کا پٹا میرے نصیرؒ عالیجاہ کا ہے
ہوں سگ خواجہ قلندرؒ کا تیرا مانگت ہوں

میں تو آیا ہوں سائل بڑی دور سے تیری نظر کرم کی گدا چاہیے
نہ ہی جنت نہ کوثر نہ باغ ارم مجھ کو دیدار ماہِ لقا چاہیے
نہ ثواب و جزا کی ہے خواہش مجھے اور ذرہ بھر نہیں خوفِ آتش مجھے
بس خدا سے مجھے اور کیا چاہیے تیرے کوچے میں تھوڑی سی جا چاہیے
بخش اوروں کو تخت سلیمان دو اور زاہد کو حوران و غلمان دو
ہم فقیروں کی شاہا اگر مان لو وقت آخر کو تیرا لقا چاہیے
اے صبا کوئےِ جاناں گزر رہو تیرا تو ادب سے یہ کہنا شاہِ دوسرا
یہ جبیں ہو میری سنگ در ہو تیرا حشر میں ایسے جھکواٹھا چاہیے
نہ میں طالب ہوں زر کا نہ زردار کا میں تو عاشق ہوں دلبر کے رخسار کا
بس کرم ہو جائے عالی سرکار کا میری گردن میں تیرا پٹہ چاہیے
المدد سیدی شاہِ بیت الحرم ماہِ امی لقب شاہِ عجم و عرب
کچھ نہیں چاہیے مجھ کو تیری قسم چاہیے تیرے در پر قضا چاہیے
جیتے جی دیکھ لوں میں مدینہ تیرا یہ نصیر ایک سگ ہے مکینہ تیرا
ہے غلام قلندر سگِ مصطفیٰ ﷺ میری لوحِ قبر یہ پتہ چاہیے

محمد ﷺ محمد ﷺ پکیندے گزر گئی
تے سلطان بطحہ ﷺ بلیندے گزر گئی
حیاتی دا اسطرح بنیاں قرینہ
محمد ﷺ پیارا سریندے گزر گئی
مدینے دی گلیاں دے سگ پیارے پیارے
گلے نال لونڈے چمیندے گزر گئی
او والیل زلفاں تے واشتمس چہرہ
تصور ماہی دا پکیندے گزر گئی
ہے اکھیاں دی ٹھنڈک تیرا سبز گنبد
ایہہ جان بہاراں لٹیندے گزر گئی
فراق محمد ﷺ کلجے نوں ڈنگیا
پھڑکدے تے تارے گنیندے گزر گئی
میں نازک مزا جاں توں قربان جاواں
ہے تر لے تے منتاں کریندے گزر گئی
نصیر عارضی زندگی چار دن دی
حبیباں دے مجرے کریندے گزر گئی

من کل فخر فاخرُ من کل وصف قادرُ
من کل شبہ طاہرُ من رب عن من و آلہ
بلغ العلیٰ بکمالہ

کیا بات تیرے حسینؑ کی پرُ کار کل بکمالہ
کیا بات اولیٰؑ و بلاؑ کی اظہار رب جلالہ
بلغ العلیٰ بکمالہ

جہاں تک نہ وہم و خیال ہے وہاں تک تمہارا وصال ہے
یہ عروج تیرا کمال ہے کہ ہوا بھی گھل کے نہ جاسکی
بلغ العلیٰ بکمالہ

وہ حریم رب جلیل کے جہاں پر جلیں جبریلؑ کے
وہاں پہنچے پسر خلیلؑ کے وہ مکی مدنی ابطحی ﷺ
بلغ العلیٰ بکمالہ

میں خدا بھی خود گزر بھی ہوں افضل بھی ہوں اکبر بھی ہوں
میں تو خود بنا کے لٹ گیا میں نثار حسن جمالہ
بلغ العلیٰ بکمالہ

رہ نصیرؑ اپنے خیال تک تجھے کیا سکت ہے جمال تک
کون پہنچا اس کے کمال تک شاہکار رب جلالہ

بلغ العلیٰ بکمالہ

میں تڑی داویڑہ وسایا محمد ﷺ

سوہنا نوری چہرہ دکھایا محمد ﷺ

میں سینے دے پٹ کھول کے بیٹھی راہ وچ

میں اجری دے گھر وچ وی آیا محمد ﷺ

میں گلیاں دے لکھ رول دی تیری خاطر

میں سرگئی نوں سینے لگایا محمد ﷺ

میرے سینے وچ گونج گھمکار وچ دی

تو آیا محمد ﷺ تو آیا محمد ﷺ

میں مرجاواں کہندی محمد ﷺ محمد ﷺ

توں انج کر کے سینے تے چھایا محمد ﷺ

میں تر بھک کے راتیں کئی واری اٹھدی

ہے لگدا جیویں آگیا یا محمد ﷺ

نصیرؒ کمیں نوں بلا لے مدینے

یا سینہ مدینہ بنا یا محمد ﷺ

میں کیا بتاؤں ماجرا یا سید کل انبیا ﷺ
پہنچو میری امداد کو سرِ عام میں مارا گیا
طوفان بہا کر لے گیا بحرِ بلا کشتی میری
چھن گیا سب کچھ میرا بے چارے کا چارہ گیا
آتا نہیں کچھ بھی نظر خیر البشر ﷺ مجھے دور دور
میں ہاتھ ملتا رہ گیا گھر لٹ میرا سارا گیا
یہ دکھ بھری میری داستاں پتھر بھی سن سکتے ہیں
اب ہاتھ پاؤں مارنے کا بھی مرا چارہ گیا
خود کو جب خود دیکھنا چاہا خداوندِ قدیر
روپ کیسا دلربا محبوب کا دھارا گیا
میں مدینے جاؤں گا تو جان دے دوں گا نصیرؔ
پھر یاور ہوئی قسمت اگر بطحا میں دوبارہ گیا

میں بھکاری تو شہنشاہ ، میں پجاری تو صنم
میں گدا ہوں تو عطا ہے ، میں تمنا تو کرم
چونک کراٹھتا ہوں میں وہ آگئے میرے حضور
کام آیا میرا گریہ ، میری آہیں چشمِ نم
میں تو شب کو بند دروازے کبھی کرتا نہیں
آنہ جائیں میری بے خبری میں شاہِ ذی سلم
ہو عطا گراک نفس بھی شاہِ بطحا ﷺ کے حضور
پاؤں سے ٹھکرا دوں اپنے تاج خسرو جامِ جم
سنتا ہوں کانوں سے اپنے دل سے اٹھتی ہے صدا
احمد محمد ﷺ مجتبیٰ تیرا کرم تیرا کرم
یا محمد ﷺ کہتی ہے میرے دل کی دھڑکن بار بار
میں تصدقِ مصطفیٰ ﷺ پر لحظہ دم بہ دم
کتنا اونچا درجہ پایا عشق میں تو نے نصیر
چومتا ہے تو سگانِ شاہ کے نقشِ قدم

منہ مدینے کی طرف کر کے میں فریادی ہوا
یا رسول اللہ ﷺ مدد میں وقف بیدادی ہوا
ظالموں نے ٹھوکریں اتنی لگائیں بار بار
کھنڈر بنا ہے یہ چمن اور غیر آبادی ہوا
جب بھی دشمن چڑھ کے آیا میں پکارا آپ ﷺ کو
یا محمد ﷺ المدد کہنے کا میں عادی ہوا
آپ ﷺ فرمادیں کرم تو بیچ جائے کشتی میری
سید المرسلین ﷺ دے دو پناہ سامان بربادی ہوا
ہرگز ٹھکانا نہ ملا مجھے کائنات دہر میں
میرا مدد واجب ہوا بطحا کی وادی ہوا
میرے دل میں عجب گلشن کھلا تیری یاد کا
صدقہ شہ لولاک ﷺ کا احساس آزادی ہوا
دیکھ کر شاہِ عرب کو وجد میں آیا نصیرؔ
وقت میری موت کا بھی باعث شادی ہوا

میں بھی سقیم ہوں میرا خانہ بھی ہے سقیم
آباد ہے یہ تیرے تصدق نبی کریم ﷺ
اجڑے بسادیئے تو نے مردے جگادے
زلف رسول پاک ﷺ سے لائی ہوا شمیم
میرے جگر پہ اسم محمد ﷺ کو دیکھ کر
بولے فرشتے ہے یہ غلام نبی کریم ﷺ
سوسو سلام بھیجے خدا بھی حضور ﷺ پر
دنیا میں منفرد رہے سید در یتیم ﷺ
درِ مصطفیٰ ﷺ کو چو میں تو مل جائیں خود بخود
کوثر بھی سلسبیل اور جنت فی النعیم
ظل خدا ہیں مصطفیٰ ﷺ ہر ہر صفات میں
ہر بات کے خبیر ہیں ہر ذات کے علیم
مانا کہ تو نصیرؒ گناہوں میں غرق ہے
احمد ﷺ گناہ بخشنے میں ہیں بڑے کریم

معلوم ہے تجھ کو کہ میں لکھنے لگا ہوں
بطحا کے شہنشاہ ﷺ کی شاہ لکھنے لگا ہوں
کیا لکھنے سلاطین معظم کے قصیدے
میں بدرعلینا کی ادا لکھنے لگا ہوں
آدیکھ لے سدرہ سے بھی آگے کے نظارے
احمد ﷺ کا نقش کف پا لکھنے لگا ہوں
ہر طرح دار کو لازم ہے طرح مصرعے پہ لکھے
خم زلف محمد ﷺ کی طرح لکھنے لگا ہوں
لکھ لے تو اے جبریلؑ سب اسماء پیغمبر
میں اک والی لولاک ﷺ لما لکھنے لگا ہوں
ملت پہ سپہ رات جو چھائی ہے تو کیا ہے
صبح پھوٹے گی میں صل علی لکھنے لگا ہوں
میرے سینے میں مدینے کے تصور کی ہے خوشبو
تیرے نعلین کے تلوے کی فضا لکھنے لگا ہوں
گستاخی سمجھتا ہوں میں نصیرؑ اپنی یہ بھی
تجھے آقا کے گداؤں کا گدا لکھنے لگا ہوں

مجھکو عطا ہو مولا کر یماء عشق کا دائم روزِ خزینہ
کروٹ کروٹ عشقِ محمد ﷺ پہلو بہ پہلو سوزِ مدینہ
چھوڑ دوں میں جنجال یہ سارے ایسا ہو مجھکو وصال یہ بارے
جسم کا ہر اک بال پکارے دیکھوں میں ہر روزِ مدینہ
پیارا تصور اکھیر نہ میرا زندگی کا بخیر ادھیڑ نہ میرا
بحرِ تخیل چھیر نہ میرا ذکر رہے شب و روزِ مدینہ
عشق حیاں دل سے جوا بھرا بن گیا دل پر گنبدِ خضریٰ
لمحہ بہ لمحہ سینے میں اتر اتر نقشہ دل افروزِ مدینہ
روح کے گوشے گوشے پہ لکھ دو جسم کے ریشے ریشے پہ لکھ دو
سینے کے شیشے شیشے پہ لکھ دو سازِ محمد ﷺ سوزِ مدینہ
سینے میں میرے راز یہی ہو قبر میں بھی آواز یہی ہو
حشر میں بھی دمساز یہی ہو عشقِ ادب آموزِ مدینہ
راکھ ہو جائے حقیر کا جثہ عشقِ نبی ﷺ ہو فقیر کا حصہ
ختم کرو نصیر کا قصہ رہ جائے باقی سوزِ مدینہ

محزن انوار محمد ﷺ ، صاحب مختار محمد ﷺ
کاشف اسرار محمد ﷺ ، سید ابرار محمد ﷺ
صاحب لواک محمد ﷺ ، زینت افلاک محمد ﷺ
والی آفاق محمد ﷺ ، اللہ کے دلدار محمد ﷺ
عشق کی تنویر محمد ﷺ ، حسن کی تکمیل محمد ﷺ
حسن کی قندیل محمد ﷺ ، حسن کے اوتار محمد ﷺ
طوفان نے گھیرا، ہوا تاریک اندھیرا
گرداب میں آیا بیڑا ، کرو پار یا محمد ﷺ
تجھ پہ قربان محمد ﷺ ، دل و جان محمد ﷺ
نصیر کی پہچان محمد ﷺ ، سگِ دربار محمد ﷺ

محمد ﷺ کے روئے منور کی مانند نہ چند نہ سورج کی ہے چاندنی
یوں اندھیرے میں اک دم اجالا ہوا پھیلی غارِ حرا سے عجب روشنی
کیسی سچ دھج سے اٹھا حبیبِ خدا ﷺ با ادب انبیاء کا امام آگیا
ساتھ شمس و قمر سر پہ سایہ ابر آگے آگے چلے چاند کی چاندنی
انکے گیسو سیاہ انکی کملی سیاہ انکا حبشی سیاہ حجرِ اسود سیاہ
اس سیاہی میں حکمت یہی تھی چھپی جل نہ جائیں سبھی دیکھ کر روشنی
ان کی تر چھی نظر انکی بانکی ادا انکے خُمدار گیسو خدا کی پناہ
گوشہ گوشہ منور ہوا سر بسر آج ایسی کری میرے گھر روشنی
مدینے سے اٹھے تو سینے میں آئے جو سینے سے اٹھے تو مدینے میں جائے
کوئی اور رستے میں حائل نہیں ہے ادھر روشنی ہے ادھر روشنی ہے
میں گناہ گار پر بھی کرم کر دیا میرے بیجان بت کو صنم کر دیا
اس طرح نورِ احمد ﷺ میں ضم کر دیا میری تاریکی کو کھا گئی روشنی
اے نصیرِ سیاہ پیکرِ ایہ بتا تیرا تاریک پنجرہ ہے کس کام کا
تجھ پہ قربان پروانے مثلِ شمع تیرے پنجرے میں احمد ﷺ نے کی روشنی

بوقت ناز عصر تا مغرب مورخہ ۹۳-۲-۱۰

میں قربان درِ یتیم ﷺ آ رہا ہے

میرے ساتھ میرا کریم ﷺ آ رہا ہے

مٹانے میرے دل کی بیتابیوں کو

تسکینِ قلبِ سلیم آ رہا ہے

وہ سب علمِ اسماءِ خدا سے ہیں سیکھے

سمیعِ بصیرِ علیم آ رہا ہے

نظر آئے اندھوں کو کیسے مسیحا

مسیحاً بہ ناز و نعیم آ رہا ہے

گدا اگر کوئے جاناں چلا آ رہا ہے

یا سلطانِ دوراںِ عظیم آ رہا ہے

گناہ بھی بڑے ہیں پناہ بھی بڑی ہے

مجھے معاف کرنے رحیم آ رہا ہے

بچھا اپنی آنکھیں نصیرؑ اس کی راہ میں

وہ بن کر قلندرِ کریم آ رہا ہے

مزدلفہ میں فقیروں نے ڈیرے لگا دیے ہیں
غلامی حبیب ﷺ کے ڈنکے بجا دیے ہیں
مزدلفہ کی زمین پر رکھ کر جبین ناز!
سرحریم ذات کے پردے اٹھا دیے ہیں
آیا ہے جوشِ رحمت احمد علیہ السلام کے بحر میں
خاقانِ دو جہاں بھی بردے بنا دیے ہیں
ٹھو کر لگا کر خاک کو سونا بنا دیا
بندہ تو اعلیٰ چیز ہے پتھر ہلا دیے ہیں
تیرے نصیرِ خم جو ہیں نکلیں نہ کس طرح
نگہِ کرم سے ساقی نے مردے جگا دیے ہیں

مکی ﷺ مدنی ﷺ قرشی ﷺ عربی ﷺ

ہادی ﷺ مہدی ﷺ ہاشمی ﷺ بطحی ﷺ

اے ردائے احدیت اے لقائے صمدیت

اے لوائے تو رفیعت حبسِ نسبی

ردت شمسی کہ تو شق القمری ﷺ

سبا کلمی کہ تو شی عجمی ﷺ

تو مختوم نبیاں ﷺ ای تو مخدوم صفیاں ای

تو مشہور فصیحاں ای باجو یکہ اُمی ﷺ

تو بشیراً و نذیراً علیم و خبیراً ﷺ

دانائے غیبی و تو سماعِ تو سمیع ﷺ

آں جبریلؑ غلامے تو و آں قرآن کلامے تو

کہ قربانے بنام تو امی و ابی

در سینہ من عشقے حبیب شہہ یزدانے

غلام بہ غلامانے بلال حبشیؓ

دعائے و صدائے من بحضور عالیجا ہے تو

کہ پنا ہے بہ گدائے زنگا ہے کرمی

نصیرؓ است گدائے یک از گدایان محمد ﷺ را

نسب پہ سگ کوئے تو عالی سرخی
میری آنکھوں سے دیکھے تو آئے نظر میرے یوسف کا چہرہ حسین کتنا ہے
تجھ کو قدرت نے بینائی دی ہی نہیں تجھ کو کیا پتہ وہ دلشین کتنا ہے
ہستی و بود کو ساری موجود کو نار نمرود کو مثل جنت کیا
نور قدیل کا پیر جبریلؑ کا تجھ کو کیا ہے پتہ وہ حسین کتنا ہے
زلف مفتون کی اس کے زیتون کی شہر مکنون کی کھائے قسمیں خدا
فخر لولاک ﷺ ہے شاہ آفاق ہے تجھ کو کیا ہے پتہ وہ حسین کتنا ہے
فخر آدم بھی وہ حسن یوسف بھی وہید بیضا بھی وہ دم عیسیٰ بھی وہ
ہے وہ محبوب رب فخر عجم و عرب ﷺ تجھ کو کیا ہے پتہ وہ حسین کتنا ہے
ساری ارض و سما ہے جہاں تک فضا ہے جہاں تک خدا ہے وہاں مصطفیٰ ﷺ
وہ ہوا جلوہ گر ماہ شق القمر ﷺ تجھ کو کیا ہے پتہ وہ حسین کتنا ہے
تیری کم فہمیاں تیری نادانیاں تیری محرومیاں تیری مایوسیاں
تیری حالت پہ ہم جتنا روئیں ہیں کم تجھ کو کیا ہے پتہ وہ حسین کتنا ہے
شاہ شمس وارضی ﷺ ماہ بدر الدجی ﷺ شاہ خیر الوریٰ و ردیٰ علیٰ
ہے نصیر جہاں دستگیر جہاں تجھ کو کیا ہے پتہ وہ حسین کتنا ہے

میرے دل میں زہے قسمت کہ ماہِ لقا بیٹھا ہے
دیکھو دیکھو میرے سینے میں وہ آ بیٹھا ہے
جب بھی میں دیکھتا ہوں چہرہ ساقی کی طرف
ایسے لگتا ہے مجھے جیسے خدا بیٹھا ہے
با خدا اپنی خدائی کو منانے کے لیے
منظرِ نورِ محمد ﷺ کو بنا بیٹھا ہے
پہلے بھی وہ تھا اور کوئی نہ تھا اس سے پہلے
انا بشری کا عجب رنگ جما بیٹھا ہے
غلامِ ان کا جو دیکھا تو میں سمجھا کہ نصیرِ آئے
مخدوم سمجھ کر سراپنا جھکا بیٹھا ہے

معراج کی شب سبحان اللہ انسانی عروج کے کیا کہنے
روحانی عروج تو ممکن تھا جسمانی عروج کے کیا کہنے
رضوان بھی سجدے کرے پیہم جبریلؑ بھی تلوے چومتا ہے
پڑھتا ہے براق بھی صل علی سلطانی عروج کے کیا کہنے
نعلین مقدس مصطفوی ﷺ سر عرش علی تک پہنچ گئے
واہ عشق خدا نے خوب کیا ام ہانیؑ عروج کے کیا کہنے
کل نبیوں کا مہاراجہ ہے یہ بیت الحرم کا خواجہ ہے
کونین کا راجن راجہ ہے رحمانی عروج کے کیا کہنے
ملکوت تکیں سدرہ پہ کھڑے جبریلؑ خواجہ ﷺ کے پاؤں پڑے
جلتے ہیں پر کیسے آگے بڑھے وجدانی عروج کے کیا کہنے
یہ بتاؤ وہ کس اسلوب ملے کیسے طالب اور مطلوب ملے
اودانی پہ کیسے خوب ملے مہمانی عروج کے کیا کہنے
احمد ﷺ نے احد کا سنگ کیا وحدت نے موجود کا رنگ لیا
اک ہو گئے دنیا کو دنگ کیا عرفانی عروج کے کیا کہنے
وہاں غیر کا وہم و خیال نہ تھا انکو تو نصیرؑ محال نہ تھا
وہاں ایک اور دو کا سوال نہ تھا دلجانی عروج کے کیا کہنے

ملے جنت کا نظارہ قرۃ العین کے نیچے
نظر آئے جہاں سارا تیرے زلفین کے نیچے
شہباز حسن اب میرا کشکول بھی بھر دو
ہے تختِ شہہ دارا تیرے نعلین کے نیچے
کیسے باہم ملے ابرو قابِ قوسین اودنی
پھرے جبریلؑ بیچارہ انہیں قوسین کے نیچے
سیاہ زلف کے سائے میں شمس چمک رہا ہے
دیکھو اللہ کا نظارہ درحرین کے نیچے
وہ درگنبدِ خضریٰ ماہِ معصوم نگاہ
ہے عجب حسن دل آرا پائے سبطین کے نیچے
فولاد بھی ہو وہ بھی پگل جاتا ہے اکثر
کیا رکھا ہے یارا تیرے دونین کے نیچے
وہ آنکھیں نہ رہیں جو کہ اٹھیں غیر کی جانب
ہو نصیرؑ اپنا گزارہ انہیں قد میں کے نیچے

نگا ہے یا رسول اللہ ﷺ نگا ہے

نتا بندوش من بارِ گنا ہے

کسے باشد پیام ما غریباں

رساند در حضورِ عالی جا ہے

صبا گرداں بگردِ روضہ اطہر

نثارِ آستاں کن مہر و ما ہے

بہ سم پائے اسپ شاہ سواراں

ہزاراں جان و دل قربان را ہے

خنک رُو ز چشما نم ببند

محمد ﷺ سید عالم پنا ہے

اے محبوبِ خداوند و عالم

کرم بر حالِ زارم گا ہے گا ہے

بدارم من حصار اسم احمد ﷺ

چہ پرواہ است از سیلِ تبا ہے

چناں پیچم ز عشقت شاہِ بطحہ ﷺ

بجانبانِ عرش را زورِ آ ہے

نصیرِ کمتریں باشد شہنشاہ

زعلیت چوں گرد گردِ را ہے

نور آج کی شب معراج کی شب تزمین شب اسری کے سبب

صد شکر محمد ﷺ امی لقب سوبار نوازش فخر عرب

دیکھو نور ہی نور کا ہے دریا کعبے کا فرش مولا کا عرش

اسری کا سفر اقصیٰ کی زمیں سدرہ سے دنیٰ تک نور کی چھب

ہیں سارے نبی اقصیٰ میں کھڑے میرے آقا محمد ﷺ کے پیچھے

صلوٰۃ علیکم صل اللہ ہیں ورد بلب معراج کی شب

ہے شان تیری شق القمری من و جھک نور بالبدری

تجھے تکتی رہی ساری دنیا کھڑی مخلوق خدا کائنات کا رب

ملکوت بھی سدرہ پر تجھے کھڑے جبریلؑ خواجہ ﷺ کے پاؤں پڑے

شاہا خادم آگے کیسے بڑھے جل جاتے ہیں پر جاں ہووے سلب

فی النفس گئے فی الروح گئے بالجسم گئے بالقدم گئے

پوشاک گئی نعلین گئے محبوب کا کتنا ہے عالی قرب

قوسین سے آگے یہی تو تھا محبوب خدا اور آپ خدا

رب فخر عرب، رب فخر عرب، رب فخر عرب، رب فخر عرب

محمود حامد کا فرق مٹا گونج اٹھی دنیٰ پر یہی صدا

میں تیری رضا تو میری رضا تو میری طلب میں تیری طلب

اے نصیرِ ادب کی ہے یہ جگہ اب آگے سے آگے بڑھتا نہ جا

خاموش زبان کو روک بھی لے اونچی سانس نہ لے ہے مقام ادب

ندارم یا رسول اللہ ﷺ بجز تو ہیچ سامانے

مدد کن یا رسول اللہ ﷺ با ایں حال پریشانے

چہ با کم زور طوفانے ز آفاقے و شیطانے

چہ پرواہ یا رسول اللہ ﷺ چوں توں دارم نگہبانے

بیا جانان تماشا کن کہ من در حال بیتابی

محمد ﷺ مصطفیٰ گوئیم بہر قریہ بیابانے

بظلمت خانہ مسکین قدم رنجہ چوں فرمائی

کنم دردیدہ خود یا رسول اللہ مہمانے

بمشک و عطر و عنبر گر بشوئیم ایں دہانے را

کجا من پر خطا عاجز کجا سلطان دورانے

کجا سدرہ و اودنی و آں محبوب یزدانے

کجا بندہ پراگندہ و عصیانے و نسیانے

بحق فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ و مرتضیٰؓ للہ

مرا محفوظ گرداں یا رسول اللہ ﷺ ز طوفانے

فقیر بے نوائے حال زارے ایں نصیر را

کرم کن یا رسول اللہ ﷺ بحق پنجتن شانے

نعت احمد علیہ السلام سے بڑا کوئی بھی اعزاز نہیں
عشق احمد علیہ السلام سے بڑا کوئی بھی اعجاز نہیں
صدقہ حسنینؑ کا کشتی کو میری پار کرو
ورنہ بچنے کا میرے کوئی بھی انداز نہیں
خدا نے فرمایا میں نے سب کچھ ہے سکھایا
میرے محبوب علیہ السلام سے درپردہ کوئی راز نہیں
مجھے ہر گام پہ ہر روپ میں دھوکا ہی ملا ہے
میرا جاناں کے سوا کوئی بھی دمساز نہیں
جو سنگ بن کے نہ پھرتا ہو مدینے کی گلی میں
فقیری میں تو ایسا کوئی شاہباز نہیں
یوسفؑ ہو یا عیسیٰؑ یا موسیٰؑ یا سلیمانؑ
میرے آقا علیہ السلام کے برابر کوئی مہناز نہیں
میں کس کو سناؤ اے نصیرؑ عشق محمد علیہ السلام
بھری دنیا میں میرا کوئی بھی ہمراز نہیں

مدینہ منورہ پہنچ کر روضہ پاک گنبد مبارک پر پہلی نظر پڑھنے پر نزول نعت

وہ دیکھو گنبد خضریٰ محمد ﷺ مصطفیٰ والا

حرم والا کرم والا حبیب کبریا والا

بڑے ناز و نعم سے بیٹھے بارش نور برسائیں

گدا کو شاہ کردینا یہ عادت ہے شہہ والا

کرم تیرا فضل تیرا دکھایا گنبد خضریٰ

سگ کمتر کہاں تھا اتنے درجاتِ علی والا

میں حیراں ہوں کہاں ہوں یہ مدینہ کیسی بستی ہے

گدا بن کر پھرے جبریلؑ سدرہ منتهی والا

گناہوں کے پہاڑ اپنے میں لے کر در پہ پہنچا ہوں

فقط اک آسرا مجھ کو محمد مصطفیٰ ﷺ والا

ان آنکھوں سے میں دیکھوں اور دیکھوں روضے کی جالی

کہاں مدنی شہنشاہ ﷺ اور کہاں بندہ سیاہ کالا

نصیرؑ اب ان کی رحمت نے حد کردی سخاوت کی

عطا کر دے خدا تجھ کو بھی دامن وہ گدا والا

والشمس کے چہرے والے نے کیا کرم نقاب اٹھا ڈالی
والفجر کے مطلع انور سے کالی رات میں فجر بنا ڈالی
سر کوہ صفا چڑھ کر جو کہا پڑھو لا الہ الا اللہ
گرے منہ کے بل سب لات و ہبل ساری عرب زمین ہلا ڈالی
شیطان کے چیلے بھانپ گئے سب روم و کلیسا کانپ گئے
ایران کے آتش خانے کی اک پل میں آگ بجھا ڈالی
کسی طور نہ آئے دل کو سکوں جب تک نہ محمد ﷺ دیکھ سکوں
میری آنکھوں کے سامنے پھرتی ہے تیرے گنبد خضریٰ کی جالی
یہ سوز دروں پہ جوش جنوں تیرے مجنوں کا حال ہوا ہے زبوں
آسینے لگا تیرے ہجر نے تو میرے سینے میں آگ جلا ڈالی
اے مخزن جو دو کرم جب تک تیرا ساتھ رہے مجھے غم کیسا
تیرا دنی گدا اگر مستغنی شاہی تخت پہ کب ہے نگاہ ڈالی
دیکھو چیر نصیر کا سینہ گر نظر آئے مدینے کا سرو و ﷺ
سرفرخ سے اونچا ہے میرا تیرے در پہ جبین جھکا ڈالی

وہ اسم اللہ کی روشنی میں جانان ہمارا خوب رہا
دلدار توجہ خوب رہی یزدان نظارہ خوب رہا
وہ عرش و فرش سب گونج اٹھے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ سے
وہ طلع البدر علینا کا وردان پیارا خوب رہا
میری ڈھونڈتے ڈھونڈتے عمر گئی محبوب نظارہ ہونہ سکا
اس پردہ نشیں کا پردے میں عرفان پیارا خوب رہا
ہو ہو کے سوا کچھ بھی تو نہ تھا اس وادی حیرت سے آگے
یہ مرٹنا بھی عجیب رہا پیمان ہمارا خوب رہا
اک یاد رہی بس تیری شکل کائنات کی ہر شے بھول گئی
یاداشت ہماری خوب رہی نسیان ہمارا خوب رہا
اک جست میں طے کر ڈالیں سب وہ منازل سد ریٰ اودائی
تیرا زلف ہلا را خوب رہا چشمان اشارہ خوب رہا
یوں نصیرؔ نے تیرا نام لیا ملکوت پکارے پھر یہ سنا
انداز نرالا ہے تیرا یہ بیان تمہارا خوب رہا

دیکھو سیونی ماہی میرا کیسا یار نرالا اے
الف دی الفی میم دابر قع بانکیاں نیناں والا اے
اگے کچھے دین سلامی ہواراں تے علماں تمامی
کردا اے جبریلؑ غلامی سرلیسین دوشالہ اے
نیاں ولیاں جنج چڑھائی سدری تے چلیا عرش دارا ہی
مکی مدنی رب داماہی نور ہی نور اجالا اے
پاک محمد ﷺ عرش تے جاناں الف نے میم نوں سینے لاناں
آپے مالک آپ پر وھنا میم دامنض وکھالا اے
دلی بغدادا جمیر نوں آیا بابا فرید داروپ وٹایا
مندراں پاہن جوگی آیارا نجھن مجھیاں والا اے
نور محمدؐ توںسے آیا شمس منور سیالیں چڑھیا
پیر قلندرؒ چا چڑیں کھڑیا عشق دا ایہوای چالا اے
اکھیاں نصیرؒ وچھا کے رکھنا دل دی کٹیا سجا کے رکھنا
ماہی دی آس لگا کے رکھنا قبر تے آون والا اے

۲۵ رجب المرجب ۱۴۳۱-۱۹۹۲ بروز جمعۃ المبارک
وہ سماں یاد ہے جبریل کو سر کا صلی اللہ علیہ وسلم کا اب تک
ہو سکا فیصلہ نہ عشق کی رفتار کا اب تک
جھومتا پھرتا ہے وحدت کا عرش آج کے دن تک
کہ سرور آتا ہے نعلین کی جھنکار کا اب تک
نہیں بھولے ہیں عرش والے وہ اسراۓ کے مناظر
کرتے ہیں ذکر احمد صلی اللہ علیہ وسلم مختار کا اب تک
ما فوق بشر ہو گیا ملکوت علی سے
احسان ہے یہ سید ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کا اب تک
کہکشاں چاند ستارے یہ فلک شمس منور
منظر ہیں یہ اللہ کے شاہکار کا اب تک
یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صدا گونج رہی ہے اب بھی
ورد کرتا ہے خدا عرب کے سردار کا اب تک
یہ سیاہ کار نصیر اب بھی چمکتا ہے اسی رنگ
جاری ہے کرم نبیوں کے سالار کا اب تک

والشمس کے چہرہ انور پر وایل کے زلف کے خم دیکھو
کیسا نور برستا ہے چہرے پر میرے جاناں ﷺ کا ناز و نعم دیکھو
جاگو جاگو ہے رات کا پچھلا پہر محبوب ﷺ کی آمد آمد ہے
انا بشری کا برقع پہن آیا دیکھو دیکھو خدا کی قسم دیکھو
دیکھو آمنہ طاہرہ کے در پر جبریل بھی سجدوں پہ سجدے کرے
لب چو میں میم محمد ﷺ کے محمود کا شرف قدم دیکھو
کونین کا والی شاہِ عرب ﷺ ملکوت کا خواجہ ماہِ عجم
ارے بیت حرم تو دیکھا ہی تھا اب والی بیت حرم دیکھو
پھرے قریہ بہ قریہ نگر نگر ارے زاہد ارب نہ آیا نظر
جسے دیکھنا ہو تو نین کا رب میرا سو ہنا عربی ﷺ صنم دیکھو
چند پھول عقیدت کے شاہا میلاد کی شب ہیں پیش نظر
اسی صدقے میں شاید رہ جائے میرے ننگ آدم کا بھرم دیکھو
اک قطرہ محبت کا دے دے میری ساری کثافت دھل جائے
ملے دھون تیرے قدموں کا پھر میرا بھی جاہ و حشم دیکھو
میں سمجھتا ہوں سب سے بڑھ کر میں گنہ گار ہوں تیری امت میں
یوں حقیر کو پل میں نصیر کرے شاہِ بطحا ﷺ کی نظر کرم دیکھو

ہے کعبے کا کعبہ لقائے محمد ﷺ
ہے فرقان اطہر صدائے محمد ﷺ
میں بھی دیکھتا ہوں تو بھی دیکھتا رہ
قدِ دلکش دل ربائے محمد ﷺ
نبی اور بھی ہیں صفی اور بھی ہیں
خدا کو پسند ہے ادائے محمد ﷺ
مجھے سروری دو جہاں کی ملے گی
جول جائیں نعلین پائے محمد ﷺ
تیرا زاہد اسجدہ بیت الحرم ہے
میرا اسجدہ نقش پائے محمد ﷺ
مرے مرنے کے بعد بھی دیکھ لینا
اٹھے گی قبر سے صدائے محمد ﷺ
یہ مدت سے آنکھیں کھلی ہیں ہماری
کہ نظروں میں اے کاش آئے محمد ﷺ
میرے دل پہ واللہ وارد ہوئی ہیں
وہ مازاغ نظریں نگاہے محمد ﷺ
سگ کمترین سگانِ مدینہ

نصیر اک گدائے گدائے محمد ﷺ

ہم لوگ تو زندہ ہیں محمد ﷺ کے سہارے

ہم تو ہیں فقط احمد ﷺ مختار تمہارے

آئیں جو محمد ﷺ تو وہ کونین سجادیں

نہ آئیں محمد ﷺ تو ہیں بیکار چوبارے

میرے سینے میں محمد ﷺ کی صدا گونج رہی ہے

دیکھو آئیں ہیں محمد ﷺ میرا دل کہتا ہے بارے

ہم آنکھوں کے بل کوہ و جبل چیر کے آئیں

ہمیں سلطانِ مدینہ ﷺ تو جواک بار پکارے

تیرا قامت تیرے گیسو تیرے عارض تیرا چہرہ

کوئی ہے یہ تصور میرے سینے میں اتارے

مجھ قسمت برباد کے گھر بھی کبھی آؤ

سب چشمِ براہ ہیں تیرے ہم سارے کے سارے

بر باد نصیر اب ہے اسی آس پہ جیتا

سلطانِ مدینہ ﷺ میری قسمت کو سنوارے

ربیع الاول بروز سوموار ۹۳-۸-۳۰

ہاتھ دعا کو سارے اٹھا لو آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ

جھولیاں سارے کے سارے پھیلا لو آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ

آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم دید خدا ہے لقائے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

اتنی تجلی اتنا لقا ہے عرش معظم گونج اٹھا ہے

حضرت مطلب جھوم رہا ہے فرش بھی بس یہی صدا ہے

آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

تیرے کرم کی بات ہی کیا ہے ورنہ میری اوقات کیا ہے

کتنی عطا ہے کتنی دیا ہے بحر سخا شرمائے محمد ﷺ

شاہوں کا شاہ ہے گدا ئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

نور رب کا صاحب کا سب کا خواجہ عجم کا شاہ عرب کا

باعثِ رحمت شرق و غرب کا سب کچھ زیرِ پائے محمد ﷺ

سب دنیا ہے گدا ئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

روح القدس نے آ کے صدا دی کرد و منادی کرد و منادی

فخر دو عالم سید و ہادی ﷺ سرور کل مولا ئے محمد ﷺ

نور خدا ہے نگاہ محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

قریب بہ قریب مگر نگر بھی سب ملکوت اور جن و بشر بھی

ماہِ مہر اور حجر و شجر بھی سارا جہاں شیدا ئے محمد ﷺ

مست نظر والا ئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

واہ میرے مولا واہ خدایا کیسا سراج منیر بنایا

سینے میں اپنے نصیر نے پایا رختاں نور ضیائے محمد ﷺ

آئے محمد ﷺ آئے محمد ﷺ صل اللہ علیہ وسلم

صاف نظر میں آئے محمد صل اللہ علیہ وسلم

ہے لامطلوب الا ہو ہے لامعبود الا ہو

ہے لامحبوب الا ہو ہے لاموجود الا ہو

میں ہو ہو کے نگر پہنچا میں ہو ہو کے شہر پہنچا

خدا کے گھر بشر پہنچا ہے لامشہود الا ہو

نہ گھر چاہوں نہ زر چاہوں نہ میں کوئی ثمر چاہوں

فقط ماہی کا در چاہوں ہے لامقصود الا ہو

نشیم پھونک کر میرا مقام بدلا کر

ہے دنیا و مافیہا یہاں نابود الا ہو

خدا ساقی کے چہرے پر الم نشرح نظر آیا

کہ سجن الذی اسرئ ہے لامحمود الا ہو

تقدس میں فرشتوں سے کہیں بالا میرا جانا ﷺ

زمانہ گھوم کر دیکھا ہے لامسعود الا ہو

بلا کا عشق پوشیدہ ہے ساقی تیری نظروں میں

نصیر اس جا نہیں کوئی بھی لامحدود الا ہو

یہ کس کے نام کی خوشبو ہے اٹھی قلب و جگر سے ابھی ابھی
کہ جس خوشبو سے بزم سبھی ہے ورد بلب یا نبی ﷺ نبی ﷺ
تیری بانگی ادا اے میرے شہا سو جان فدا محبوب خدا ﷺ
ہر بال نکلے یہی صدا کیا پیاری سریلی دبی دبی، یا نبی ﷺ نبی ﷺ
میں دیکھتا ہوں خود کبھی کبھی پرواز بسوئے بیت نبی ﷺ
جالی چومتا ہوں اور جھومتا ہوں یہ آئے نظر مجھے کبھی کبھی، یا نبی ﷺ نبی ﷺ
جبریلؑ بھی یاں دھراتا ہے ہر بار یہی دھراتا ہے
قربان تیرے نعلین پہ ہے سب عرش و فرش کونین سبھی، یا نبی ﷺ نبی ﷺ
جو سینے میں نہ ہو عشق نبی ﷺ تو دین بھی ہوتا ہے بوہمی
ہیں دیتے لقا وہ ماہ لقا اٹھے جب دل سے آہ نیم شمی، یا نبی ﷺ نبی ﷺ
تیری شمع پہ جل کر راکھ ہوا پروانہ تیرا یا سیدنا ﷺ
اس راکھ کو بطحا کی خاک بنا تیرے عاشق پاؤں روندے سبھی، یا نبی ﷺ نبی ﷺ
کسکول بیراگن ہاتھ لیے آیا جوگی نصیرؒ گدا گر ہے
خیرات خدا کے محبوب ﷺ اے قرشی ہاشمی مطلق ﷺ، یا نبی ﷺ نبی ﷺ

۸ ربیع الاول ۱۴۶۱ گشت ۱۹۹۳

یہ آپ ﷺ کا کرم ہے رحمت برس رہی ہے

ہر ایک شے جہاں کی کیسے سنور رہی ہے

جبریلؑ بھی منادی کرتا ہے کوچے کوچے

شمس الضحیٰ ﷺ کی لوگو تشریف آوری ہے

ہے آمنہؓ کے گھر میں شمس الضحیٰ ﷺ کی آمد

ذات اپنی بے نیازی قربان کر رہی ہے

یہ شب ہے دیکھو کیسی ذرے بھی بولتے ہیں

کہ ثریٰ سے لے دنیا تک احمد ﷺ کی برتری ہے

حیران ہیں فرشتے حیران عرش وحدت

کتنی بشر کو عزت اللہ نے بخش دی ہے

سینے میں ہوں محمد ﷺ کس چیز کی کمی ہے

ان کی نصیرؓ نسبت تخت سکندری ہے

یا محمد ﷺ مصطفیٰ میری مدد فرمائیے
آئیے مسکین کے گھریا محمد ﷺ آئیے
کر کے نگاہ دھوڈا لیے اب دیر نہ فرمائیے
تیرے سوا دل میں میرے کوئی نہیں کوئی نہیں
اھلاً وسھلاً مرحبا احمد ﷺ تشریف لائیے
آئیے مسکین کے گھریا محمد ﷺ آئیے

مورخہ ۱۹۹۳

یا رحمۃ اللعالمین اے نازنین ذی سلم

بے شک توئی خیر الامم خیر الکرم خیر القدم

اے اختتام المرسلین ماہِ مبیں شاہِ امیں

بردِ تو خوشہ چیں چہ کہیں وچہ مہیں

اے نورِ اولِ خلقت کامل محمد مصطفیٰ ﷺ

شاہِ کارِ بے مثل خالقِ ارض و سما

اے نورِ مظہرِ لم یزلی آں بے مثال و بیدل

باعثِ تکوینِ عالم سیدِ فخرِ العمل

اے ہادیِ برحق شفیعِ مجرماں بے کساں

بردِ سلطانِ بطحاءِ ﷺ شاہِ گردند عاجزاں

تو اگر خواہی کہ بنی حسنِ رب پاک را

تو ہمیں آں مرآۃ الحق صاحبِ لولاک را

اے پیشوائے انبیاء بر ذاتِ صد صد سلام

صلو علیہ وآلہ اے سیدِ خیر الانام ﷺ

حبشیاں را بر مقامِ قرشیاں فائز کنی

بر سرِ ظلم و ستم انصاف را جائز کنی

من حقیر و ناتواں و ناقص و ناداں نصیر

تو سمیع تو علیم تو حیر دستگیر ﷺ

یا سید شاہ امجد ﷺ صد بار پیش سلام ہو

یا مخزن جود و کرم صد بار پیش سلام ہو

یا سید عالی لقب یا سید عجم و عرب ﷺ

شق القمر محبوب رب صد بار تجھ پہ سلام ہو

اے بلال حبشیؓ کے پیشوا اے اولیں قرنیؓ کے دربار

جانان محمد ﷺ مصطفیٰ صد بار پیش سلام ہو

شمس الضحیٰ بدر الدجی خیر الوری صل علی

عرش علی تیرے زیر پا صد بار تجھ پہ سلام ہو

سروچمن، عارض سخن، یا قوت لب، رنگین دہن

ماہِ مبیں شاہِ زمن صد بار پیش سلام ہو

ہادی سُبُل خاتم رسل سلطان کل شہِ بے مثل

اے بے نظیر و بے بدل صد بار تجھ پہ سلام ہو

ما زاغ نین والیا، والیل کیسوؤں والیا

بلد الامین کے مالکا صد بار تجھ پہ سلام ہو

میرادل بھی اور میری زبان بھی میری آنکھیں بھی میری جان بھی

کریں ورد ہر ہر آن بھی صد بار تجھ پہ سلام ہو

یہ سلام بحرِ نیاز ہے بحضور شاہِ حجاز ہے

اپنی تو یہ ہی نماز ہے صد بار تجھ پہ سلام ہو

شاہِ صدقہ اپنے شبیر کا غوثِ اعظمؒ پیران پیر کا

اور صدقہ شاہِ اجمیرؒ کا یہ قبول میرا سلام ہو

یہ سلام ہندی فقیر کا ہو قبول بندے نصیرؔ کا

بنوں سگ تیرے قَطْمِیر کا صد بار تجھ پہ سلام ہو

اب زمین پر بھی مجھے دھوکا ہوا افلاک کا

آج شب میلاد ہے یہ سید لولاک ﷺ کا

پابرہنہ جھاڑودیتا پھرتا ہے جبریلؑ آج

کیا موازنہ کر سکے عرش مکے کی خاک کا

ہے خالق کونین کی ساری توجہ اس طرف

آ رہا ہے مرجبا سلطان سب آفاق کا

سید و سرور محمد ﷺ تیرے جلوے بے پناہ

کیا بنے گا عاشقوں کے سینہ صد چاک کا

لو غریبوں فقیروں کو بھی ڈھارس مل گئی

آگیا غم خوار خواجہ اویسؑ بے کس و غم ناک کا

ام احمد ﷺ تیرے در پر عرش حاضر ہو گیا

عشق کی سرکار میں کیا کام ہے ادراک کا

یہ دعا ہے آپ ﷺ کی گلیوں میں گم ہو جاؤں میں

نام تک باقی نہ ہواے نصیرؔ اپنی خاک کا

اے وحدت کے داعی اے ظل الہی تیرا حکم نافذ ہے تا مہر و ماہی
 فرش سے عرش تک محمد ﷺ کی شاہی تا اکناف عالم تیری عالی جاہی
 کہ جس کو زوال آئے گا نہ کبھی بھی محمد نبی ﷺ جی محمد نبی ﷺ جی
 عطا کر دو آقا محبت کا جینا اور حاصل ہو جینے کا ایسا قرینہ
 تیرے عشق سے ہو درخشاں یہ سینہ نظر آئے سینے میں تیرا مدینہ
 اور اترے نہ دل سے یہ نقشہ کبھی بھی محمد نبی ﷺ جی محمد نبی ﷺ جی
 میں ہوں دست بستہ تیرے در سوا لی نگاہ کرم ہو مدینے کے والی ﷺ
 گدا کو عطا کر دے عشق بلائی تیرا عشق ایسا ملے لازوالی
 قبر سے بھی گونج اٹھے پیارے حبیبی محمد نبی ﷺ جی محمد نبی ﷺ جی
 فخر سے سر بنو اپر رکھ کر مدینے کے سلطان کے نعلین اطہر
 زمانے کو آگاہ کر دوں برابر شہنشاہِ یثرب ﷺ کا دیکھو گدا گر
 مقابل نہ ہو جس کے شاہی کبھی بھی محمد نبی ﷺ جی محمد نبی ﷺ جی
 درِ مصطفیٰ ﷺ پر سلام علیکم شہبہ دلر با پر سلام علیکم
 ہے نور خدا پر سلام علیکم شمس الضحیٰ پر سلام علیکم
 تسلسل نہ ٹوٹے حشر تک کبھی بھی محمد نبی ﷺ جی محمد نبی ﷺ جی
 تیرے در پر آقا پناہ مانگتا ہوں کر یمیا کرم کی نگاہ مانگتا ہوں
 ہوں بندہ میں گندہ بھی شرمندہ بھی ہوں تا وقت آخرباہ مانگتا ہوں
 قلب کی سیاہی کا تو ہے طیبی محمد نبی ﷺ جی محمد نبی ﷺ جی

دم سحری دیکھو وہ آئی سواری محمد ﷺ پہ قربان سب تاجداری
خدا نے نبھادی محمد ﷺ سے یاری نصیرؒ کہیں کی بھی قسمت سنواری
تیرا کرم جاری ابھی بھی جی بھی محمد ﷺ نبی جی محمد ﷺ نبی جی

عجب وصل خدا تعالیٰ عجب وصل رسول اللہ ﷺ

نبی پڑھتے ہیں یا اللہ خدا پڑھتا ہے صل اللہ

اُدھر وحدت میں شورا اٹھا کے سبحان الذی اسریٰ

ادھر مکے میں گونج اُٹھی کہ لا الہ الا اللہ

نہ آنا ہے نہ جانا ہے یہ معراج اک بہانہ ہے

وہ ہر دو طرف جاناں ہے منور نور نور اللہ

اٹھا کر فاصلے سارے ملے محبوب دو پیارے

احد احمد ﷺ دنی پر ہیں کہاں ہے تیرا غیر اللہ

سمجھ کچھ بھی نہیں آتا کہ کتنا قرب کامل ہے

یہ مخفی راز جانے یا رسول اللہ یا اللہ

وہاں تو ایک ہے مظہر حریم وحدت حق میں

تجلی نور وحدت کی مجلی یا رسول اللہ ﷺ

میں گم سم عشق احمد ﷺ میں نصیرؒ ایسے ہوا چاہوں

کہ میری خاک کے ذرے پکاریں یا رسول اللہ ﷺ

فراقِ حکیم کی آیت ہے تعریفِ محمد ﷺ عربی کی
صد باعثِ عزت و حرمت ہے تشریفِ محمد ﷺ عربی کی
ہے مرکزِ نورِ تجلیوں کا اشراقِ محمد ﷺ عربی کا
ہے بہترِ حجِ اکبر سے تقریبِ محمد ﷺ عربی کی
سلطانِ جلال و جمال ہوا وہ بلالؓ محمد ﷺ عربی کا
وہ عشقِ اولیٰؓ سے مظہر ہے تہذیبِ محمد ﷺ عربی کی
دیدارِ خداوندِ باری ہے دیدارِ محمد ﷺ عربی کا
جبریلؑ بھی جس کا قاری ہے تو صیفِ محمد ﷺ عربی کی
میری روح کے گوشے گوشے میں میرے جسم کے ریشے ریشے میں
ہر سانسِ محمد ﷺ عربی کا ترغیبِ محمد ﷺ عربی کی
ہر طرفِ محمد ﷺ عربی ہیں ہر جا پہ محمد ﷺ عربی ہیں
جس لمحہ پکاریں آجائے تشریفِ محمد ﷺ عربی کی
اڑی خاکِ سگِ کوئے اطہر کی بنی ہستی نصیرِ احقر کی
کمتر پہ کرم سے وارد ہے ترکیبِ محمد ﷺ عربی کی

تیرا نام میں جپتا رہوں ہر لحظہ لحظہ تا حشر
تیرا چہرہ میں تکتا رہوں صبح و مساشام و سحر
تیرا چہرہ دیکھتے دیکھتے دنیا کی تہہ تک مل گئی
میرا رجوع تیرا کرم تیرا القا میری نظر
تیرے سیاہ گیسو کو میں والیل اذانیغشی کہوں
تیرا چہرہ ہے شمس الضحیٰ تیرے نین ماذاغ البصر
مجھے ڈھونڈنے دو سینے میں سلطان الم نشرح کا نور
دل میں ہے وہ جلوہ نمابر الدجی شاہ بحر و بر

رنگین ہو گیا ہوں میں تصور جمیل میں
حسین ہو گیا ہوں تیرے حسنِ بے مثل میں
شمس منیر بن کے وہ دنیا میں جگمگا اٹھا
تھامت مدید تک وہ نور جو قندیل میں
یہ سب نوازشیں میم محمدی ﷺ کی ہیں
ہر لمحہ صوفشاں جو ہیں کلیم میں خلیل میں
ساری صفات کاملہ ہیں آمنہ کے لال میں
جتنی صفات حسنہ ہیں مولائے کل جلیل میں
آدم کو سب شرف جو ہے نور محمدی ﷺ سے ہے
واضح یہی تو ہے رحیل میں ذلیل میں
شامل ہو میرے حال میں یا صاحب الجمال تو
تصور خیال میں میرے فکر میں دلیل میں
مثل گدا صد اکرے تیرے در پہ جبریل بھی
خیر ڈال دے نصیر کی زنبیل میں

یہ تختہ زمین سے وہ عرشہ عظیم تک
ہے سلسلہ پیار کا کریم سے کریم تک
خدائے ذوالجلال کے انوار لازوال سب
طواف درطواف ہیں حلیمہ کے یتیم تک
دنیا سے آگے کیا ہوا خدا تھا یا کے مصطفیٰ ﷺ
رائی بھی فرق نہ رہا الف سے لے کے میم تک
لِنُرِیْہُ اٰیٰتِنَا الف سے میم مل گیا
کلام کا تھا سلسلہ فقط نبی کلیم تک
عروج اور چیز ہے معراج اور چیز ہے
عروج کی انتہا بس سدرۃ النعیم تک
معراج نہ سمجھ سکی بشر فکر ناتواں
گم ہو کے رہ گیا بشر حرم سے لے حطیم تک
معراج ہے نصیر کی دیدار مصطفیٰ ﷺ ملے
مدینے کا ہو رابطہ میرے دل سلیم تک

اجلی زمیں ہوا جلے شہر ہوں اجلا شہر ہوا جلے مکاں ہوں
مشک ختن ہو سر و سمن ہو در یمن سب وقف جہاں ہوں
شمس و قمر سیار سجاد و طبق زمین کا برق بنادو
آج زمین کو عرش بنادو جلووں کے جھر مٹ شعلہ زناں ہوں
بات اہم ہے شاہِ عرب ﷺ ہے ماہِ عجم محبوبِ خدا ہے
وقت سحر ہے کچھلہ پہر ہے آمدِ شاہِ لولاک ﷺ ہے
جشنِ ولادت رب فرمائے عشق پہ ہر گز حرف نہ آئے
لاکھ فلک قربان کروں میں میرا محمد ﷺ قدم رکائے
وجھک نور بالبدری ہے یہ بشر شکل القمری ہے
شکل بشر میں آیا ہری ہے میم کا برقع سر پہ سجائے
اول ما خلق اللہ نوری سید عالم شرفِ حضوری
قسمت یاور ہوئی زمیں کی آمنہؑ کا گھر بقعہ نوری
ظلم کے تختے تر بتر تھے سانس نکلتے تھے سہکے سہکے
ظلم کے چرکوں کی آخری حد تھی کرتے تھے حملے وہ رہ رہ کے
عنظمتِ آدم خوار ہوئی تھی جینے سے بھی بیزار ہوئی تھی

بچے ستم کے تھے اتنے گہرے غیرت بھی مردار ہوئی تھی
مطلع شمس منور آیا آمنہ کے گھر احمہ علیہ السلام آیا
جاء الحق کانعرہ لگایا ان الباطل کان زھوقا

شکل بشر میں نور خدا کا تاج پہن لولاک لما کا
رحمت عالم فخر جہان لے کے علم ما أرسلنک
سارا جہاں پر نور ہوا ہے آمنہ کا گھر طور ہوا ہے
روشنی ایسے جگمگ چھائی ظلم ازلی کا فور ہوا ہے
ستم کے مارے جاگ اٹھے ہیں بت طاغوت کے بھاگ اٹھے ہیں
طلع البدر علینا آیا پیار ملہار کے راگ اٹھے ہیں

آنکھ فقیر نصیر کی تر سے امشب برن کرم کی بر سے
رض کرے میں ریشہ ریشہ آپ علیہ السلام کا گزر جو ہووے ادھر سے
میم کے گرد طواف کروں میں میم کو اپنا غلاف کروں میں
جھاڑو بنا کر جیھ کو اپنی پائے محمد علیہ السلام صاف کروں میں
اتنے گناہ تھے رو بسیاہ تھا عصیاں میں ڈوبا سرتا پا تھا
اتنا کرم امید نہیں تھی جتنا کرم محبوب خدا کا

کس جا بٹھاؤں سیدنا کو والئی کل لولاک لما کو
آقا نصیر کے سینے پہ اتر و نوری بناد و ازلی سیاہ کو

وہ ہستی کیسی ہے جس کی آمد میں کو ارفع بنا گئی
نگاہِ چشمِ کریم اٹھی کمیں کو مولا بنا گئی ہے
حریمِ قدسی جھکا ہوا ہے وہ دیکھو بیتِ الحرم کی جانب
یہ میمِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی ہے جبیں ثریا بنا گئی ہے
وہ ادنیٰ سارے عظیم ہو گئے گدا تھے پہلے کریم ہو گئے
ہے انکی صلی اللہ علیہ وسلم نسبت کا شرفِ کامل ہمیں کو خواجہ بنا گئی ہے
فضا کرم کی اٹھی ہے ایسی کہ سارے سینے حسین ہو گئے
یہ سارا فیض محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے زمیں مصلے بنا گئی ہے
خدا کی ہستی سے بے خبر تھے بشر کی صورت میں جانور تھے
نگاہِ ناز محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو شانِ اللہ بتا گئی ہے
تھا ظالم ایسا وہ گھپ اندھیرا کے ہاتھ تک نہ سجھائی دیتا
تجلی میمِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاں مجلیٰ بنا گئی ہے
سگِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں چومے تو شیر بن کر نصیرؔ گھومے
ہے صدقہ شانِ قلندری کا بُرے کو بھلا بنا گئی ہے

۲۰۱۲-۲۰۱۱ میں لکھی گئی

جب بارہ ربیع الاول کو وہ شمس منیر ظہور ہوا
تب اول ما خلق اللہ کائنات میں نور ہی نور ہوا
وہ سید کل سلطان زماں ذیشان محمد صل اللہ
وہ شکل بشر میں نور خدا وہ ظل الہ مشہور ہوا
شب تار میں اجرّی دنیا میں اصلاح و فلاح کا نام نہ تھا
وہ رحمت عالم سید ناجب مثل شمس مامور ہوا
اللہ رحم کرے اللہ کرم کرے در اقدس نا منظور نہ ہو
سب بات ہے اس خوش قسمت کی دریا رہ پہ جو منظور ہوا
وہ شامی محل بھی چمک اٹھے کسریٰ کے قصر بھی کانپ گئے
یہ گھر ہے آمنہ طاہرہ کا براق و مثل طور ہوا
ان نمازیوں سے کانپیں لات و ہبل دو نیم ہوئے دریا
ابلیس کا دل بھی جائے دھل ہر مسلم یوں مخمور ہوا
میں فقیر نصیر حقیر تیرا میں غلام سگ قطمیر تیرا
تاحشر میں زلف اسیر تیرا میں عزیز نظر منظور ہوا

تیرے ﷺ تک جو نہیں پہنچے خدا تک بھی نہیں پہنچے
یہاں جبریلؑ بھی تیری قبا تک بھی نہیں پہنچے
تیری پرواز اودانی سے آگے تک ہے جا پہنچی
کہ باقی سب تو سدرہ منتهٰی تک بھی نہیں پہنچے
خدا فرمان کرتا ہے کہ سبحان الذی اسریٰ
کہ محبوب ﷺ کوئی تیری ہوا تک بھی نہیں پہنچے
بشکل مصطفیٰ ﷺ ہے جلوہ گر رب علیٰ امشب
جو وحدت سے جدا سمجھے لقا تک بھی نہیں پہنچے
پر شہباز پر بیٹھا مگس بھی عرش ہوا آئے
کہ شاہان جہاں تیرے گدا تک بھی نہیں پہنچے
اسے کیسے سمجھ آئے کہ شان مصطفیٰ ﷺ کیا ہے
جو ناداں اسکے حبشیؑ کی نگاہ تک بھی نہیں پہنچے
علیؑ شیر خدا سے جسکی نسبت نہ نصیر ہووے
سگانِ مصطفیٰ ﷺ کی خاک پا تک بھی نہیں پہنچے

روئے انور کے جلوے ہوں کیسے بیاں کہ خدا خود کہے جس کو شمس الضحیٰ
جس کا رنگین ماتھا ہے بدر الدجی اور والیل جس کی ہے زلف دوتا
وہ بنا کر شبیہ محمد ﷺ خدا اس طرف دیکھتا دیکھتا رہ گیا
تھی یہی ابتدا اور یہی انتہا لب پہ جاری ہو اور وصل علی
غریبوں کے سکھ اور چینا محمد ﷺ وہ طلع البدر وعلینا محمد ﷺ
فترضی سے ظاہر ہوا بر ملا ہے رضائے محمد ﷺ رضائے خدا
ہے دنیا کی جانان جان محمد ﷺ خدا جانتا ہے وہ شان محمد ﷺ
ذکر چاہتے ہو فکر چاہتے ہو اٹھو چومو احمد محمد ﷺ کے نعلین پا
تورے قدموں کے تلووں کو چوما کروں اور عرش بریں تک میں گھوما کروں
جیسا کیسا بھی ہوں میرے سینے میں ہے شمع شمس الضحیٰ نور نور الہدیٰ
میں تو اسفل سے اسفل گناہ گار ہوں اور سیاہ دل سیاہ روسیہ کار ہوں
کتنے فیاض ہیں احمد مجتبیٰ ﷺ انکی نسبت کی عظمت نے چمکا دیا
میری لوح قبر یہ پتا چاہیے ہے غلام قلندر سگ مصطفیٰ ﷺ
ہو نصیر اپنی لوح قبر پہ لکھا ہے غلام قلندر سگ مصطفیٰ ﷺ

۲۰-۸-۲۰۰۶

وہ سجن الذی اسری کرے ہے صاف غمازی
کہ محبوب خدا کی کتنی ہے اللہ سے ہمرازی
سرسدرہ پہ لرزے اور کرے اظہار معذوری
بس امشب ہو گئی طاہر تیری جبریلؑ شہبازی
خدا کا عرش سیمابی تیرے آنے کی بیتابی
سموۃ علی پر ایسا لمحہ باز نایابی
تیری خاطر خدا نے قبلہ بھی بدلا 'فترضاہا'
نبی راضی خدا راضی خدا راضی نبی راضی
وہاں پر غیر کا ہر گز گزر ممکن نہیں ہوتا
خدا و مصطفیٰ ﷺ آنجا بیک آواز دمسازی
یہ عقدہ کھل نہیں سکتا قیامت تک کسی سے بھی
دنیٰ کا صیغہ جاری ابھی تک وصل مہنازی
یہی مقطع ہے بالمقطع یہ معراج نصیرؑ کا
کف پائے محمد ﷺ پر میں ہاروں جان کی بازی

۸-۱۵-۲۰۰۶

ہے کتنا اونچا مقام تیرا حبیب ﷺ رب کبیر احمد ﷺ
ہے جبرائیل غلام تیرا تو عرشوں کا ہے پیر احمد ﷺ
پاپوش تیرے فلک پہ پہنچے کہ اس میں کوئی بھی شک نہیں ہے
ہے جسم نوری پوشاک نوری ہے نور کی تنویر احمد ﷺ
یہ چاند سورج یہ کہکشاں بھی یہ سب سیارے بھی آسمان بھی
یہ سارے نور حضور ﷺ سے ہیں ہے ایسا شمس منیر احمد ﷺ
یہ درس ہم کو سکھانا چاہا کہ اقصیٰ فلک مقام سدرہ
یہ زیر پائے محمدی ﷺ ہیں ہے سب کا خواجہ امیر احمد ﷺ
وہ عرش وحدت پہ کیا ہوا تھا وہاں تو کوئی نہ دوسرا تھا
ہے بحر نور خدائے واحد ہے ہو بہو تصویر احمد ﷺ
وہ نور سارا سمٹ کے یکجا وہ شک احمد ﷺ میں ڈھل گیا تھا
جدا خدا سے نہ مصطفیٰ ﷺ تھا ہے نور رب قدیر احمد ﷺ
یہ عقل نیچے ہی رہ گئی ہے یہ سوچ سے سب بالاتر ہے

ہے الف ح م د سب کچھ ہے اسم اعظم نصیرؑ احمد علیؑ

در بار شریف کا گنبد تعمیر ہوتے وقت

کوئے جاناں میں مجھے دید شہہ بطحیٰ علیؑ ملے
گنبد خضریٰ کا صدقہ گنبد خضریٰ ملے
تیرے در پہ پہنچ کر سمجھوں مدینے آگیا
تیری کملی میں مجھے وہ کملی والا شاہ ملے
چشتیوں کا مخزن انوار در رحمن کا
شاہ بنادیتے ہیں پل میں جو کوئی منگتا ملے
میری ذات ہی پردہ بن کر آڑے آئی ہے درمیاں
اٹھ جائے پردہ خودی کا یار بے پردہ ملے
پردے پردے میں عجب یہ بات سمجھائی مجھے
مل جائیں جاناں جسے اس کو رسول اللہؐ ملے
پھر صدادیتے ہیں ناداں مانگ لے کچھ اور بھی
تیرے دامن طلب سے بھی سو اس جا ملے
فخر کافی ہے یہی ہے تیرا جھاڑو کش نصیرؑ

پاؤں سے ٹھکرا دوں اپنے شاہی دارا ملے

کیسی آب و تاب کمال سے دیکھو شاہ عرب و عجم ﷺ چلا

پیچھے پیچھے روح الامین تھے آگے آگے فضل و کرم چلا

وہ تو سویا بیت حرم میں تھا جو اٹھا تو اقصیٰ میں آگیا

یا کہ اقصیٰ ہی بصدادب تھا بسوئے بیت حرم چلا

لامنتہی سے نکل گیا اودنی کہہ کے میرا صنم

سارے عرش ہو گئے زیر پا جان جاناں جب دو قدم چلا

وہ الف کی شان و حید میں کوئی غیر کیسے سما سکا

در پردہ وحدتِ خاص میں دم میم کیسے بہم چلا

وہ ہے ذات وحدۃ لا شریک کوئی اور اسکا نہیں شریک

وہ دنیٰ میں اودنیٰ تلک کیسے میم کا وہ قدم چلا

وہ ملے تھے یا کہ رہے جدا وہ خدا تھا یا کہ تھا مصطفیٰ ﷺ

وہ خدا کے نور میں کون تھا جو تجلی بن کے پیہم چلا

تو حقیر سے بھی حقیر ہے اک قطرہ سے بھی صغیر ہے

کہاں تو غلام نصیر ہے کہاں وہ تھا بحر کرم چلا

۵ جون ۲۰۰۰ یکم ربیع الاول

میرا مرشد میرے سامنے ایں اج پاک محمد ﷺ آرہے ہیں
اج رات بارات مبارک ہو نوری چہرہ پاک دکھا رہے ہیں
گھر آمنہ طاہرہ سید ادا کوہ طور بھی ریس کریندا اے
مسجد ملائک احمد ﷺ نوں جبریل بھی سیس نوارہے ہیں
میں عینک لا کے مرشد دی محبوب ﷺ دا چہرہ تکنا ہاں
جھلے لوگ بھلیکا کھا کے تے ایویں بشر دارولا پارہے ہیں
اج منظر ویکھتوں مکے دا ادھی رات نوں وی دھپ چڑھ گئی اے
بارات محمد ﷺ عربی دی اج نوری فرشتے لا رہے ہیں
تیرا پتھر کلمہ پڑھ دے نیں اشجار بھی سجدے کر دے نیں
کتے سورج لوٹ کے اوندا اے کتھے چن ٹکڑے فرما رہے نیں
پوری فوج ملائکہ آئی اے مل کے میم دی شکل بنائی اے
کیسی نعت پیاری گائی اے سوہنے پاک محمد ﷺ آرہے ہیں
سر عرش نصیر منادی اے محبوب ﷺ خدا دی شادی اے

اج میم داپرہ چک کے تے جانی احمد علیہ السلام دید کرارہے نیں

۱۰ ربیع الاول ۱۴۲۱ ہجری ۱۴ جون ۲۰۰۰

زمین والو سلام تم پر خدا کی رحمت بلارہی ہے
وہ نوری محل اتر رہا ہے سواری احمد علیہ السلام کی آرہی ہے
وہ نور رب علی نے دیکھو بشر کا برقع پہن لیا ہے
احد نے احمد علیہ السلام لباس بدلا کہ دنیا دھوکا یہ کھا رہی ہے
خدا بھی تھا اور خدائی بھی تھی فرشتے بھی تھے یہ شاہی بھی تھی
یہ بات ساری تو میم کی ہے کہ ذات جلوے دکھا رہی ہے
وہ میم احمد علیہ السلام کو بوسہ دینے حریم قدسی جھکا ہوا ہے
سلام ربی علی نبی علیہ السلام خدا کی ذات سنارہی ہے
ادب سے بیٹھو وقت ہے پیارا وہ آرہا ہے خدا کا پیارا
شمس کا شمس عرش کا تارا کہ ذات پردے اٹھا رہی ہے
وہ برکتوں کا خزانہ آیا وہ رحمتوں کا بہانہ آیا
قرآن ایسے عجب سنایا فضاء بھی وجد میں آرہی ہے
اے کاش ہم قلمبر ہوتے سگان بطحا علیہ السلام نصیر ہوتے
کہ پھرتے جاگتے اٹھتے سوتے ہو امدینے کی آرہی ہے

وہ حد سے نظریں گزر گئیں جو حضور دل میں وری سے آگے
صدا یہ آئی نہ آگے آنا نہیں ہے کوئی خدا سے آگے
ٹھٹک کے دیکھا ادھر ادھر کو میں کس مقامِ علیٰ پہ آیا
صدا یہ آئی مبارک ہوئے کہ تو درِ مصطفیٰ ﷺ پہ آیا
مبارک ہوئے معراج تم کو درِ محمد ﷺ پہ آنکھیں ملنا
اور آگے آگے ہوا کیا ہے یہ اس سے آگے نہ تم نکلنا
یہی جگہ ہے جہاں سے واقع ہوئیں تھی اسریٰ کی ابتدائیں
جناب روح القدس بھی ڈھونڈے یہ کتنی ارفع ہیں انتہائیں
کمال وصل حبیب ﷺ میں تھا حبیب وصل کمال میں تھا
مقام قابِ قوسین اُدنی نہ خواب میں نہ خیال میں تھا
ہے کتنا اونچا عروج اپنا ہیں ان ﷺ کے تلوے ہمارا ماتھا
یہی ہیں تلوے نصیرِ اُن ﷺ کے کہ جن کو جبریلؑ چومتا تھا
اس نعت پاک کے مقطع کی شان نزول یہ ہے
(شیخ کریم کو دیدار نبی رحمت شافع محشر ﷺ جب عطا ہوا تو آپ ﷺ نے اپنے نعلین مبارک
شیخ کریم کی طرف بڑھائے اور فرمایا ”میرے نعلین میں کوئی خم نہیں ہے“)

حد ہوتی ہے ساری بلندیوں کی معراج کی تو کوئی حد ہی نہیں
ابھی قرب کا سلسلہ جاری ہے اس وصل کی تو کوئی حد ہی نہیں
وہ دنیٰ پر عرشہ وحدت میں ہر طرف ہے گونج محمد ﷺ کی
سب نور ہے نور ذات خدا کوئی شکل بجز احمد ﷺ کے نہیں
وہ جو طور پہ شعلے کی شکل میں تھا ہے بشکل محمد ﷺ جلوہ نما
اودانی سے آگے جو گزر گیا وہ صمد جو نہیں تو عبد بھی نہیں
اے زاہد اتیری فراست کے سب عقل کے مہرے مات ہوئے
یہ بشر خدا سے دنیٰ پہ ملا اس بات کا تو کوئی رد ہی نہیں
جب ابن یعقوب کو کہتی رہیں وہ زنان مصر ماہذا بشر
جو نور کے گھر میں کر گیا گھرا یسے دلبر کی کوئی حد ہی نہیں
اے کاش نصیرؒ کو مل جائیں کفِ پائے محمد ﷺ چومنے کو
میرے جیسے کی یہ معراج رہی میری عزت کی کوئی حد ہی نہیں

جبریلؑ ہیں روح القدس روح الکرم روح الامین

ملکوت کے سردار ہیں اور سیر ہے عرش بریں

معراج کی شب چوم کر کفِ پائے احمد مجتبیٰ ﷺ

باصد ادب جھک کر کہا یا رحمت العالمین ﷺ

دیکھو بشر ہے ملکوت سے حد درجہ آگے بڑھ گیا

ہے عقل پیچھے رہ گئی اور عشق آگے بڑھ گیا

عرش بریں چومے قدمِ نعلین چومے برملا

فخر سرِ عرش بریں کیا درجہ ہے نعلین کا

پوشاک دیکھی آپ کی ملکوت کو وجد آ گیا

کہنے لگے صدمرحبا صل علی صل علی

جبریلؑ سد رہ پر کھڑا تھا دست بستہ با ادب

اهلاً وسهلاً مرحبا یا سید عجم و عرب ﷺ

اول فلک دوئم فلک سوئم فلک ہفتم فلک

ملکوت تھے بیتاب سب محبوب کی دیکھیں جھلک

رب علے بھی خود کہے تجھ پر گئے قربان سب

تابہ سمک ساری خلق سارے فلک سارے ملک

جبریلؑ کی حد سد رہ ہے تیری نہیں محبوب ﷺ حد

کوئی دوسرا کیوں ہو وہاں جس جا پہ ہوں احمد ﷺ احد

یہ اس طرح کا مقام ہے نہ کوئی آقا ہے نہ غلام ہے
نہ کوئی ساقی ہے نہ ہی جام ہے نہ ہی صبح ہے نہ ہی شام ہے
یہاں نور سارا احمد کا ہے اور نقشہ سارا عبد کا ہے
جیسے بحر حباب میں ہوتا ہے جیسے رنگ گل گلغام میں
وہ دنیٰ سے آگے بڑھے ہی تھے کہ سوال بشر و خدا اٹھا
بن بن کے شکل محمدی ﷺ ہر طرف نور خدا اٹھا

محبوبیت ہوئی رونما و حدانیت قائم رہی
نور خدا احمد ﷺ لقا احمد ﷺ لقا نور خدا
جیسے لاکھ شیشے ہوں جڑے نظر آئے ایک ہر ایک میں
نظر آئیں احمد ﷺ محبتی نور ذات واحد و ایک میں
وہ حریم قدس کریم میں ہر جا پہ لکھا تھا مصطفیٰ ﷺ
منظر خدا کے حریم کا ہو بہو تھا نقشہ مصطفیٰ ﷺ

کرم کی رات عطا ہوئی ہر چیز ماہ لقا ہوئی
ساری بزم نور فزا ہوئی مصروف صل علی ہوئی
یزدان ہو انسان ہو رحمٰن ہو سبحان ہو
نوری جلووں میں ہے گھرا ہوا ہر چیز نور خدا ہوئی
اے نصیر تیرے گناہ بھی شب اسریٰ میں تارے بنے
تیری بزم بھی تیرے یار بھی نور احمدی ﷺ سارے بنے

۲۰۰۱-۱۴ بے جی (اماں حضور) یاد میں

شاہ مدیہ علیہ السلام آج خبر لوالجھ گئی ہے بات ہماری

چھوڑ کے ہمکو چل بسری ہے امبڑی شاہ درجات ہماری

سرور عالم آپ علیہ السلام حوالے عالم برزخ آپ علیہ السلام کی لج ہے

دختر آدم حوا کی بیٹی اماں ہماری بہت پیاری

مولائے کُل علیہ السلام گرتو نہ سنبھالے کون سنبھالے درد و علم کو

شافع محشر علیہ السلام تیرے حوالے کتنی سخی ہے ذات تمہاری

سید عالم علیہ السلام گور کو بھی اب باغ کی اک سوغات بنادو

نور کی ہو برسات یہاں پر اترے یہاں بارات تمہاری

فخر نبیاں آپ کے علیہ السلام در سے اتنی عطا خیرات طلب ہے

گور مدر زیر سایہ زہرہ کرم کی ہو برسات تمہاری

ہم کمتر ہیں تو بات ہی کیا ہے نسبت عالی شان عطا ہے

صدقہ ولی الہند خواجہ کا پشت پناہ سادات ہماری

واحد حل میرے غم کا شاہا تیرے کرم کی پاک نگاہا

اپنی نگاہ میں نصیرؒ کو رکھ لے بن جائے بگڑی بات ہماری

تیری معراج کو سمجھے کہاں میری انانیت
کہاں تیری قبولیت کہاں میری یہ مادیت
اسرئی تک تھی بشریت اور سدرہ تک تھی ملکیت
اور آگے سب تھی صمدیت خدا جانے بشر جانے

دوئی کا نام تک نہ تھا وصل ایسا بلا کا تھا
تجلی ذات حق کی اور نقشہ مصطفیٰ ﷺ کا تھا
تصرف مصطفیٰ ﷺ کا تھا علاقہ سب خدا کا تھا
یہ وہ باریک نقطہ ہے کوئی عالی نظر جانے

قدم چومے محمد ﷺ کے تو روح القدس ٹھہرایا
ترے تلوؤں پہ لب رکھ کر وحی جبریلؑ کہلایا
بمعہ نعلین آجا ہے عرش سے بالا تر پایا
تیرا رتبہ کہاں تک ہے خدائے ذوالقدر جانے

تجلیات احمد ﷺ کی شکل میں رونما ہو گئیں
فضائیں وحدتِ ربی بشکل مصطفیٰ ﷺ ہو گئیں
نگاہیں عرش وحدت کی بسوئے دلربا ہو گئیں
احد احمد ﷺ لقا ہو گئے یہ تو مانیں یا نہ مانیں

ہے کیا جرات نصیر الدینؒ ڈھونڈھے انتہا تیری
تلفظ ختم ہو جاتے ہیں جب ہوا ابتدا تیری
یہ عشق رب اکبر ہے یا ہے بانگی ادا تیری
کہ سجن الذی اسری کا مطلب تو محمد مصطفیٰ ﷺ جانے

خَم دیکھے زلف حبیب ﷺ کے کھلے بھاگ میرے نصیب کے

نظر آئے دور قریب کے میرا آئینہ بجما لہ

بلغ العلیٰ بکما لہ کشف الدجی بجما لہ

حسنٰت جمیع خصا لہ صلوعلیہ وآ لہ

مے عرب کی ہے خَم عجم کے ہیں مازاغ نین صنم کے ہیں

یہ سارے جلوے کرم کے ہیں آداب چشم کما لہ

بلغ العلیٰ بکما لہ کشف الدجی بجما لہ

حسنٰت جمیع خصا لہ صلوعلیہ وآ لہ

وہ حرم میں محبوب خواب ہیں ملکوت مبتی جناب ہیں

لب رنگین مثل گلاب ہیں ہے کتاب حق بجما لہ

بلغ العلیٰ بکما لہ کشف الدجی بجما لہ

حسنٰت جمیع خصا لہ صلوعلیہ وآ لہ

تجھے ہو کہوں ہو بہو کہوں یا کہ آئینہ روبرو کہوں

ورپاک تیرا آسرا کہوں حسنٰت جمیع خصا لہ

بلغ العلیٰ بکما لہ کشف الدجی بجما لہ

حسنٰت جمیع خصا لہ صلوعلیہ وآ لہ

کیا بات ہے تیرے جمال کی تیری چال ڈھال کمال کی

کیا شان تیری آل کی صلوعلیہ وآ لہ

بلغ العلیٰ بکما لہ کشف الدجیٰ بجما لہ

حسنٰت جمیع خصا لہ صلّو علیہ وآلہ

امت پہ مشکل آ پڑی تیرا ورد امتی امتی

نازک گھڑی سر پر گھڑی محبوب رب جما لہ

بلغ العلیٰ بکما لہ کشف الدجیٰ بجما لہ

حسنٰت جمیع خصا لہ صلّو علیہ وآلہ

ملے سکت میری زبان کو رنگ دے نصیرؒ کے بیان کو

کروں عرض رب رحمن کو بوسیله احمد علیہ السلام وآلہ

بلغ العلیٰ بکما لہ کشف الدجیٰ بجما لہ

حسنٰت جمیع خصا لہ صلّو علیہ وآلہ

گو میں ہوں گنہ گار امیدوں میں کھڑا ہوں
اپنی ہمت پہ نہیں ان کی نویدوں میں کھڑا ہوں
مجھے امید ہے رحمت کی بالآخر ان سے
کہ خدا اور محمد ﷺ دو سعیدوں میں کھڑا ہوں
میرے جیسا نہیں دنیا میں کوئی شخص بھی ہرگز
مجھے دیکھو میں گنہ گار جیبوں میں کھڑا ہوں
میرے دائیں میرے بائیں دیکھو بارانِ کرم ہے
دونین سعیدین دو عیدوں میں کھڑا ہوں
دور سے ہیں قسمت سے فقیروں کے زرا لے
یا غازی ملت یا شہیدوں میں کھڑا ہوں
ہر وقت میری نظروں میں رہتا ہے مدینہ
کہ میں چھپ کر سگِ بطحا ﷺ کے مریدوں میں کھڑا ہوں
اپنی تو پناہ گاہ ہے نصیرؑ ان کی نگاہ میں
خوش بخت ہوں محبوب کے دیدوں میں گھرا ہوں

بنا ایسا میرا بنڑا کہ بنائے نہ بنے
کالی کملی میں سجا ایسا سجائے نہ بنے
خود خدا ہو گیا قربان بنا کر خود ہی
کشتے عشق عجب ہے کہ دکھائے نہ بنے
آتش عشق محمد ﷺ نے جگر پھونک دیا ہے
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے
قدرت سے بنا میم کا نقشہ ایسا
ایسا قدرت بھی اگر چاہے بنائے نہ بنے
فخر لولاک لما رحمت عالم محمد ﷺ
لاکھ پردوں میں چھپے لیکن چھپائے نہ بنے
عشق احمد ﷺ سے چمکدار ہوا قلب نصیر
لاکھ سورج بھی اتر آئیں بنائے نہ بنے

آج کی رات نورِ کرم ہر جگہ ہے بفیضان احمد ﷺ برستار ہا
اب منور ہوا سینہ ہر سیاہ ہر ذرہ ذرہ بھی گویا کوہ طور تھا
ہوئی برگشتہ قسمت کی قسمت ہری

اب میری بارکیوں دیر اتنی کری

مہر وہ ماہ و شجر جھک گئے آج رات جن و انس و بشر جھک گئے آج رات

شمس و ماہ و قمر جھک گئے آج رات عرش و کرسی فلک جھک گئے آج رات

تو نے اچھے برے کی ہے جھولی بھری

اب میری بارکیوں دیر اتنی کری

آج جبریلؑ بھی شہتر پھیلائے ہوئے بزم نورانی لیکر ہیں آئے ہوئے

نور حسن ازل میم کے ادب میں مصطفیٰ ﷺ بن کے محفل میں آئے ہوئے

تاجدارِ حرم کی ہے جلوہ گری

اب میری بارکیوں دیر اتنی کری

دید ہوتی رہے سید الانبیاء و رد کرتا رہوں مصطفیٰ ﷺ مصطفیٰ ﷺ

شب قدر کی قدر ہے اس بات میں سامنے دیکھ لوں احمد مجتبیٰ ﷺ

آج ہر شخص کی ہو گئی قسمت کھری

اب میری بارکیوں دیر اتنی کری

اہل کب ہے نصیرؑ آ پکی ﷺ دید کے کاش میرے بھی آجائیں دن عید کے

شاہِ عجم و عرب طہ لیسین سب سارے القاب ہیں حق کی توحید کے

مظہر نور نے کتنی رحمت کری

اب میری بارکیوں دیر اتنی کری

۳۰ صفر المظفر ۱۲۲۱ ہجری بمطابق ۲۰۰۳-۵-۳ بروز ہفتہ

جس کا وجود تھاروز ازل سے آج وہ شان شہود میں آیا

جلوہ نما ہوا ہاشمی بن کر زلزلہ ملک یہود میں آیا

آمنہ کا گھردونوں جہاں میں افضل و اشرف و اطہر ٹھہرا

چمک اٹھے ہیں شامی محل بھی احمد علیہ السلام جبکہ نمود میں آیا

لرز گیا ابلیس کا شر بھی کانپ گئے کسریٰ کے قصر بھی

اتنی بڑھی ہے شان بشر کی سر جبریلؑ سجد میں آیا

بول اٹھا تھا یہود کا عامل طلع ال نجم احمد علیہ السلام کامل

ختم نبوت کا ہوا حامل نجم محمدیؐ صعود میں آیا

بنے لگا اک بحر کرم کا آگیا والی بیت حرم کا

شاہ معظم عرب و عجم کا نور احد محمود میں آیا

عشق کا غلبہ جلوہ فگن ہے ناد علیؑ ہے صحن چمن ہے

خاک کو بھی تعظیم سکھائی فلک بھی رنگ کبود میں آیا

فضل و کرم کا مہینہ اتر ارحمت کا یہ خزینہ اتر ا

سینے نصیر مدینہ اتر اسید کل جب بود میں آیا

معراج میں شمس الضحیٰ علیہ السلام ارفع سے ارفع جائیں گے

اسریٰ کی شب شاہ عرب علیہ السلام بالا سے بالا جائیں گے

پہلے وحدہ پھر عبدہ پھر عبدہ پھر وحدہ

اے زہد اتیری سمجھ میں وہ کس طرح آجائیں گے
پاپوش بھی پوشاک بھی اور ان کا جسم پاک بھی
نور علی ہو جائیں گے شرف لقا پا جائیں گے
سدرہ سے آگے جب چلے تو عشق حاضر ہو گیا
اب میں چلوں گا یا حضور اب یہ ملک کیا جائیں گے
میرا منہ نہیں میں بتا سکوں شہہ دوسرے ﷺ کی شان کو
تلوے شہہ لولاک ﷺ کے جبریلؑ منہ سے لگائیں گے
شہسوارے عرش کو بے حد پیارے ہیں غلام
گھبرا نہیں وہ تیرے گھر بھی ایک دن آجائیں
غیر اللہ کیسے جاسکے دربار وحدت میں نصیرؑ
یا خود خدا ہو جائے گا یا مصطفیٰ ﷺ ہو جائیں گے

نبی دو جہاں احمد ﷺ تو شاہینی نگاہ کر دے
من عاصی کو امشب جلوہ آرائی عطا کر دے
میں دیکھوں اپنی نظروں سے نزول رحمت ربی
کرم کر دے خدایا مجھ کو بینائی عطا کر دے
سُنا ہے آج سینے میں مدینے کا لقا ہوگا
توللہ آج کی شب میرا بند سینہ بھی وا کر دے

رہائی مل جائے عقل و خرد سے فی سبیل اللہ
مجھے امشب شبہ بطحا علیہ السلام کا سودائی خدا کر دے
مٹا کر میری ہستی کو اٹھا دے عارضی پردے
ڈبو کر عشق کے خم میں مجھے ساغر نما کر دے
مجھے اپنی نگاہ میں رکھ ہے باقی سب رضا تیری
مجھے دعویٰ نہیں مجھ کو تو کیا کر دے یا کیا کر دے
بڑی مدت ہوئی اس جا پہ رہتا تھا نصیر الدینؒ
تو اس جا کو تجلیات کا مرکز بنا کر دے

بھگت بنوں اور ٹھمری گاؤں
وادی بطحا کے بل بل جاؤں
پیتا پڑی ہے کس کو سناؤں
گنبد خضریٰ کے سلطان علیہ السلام

پیر تجھے جبریل نے مانا

گنبد خضریٰ کے سلطان علیہ السلام

باقی تو سب کچھ ہے افسانہ

دید تہاری عید ہماری

حشر تلک رہے سلسلہ جاری

نین مقدس نین بھیت

مشعل نور کی آ کے جلانا

سید و سرور جان جہاناں

گنبد خضریٰ کے سلطان علیہ السلام

بن کے کرم اس بن میں آؤ

شاہِ زمن کٹین میں آؤ

کیسے بسر ہو آج کی رینا

ورد ہو طلع البدر علینا

آج ہوں آمنے سامنے جاناں

ہم نے ماہی اج و یکھ کے جانا گنبد خضریٰ کے سلطان علیہ السلام

آج تو پردے اٹھا کے آجا

آج تو وقفے مٹا کے آجا

جل بھن خاک ہوا ہے سینہ

کس بد دیکھوں تیرا مدینہ

نص نص گائے تیرا ترانہ

آج کی شب دیدار کرانا گنبد خضریٰ کے سلطان علیہ السلام

آنکھ فقیر نصیرؒ کی تر سے

کاش ہو تیرا گزرا دھر سے

صدقے میں سو سو بار ہوں جاناں

دیکھ کے تیرا روپ شہانہ

اُجڑی بسانہ بگڑی بنانا

گنبد خضریٰ کے سلطان علیؑ

میرے شیخ معظمؒ ہونظر کرم بحضور محمد ﷺ حضوری ملے

جہاں جبریلؑ جھک جھک کے سجدے کرے میرے جیسے کو شرف صدوری ملے

جب در مصطفیٰ ﷺ پر گنہگار کو آج کی رات شرف گدائی ملا

کوئے جاناں میں الحمد للہ مجھے کئی حمیری بوسیری ظہوری ملے

وہ خدا کا رؤف الرحیم آگیا اور وہ تسکین قلب سلیم آگیا

وہ یتیموں کا در یتیم آگیا اس کے قدموں سے تجھ کو نہ دوری ملے

اور میں محو خیال محمد ﷺ رہوں اور میں وقف جمال محمد ﷺ رہوں

اور میں غرق وصال محمد ﷺ رہوں زندگی کا وقت جو عبوری ملے

اے نصیرؑ ہم کو مل جائے قطمیر تیرا بنے باعث ظل تو قیر میرا

کہاں میں کہاں وہ مدینے کا باسی جسے رزق بطحا سے نوری ملے

کرتار ہا محبوب کو خوش وہ شب قدر بنا کر پردے اٹھا کر
کرم کما کر حسن دکھا کر سینے لگا کر پردہ اٹھا کر
عشق کا ظالم مرض ہے کیسا یا رمنانے کا طرز ہے کیسا
جشن سجا کر روحیں بلا کر ملک بھی لا کر جلوہ دکھا کر
آپ ﷺ کی نسبت شرف کمالی تریسٹھ سال کی رات بنادی
دید کر اگر عید بنا کر عرش سجا کر بگڑی بنا کر
تیری طفیل حبیب پیارے عرش بھی سارے تجھ پر وارے
سب کائنات ہے تیری خاطر اقصیٰ بھی طور بھی سدرہ بنا کر
قدر معراج کا پیار سہانا یار کا جانا یار کا آنا
حُسن منور عشق مکرر گھر سب بلا کر گھر میں آ کر
احمد مدنی ﷺ پیر کا صدقہ مسلم ناداں آ جا آ جا
مانگ لے ناداں جھولی پھیلا کر دیتا ہے خود وہ آپ بلا کر
کتنا کرم ہے نصیرِ سیاہ پر پیر قلندرِ پاک نظر کا
کالے سیاہ کو نوری بنا کر تاج پہنا کر شاہ بنا کر

۲۰۰۹-۱۱-۵ بروز جمعۃ المبارک

قدردان ہوتا شب قدر آئی وہ شب بھر نہ سوتا حضوری میں ہوتا

مبارک وقت تھا خبردار ہوتا وہ رورو کے اپنے گناہوں کو دھوتا

مگر یہ نصیرؒ ایسا نادان نکلا

بشر تھا مگر سفلہ حیوان نکلا

وہ چھم چھم برستار ہا نور باری وہ سلطان بطحا ﷺ کی اتری سواری

خدا نے یوں رحمت کی آواز ماری کہ امشب تو نادان سویا نہ ہوتا

مگر یہ نصیرؒ ایسا نادان نکلا

بشر تھا مگر سفلہ حیوان نکلا

آج پتوں پہ ایمان لکھا گیا آج قطروں پہ سبحان لکھا گیا

آج ذروں پہ رحمن لکھا گیا تیرے سوتے میں قرآن لکھا گیا

مگر یہ نصیرؒ ایسا نادان نکلا

بشر تھا مگر سفلہ حیوان نکلا

یہ اس وقت امشب مبارک مہینے تو کھول آنکھ آدیکھ چلیے مدینے

برستے ہیں برسات بن کر مدینے کہ ہر سینے سینے میں اترے مدینے

مگر یہ نصیرؒ ایسا نادان نکلا

بشر تھا مگر سفلہ حیوان نکلا

قسمت کا مارا جو سویا ہوا ہے یہ رحمت سے محروم ہو یا ہوا ہے

رحمن ہے پھر بھی رحمن ہے تو یہ غفلت میں ہے ظل سبحان ہے تو

ہے بے عمل پھر بھی یہ ذیشان نکلا

قلندرؒ کا سگ پر رحمن نکلا

چمک اتری تو ہے شاید یہی شب شب قدر ہووے
بشر ہووے خدا ہووے خدا ہووے بشر ہووے
صفائی نور سے آگے وہ ذاتی نور دکھلائے
اتھاہ تار کی شب میں بھی شاید اب سحر ہووے
سراپا نور بن جائے یہ میرا جساءِ خاکی بھی
یہ سب کچھ عین ممکن ہے اگر تیری نظر ہووے
وہ سب سر بسجود ہوویں حجر ہوویں شجر ہوویں
میرے اس کوچہ ویراں میں جب تیرا گزر ہووے
مبارک رات کا صدقہ عطا کر عشقِ سیمابی
تیرے جلووں کے جمگھٹ میں سدا میری قبر ہووے
یہ لیلیٰ القدر ہے خیر من الف شہر ہووے
کہ دلبر راضی کرنے میں ہر عاشق بے صبر ہووے
یہ ہے وقت قبولیت نصیرؔ اب مانگ لے ناداں
کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گزر جائے پھر خبر ہووے

۶ ربیع الاول ۱۳ اپریل ۲۰۰۵

کئی صدیاں صدیاں گزر گئیں میں تو میم سے نہ نکل سکا

مجھے اور سے نہیں واسطہ میں کریم سے نہ نکل سکا

تیری چشم نور کی روشنی ایسے جگمگائے ہے تاحشر

چڑھ چڑھ کے آئیں تاریکیاں میں حریم سے نہ نکل سکا

تو جدتوں کا پجاری ہے تجھے عشق دور جدید کا

میں تو دیکھتا ہوں وہی سماں میں قدیم سے نہ نکل سکا

میرے سینے پر ہے لکھا ہوا صل علی صل علی

ہے یہ صدقہ شان راؤف کا میں میم سے نہ نکل سکا

سر عرش جانے کا راستہ در مصطفیٰ ﷺ در مصطفیٰ ﷺ

تو طواف میں ہی گھرا رہا میں حطیم سے نہ نکل سکا

گم کر گئے یوں اولیاء کو نقش و نگار احمدی ﷺ

زلف حبیب دو جہاں ﷺ کی شمیم سے نہ نکل سکا

میرے سر سے اونچے گناہ نصیر سب دھل گئے بحر نور میں

میں تو چشم کرم کے دائرہ نعیم سے نہ نکل سکا

۲۶ رجب المرجب ۲۰۰۵-۹-۱ بروز جمعرات

معراج کی شب ہے رنگ عجب میری بزم کا میرے سینے کا

ہر چیز پہ عکس نمایاں ہے شہہ بطحاً ﷺ کے نوری مدینے کا

ملاقات تو عرش عظیم پہ تھی وہ کریم کی اپنے کریم سے تھی

یہ زمین کا رنگ بدل ڈالا دھوکا لگتا ہے نوری خزینے کا

ملکوت اُترتے آتے ہیں وہ صل علیٰ گن گاتے ہیں

ہر چیز بشر کی زد میں ہے کیا شان ہے شہر مدینے کی

ہے صعود محمد ﷺ اطہر کا یا شہود ہے رب اکبر کا

آج وصل کی حد بھی ٹوٹ گئی فرق اٹھ گیا بحر سفینے کا

قوسین سے آگے کون گیا وہ کون تھا کس سے جا کے ملا

وہاں ایک کی ذات مسلم ہے بنا جلوہ ان کے نگینے کا

اودائی سے ظاہر ہے اب تک یہ وصل کا سلسلہ جاری ہے

صیغہ جاری سے ظاہر ہے کہ عرش سارا نقشہ ہے شہر مدینے کا

معراج محمد ﷺ بالا تر وہاں پہنچے نہ ملکوت بشر

معراج نصیرگی ہووے مگر سنگ چوموں جو شہر مدینے کا

شب بارات بدل اپنی بھی بارات مہاراج
کر صدقے میں حسنینؑ کے برسات مہاراج
چودھار گئیں گھیر یہ آفات کریمیاں
کب بدلے گی میری بھی سیاہ رات مہاراج
کشتی تو گئی ڈوب ہے گرداب بلا میں
بچ جائے تو ہے غیبی کرامات مہاراج
یہ بند قفل سینے کے کب جا کے کھلیں گے
کر کرم بدل میرے یہ حالات مہاراج
دیدار مجھے خاص حضوری کے وقت ہو
کمتر کی ہے کب اتنی یہ اوقات مہاراج
یہ تیرا کرم ہے کہ ابھی در پہ پڑا ہوں
ہوں تلافی میں گناہ گار کی مافات مہاراج
یہ درجہ غلامی کا نصیرؑ ان سے ملا ہے
ہے خاک نجف شرف کمالات مہاراج

یہ کیا مشکل ہے بدل دیں میری بارات بھی امشب

وہ ہٹا دیں میرے سینے سے حجابات بھی امشب

گیسو و لیل ہٹا کر رُخ و اشمس دکھا کر

عین ممکن ہے کہ ہو شرف ملاقات بھی امشب

زہے قسمت کہ ہو کا فور یہ کٹین کا اندھیرا

ہو کرم تیرا ملے عشق کی سوغات بھی امشب

اک قطرہ عطا کر رومی و جامی کا تصدق

اور بدل دے میں گنہ گار کی اوقات بھی امشب

کیا کر دیا تم نے جاناں آ کر میرے گھر میں

کہ درخشاں ہوئی واللہ یہ سیاہ رات بھی امشب

لاج رکھ لینا گدا کی شب بارات کا صدقہ

ہوے دیدار عطا سید سادات کا امشب

اے نصیرؔ اپنی فقیری ہے قدم چومنا ان کے

وہ جو آئیں تو بدل جائیں گے حالات بھی امشب

سوموار مورخہ ۲۶ رمضان المبارک ۱۹۹۵

جب ملے وہ قدر والا شب قدر ہو جاتی ہے
کام بن جاتا ہے جب تیری نظر ہو جاتی ہے
میری قسمت میں خدایا کاش آئے وہ گھڑی
ہستی موہوم جب حسن نذر ہو جاتی ہے
آج کی شب ہے پزیرائی بشر کی ذات تک
ذات بھی اس رات کو مثل بشر ہو جاتی ہے
میں بھی امید کرم پر منتظر ہوں یا رکا
آہ نکلے دل سے جب انکو خبر ہو جاتی ہے
آج پردے سب اٹھا کر سامنے آ جاؤ تم
تم جو آؤ سیاہ شب میں بھی سحر ہو جاتی ہے
تیرے وعدے پر جیئے اور رات بھر تڑپا کیے
عشق میں روح پختہ ہو کر پُراثر ہو جاتی ہے
ڈوب جا بحر محبت میں سرا سراے نصیرؔ
زندگی وہ ہے کہ جوانگی نذر ہو جاتی ہے

تو گھڑی کی گھڑی آج کی رات کو میری کٹیا کو رنگیں ادا کرتا جا
ہو وے تیری نظر میرے وقف نظر میری تاریکیوں میں جلا کرتا جا
رکھ لے پردے میں عاجز گنہگار کے آج سجدے عطا ہو دریا ر کے
گنج رحمت لٹیں رب غفار کے آج بندے کو بندہ خدا کرتا جا
آج ساقی تیرا جام چلتا رہے مست گرتا رہے اور سنبھلتا رہے
برق گرتی رہے دل مچلتا رہے اور تجلی میں جھکوفنا کرتا جا
آج ہستی میں دوئی کی بوتک نہ ہو اور فراق و وصل جستجو تک نہ ہو
خوبرو کو خبر خوبرو تک نہ ہو آج یوں جھکوفنا کرتا جا
آج کچھ بھی نہیں چاہیے دلربا تیری نورانی برق نظر کے سوا
آج رحمت کی اٹھی ہے کالی گھٹا میری میت پہ بھیاک نگاہ کرتا جا
میرے دل کو یہ غیبی خبر آگئی تیری صورت پیاری نظر آگئی
تو نظر آیا تو شب قدر آگئی میرا سینہ درِ مصطفیٰ ﷺ کرتا جا
وقت کی کشمکش سے چھڑا آج تو سر مخفی سے پردہ اٹھا آج تو
اپنا نورانی چہرہ دکھا آج تو میرے سینے کے بندھن کشا کرتا جا
تیری ہستی نصیرؔ اب کدھر کھو گئی تیری سیاہی نصیرؔ اب کدھر کو گئی
یہ مشیت سے آواز ہے آرہی یہ کرم کی گھڑی ہے لقا کرتا جا

شب بارات ۱۹۹۸

شب بارات عاصی نوں گناہاں توں بری کردے
کرم کر کے گناہگاراں دی قسمت بھی کھری کردے
میرے سینے دے وچ تیرے سوانہ کوئی ہو آوے
کرم کر کے میرے سینے نوں وقف دلبری کردے
میں منتاں تر لے کردی نوں تے مدتاں ہو گیاں بڑیاں
میں ہن بھی زندہ ہو جاواں نگاہ سرسری کردے
تیرے درتے رہاں بیٹھی تے روز حشر ہو جاوے
میں تیری ہو کے رہ جاواں تو انج کارگیری کردے
چھپالے اپنی کملی وچ نہ کوئی پاسکے مینوں
کہ توں ایں توں نظر آویں بس ایسی ساحری کردے
میری ویران دنیا نوں وسادیویں تے کیہ ہو یا
امیداں دی میری ٹہنی ایہہ سک گئی اے ہری کردے
نصیرؔ اپنی فقیری اے فقط ماہی دے قدماں تک
مقامات و لطائف توں فکر میری بری کردے

کہتے ہیں آج کی رات شب برات ہے

میری بدلو جو بارات کیا بات ہے

ہوگی اوروں کی تقدیر مبرم کہیں

میری تقدیر جاناں تیرے ہاتھ ہے

تجھ کو آئے نظر یا نہ آئے مگر

میرا جاناں ہمیشہ میرے ساتھ ہے

میرے جیسا سیاہ دل جھکا تیرے در

میرے جاناں یہ تیری کرامات ہے

تو قدم رنجہ فرما غریبوں کے گھر

تیری خدمت میں منت سماجات ہے

میں رہوں یار کے قدموں میں تاحشر

رب اکبر سے میری مناجات ہے

میں حقیر اور دلبر کا در واہ واہ

تیرا سگ بھی بڑا عالی درجات ہے

تاحشر نہ چھٹے اے نصیران کا در

میرا سران کا در میری بارات ہے

۱۷-۱۰-۲۰۰۷ء ۱۷ رمضان المبارک

سخی دروازہ ماہی داکدے کھلدا نصیباں نال

گھڑی ہے برکتاں والی جھڑی گزرے حبیاں نال

حجر جھکدے شجر جھکدے ملک جھکدے فلک جھکدے

بڑی ہے شب قدر والی ماہی ملدا غریباں نال

بمع جبریل ملکوتاں دے جھر مٹ وچ ماہی آیا

مینوں تلوے تے چم لین دے نبر لیاں رقیباں نال

مینوں تے شب قدر آؤندی نظر ماہی دی نظراں وچ

تے زاہد مشورے کردا پھرے جا کے طپیاں نال

میں چھپ چھپ کے کئی واری ہے تکیا در کریمیاں دا

اوہ جھر مٹ وچ سگان کوئے بطحا دے نجیباں نال

نہیں دس دی نہیں دس دی ایہہ لکھ پڑھئے نہیں دس دی

ایہہ دس دی شب قدر دس دی قلندر دے قریباں نال

غلامی وچ محمد ﷺ دی بڑا مینوں سواد آیا

نصیر از خود رقص کردا ہاں میں اپنے نصیباں نال

